مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت
ترتیب
نبیرۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد فرزان رضا خان صاحب قبلہ حشمتی
تقدیم
نبیرۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی
محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی
مکتبہ حشمتیہ
الجامعۃ الحشمتیہ

۷۸۶
۹۲

مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت

جلد اول

ترتیب

نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا مفتی محمد فرزان رضا خان صاحب حشمتی

تقدیم

نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب حشمتی

مکتبہ حشمتیہ
الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

نام کتاب ——— مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت
مرتب ——— نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد فرزان رضا خان صاحب حشمتی
تقدیم ——— نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب حشمتی
تصحیح ——— حضرت مولانا مفتی محمد نقیب الرحمن صاحب حشمتی
کمپوزنگ ——— محمد نجم الرضا حشمتی نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت
باراول ——— ماہ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ اکتوبر ۲۰۱۷ء

نوٹ

مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت کی کتابت وترتیب میں حتی الامکان تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو مرتب ومصحح کی خامی اور کوتاہی سمجھی جائے۔

حضرت کی ذاتِ بابرکت اس سے بری ہے۔

ملنے کے پتے

جامعہ اہل سنت دارالعلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف

جامعہ اہل سنت دارالعلوم حشمت الرضا کرنیل گنج کانپور

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پرا ماہم ضلع گونڈہ

الحاج احمد عمر ڈوسا فاؤنڈیشن، حشمتی جامع مسجد منیش مارکیٹ ممبئی

9368173692,9760468846,

شرف انتساب

اس ذاتِ ستودہ صفات کو جن کا نقش قدم بھٹکے ہوؤں کیلئے مشعل راہ ہے، جن کی غلامی آخرت کیلئے زادِ راہ ہے، جن کا سایۂ دامن ہم غلاموں کی پناہ گاہ ہے، جو مسند علم وحکمت کا شہنشاہ ہے،

جو ''سیف الفقیہ الباسل'' ہیں، میرے مرشدِ کامل ہیں

یعنی

جانشین سرکار مظہر اعلیٰ حضرت وارث علوم حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولینا مفتی قاری الحاج الشاہ ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان

اگر فاراں طلب ہو کچھ نگاہِ مرشدی ڈھونڈو
بغیر اس کے واسطے کے تم خیال خام لکھ دینا

عکس مکتوب

عکس مکتوب

عکس مکتوب

ابھی رسالۂ مبارکہ "مومن کا امتحان درروشنی تمہید ایمان" کی تصحیح وتقدیم اورموجودہ بہت سے سُنّیت ورضویت کے نقاب میں چھپے ہوئے فتنوں کی رونمائی پر مشتمل مضامین مزید برآں الجامعۃ الحشمتیہ کی تدریسی خدمات میں ہی مصروف تھا کہ برادرِ گرامی وقار حضرت مولٰینا مفتی محمد فرزان رضاخاں صاحب حشمتی نے امام المناظرین غیظ المنافقین مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ کے مبارک خطوط یعنی "مکتوباتِ شیر ہند" (۱۴۳۸ھ) یا "مکتوباتِ اسدِ امام رضا" (۲۰۱۷ء) کی تصحیح وتقدیم کا کام بھی سپرد کیا۔

چونکہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بابرکات جہاں حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قبلہ قدس سرہٗ کی مظہرِ اتم ہے وہیں ولد مرافق کے پیکر میں شرفِ فرزندی پر بھی فائز المرام ہے۔اس مناسبت سے ان خطوط کو "مکتوباتِ مظہرِ اَب" (۲۰۱۷ء) سے بھی موسوم کرسکتے ہیں۔

بدن کی کمزوری اوردل کی کاہلی کے باوجود یہ دعا کرتے ہوئے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ کیا ۔

بدن کمزوردل کاہل ہے یاغوث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو قوت دے میں تنہا کام بسیار

بتقاضائے محبت ہر تقریر وتحریر میں یہی کوشش رہتی کہ کسی نہ کسی نہج سے شاتمانِ خداورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کارد ہوجائے۔اور الحب للہ ولرسولہ والبغض للہ ولرسولہ کی مناطِ نوروبنجاح پر گامزن حضرات عالیہ کی غبارِ راہ ہی بن جائیں باقی اہل دنیا کی تحسین

دتائید کی کسے پرواہ ہے۔ تعریف وتوصیف کی کسے چاہ ہے۔ اپنی فکر تو یہ ہے۔

فاش می گویم واز گفتۂ خود دلشادم　　بندۂ عشقم واز ہر دو جہاں آزادم

حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی ذاتِ مبارک اُن نفوسِ قدسیہ میں سے تھی جن کے لیل ونہار، خلوت وجلوت، تحریر وتقریر صرف اور صرف تبلیغِ دین وسنیت ہی کے خاطر ہوا کرتے تھے۔

اگر تحریر وتقریر ''جلوت'' کے معاملات وحالات کی عکاس ہوا کرتی ہیں تو خطوط ومکتوبات ''خلوت'' کے اسرار ورموز کے امین ہوا کرتے ہیں۔ آخرالذکر نوعیت کی خصوصیت یہ ہے جس میں خاص اصحاب واحباب کو ہی محرم راز ہونے کا شرف حاصل ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بغیر اجازت دوسرے کے خطوط پڑھنا روا نہیں۔

حضور شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ کے خطوط پڑھنے کے بعد آپ پر مثل مہرِ نیم روز یہ بات روشن وآشکار ہو جائیگی کہ جس طرح آپ جلوت میں تبلیغ دین متین کے تئیں نہایت سنجیدہ ومتحرک تھے بغیر کسی کم وکاست کے اسی طرح آپ کے افکار ونظریات ''خلوت'' میں بھی تبلیغ دین کے اردگرد گھومتے نظر آتے ہیں۔

تشنگی کے باوجود دسترس میں ہوتے ہوئے بھی دراہم ودنانیر کی بہتی گنگا وجمنا کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ بلکہ اپنے نفس کو قناعت کی حدود میں مقید رکھتے ہوئے وہ مال وزر جو طائرِ عشق کی پرواز میں کوتاہی کا سبب بنے اس سے مثل نجاست غلیظہ سخت نفرت فرمائی۔ یہ محض افسانہ نگاری نہیں بلکہ وہ حقیقت ہے۔ جس کو آپ بھی آئندہ اوراق میں اُن مبارک خطوط کو پڑھنے کے بعد نہ صرف تسلیم کریں گے بلکہ اس مبلغ کے دردِ تبلیغ کو دیکھ کر جھوم اُٹھیں گے۔

بات یہ ہے کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے ایک طویل عرصہ بعد گھر کی ضروریات کیلئے محض دس روپیہ ارسال فرمائے جس کے بعد جناب مشکور حسن خاں صاحب علیہ الرحمہ (جو کہ حضرت کے رشتہ میں برادرِ نسبتی تھے) نے خط ارسال کیا جس میں لکھا کہ ''تم دونوں

نے قلیوں کا کام کیا تھا جو دس روپیہ نصیب ہوئے'' اس کے جواب میں حضور شیر بیشہ نے جو دل گداز کوائف تحریر فرمائے وہ صرف اشکبار آنکھوں ہی سے پڑھے جاسکتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

'' آپ نے لکھا ہے کہ تم دونوں نے قلیوں کا کام کیا تھا جو دس روپے نصیب ہوئے۔ جی ہاں قلیوں کا کام بھی کرتے تو کچھ نہ کچھ آمدنی ہو جاتی۔ بمبئی کا حال تو میں اپنے خط میں لکھ چکا ہوں کہ لوگوں نے اس لیے بلایا تھا کہ حکومتِ کافرہ برطانیہ اور مشرکین کے منشاء کے مطابق یہ فتوے دیدیا جائے کہ مسلمان مشرکین سے اس بات پر صلح کرلیں کہ علاوہ اوقات نماز دوسرے وقتوں میں مسجد سے بالکل متصل بھجن کیرتن اور بُت پرستی کا مظاہرہ کیا کریں۔ فرنگی محل کے مولوی قطب الدین نے اسی طرح کا فتویٰ دیدیا اور پانچ ہزار روپے لے کر چلتے بنے۔ میں نے بحمدہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام پانچ ہزار روپے پر پیشاب کردیا اور شریعت مطہرہ کے مطابق دیا کہ جو شخص ایک سیکنڈ کیلئے بھی کفر وبُت پرستی پر راضی ہوگا بحکم شریعت وہ خود کافر ہوجائیگا۔ لہٰذا مسلمان مشرکین سے صلح ہرگز نہ کریں برطانیہ گورنمنٹ اگر اپنی جابرانہ قوت کی بنا پر مشرکین کو بھجن کی اجازت دے گی تو یہ اس کا ظلم وجور ہوگا۔ پھر اگر وہ مزاحمت کرنے والے مسلمانوں پر گولیاں برسائے تو مسلمانوں کو بھی جائز نہیں کہ گولیوں کا سامنا کر کے مفت میں اپنی جانیں ضائع کریں۔ اگرچہ جو لوگ حُرمت مسجد کی حفاظت کرتے ہوئے حکومتِ کافرہ برطانیہ کی گولیوں سے مارے گئے وہ سب مسلمان انشاء المولیٰ تعالیٰ شہید ہوئے۔ یہ فتویٰ دینے کے سبب میرے بلانے والے مجھ سے ناراض ہوگئے اور دس روپے تو بڑی چیز ہیں دس پیسے بھی نہیں دیئے حتیٰ کہ بمبئی سے گونڈل جانے تک کا کرایہ بھی نہ دیا مجبوراً گونڈل سے پچاس روپے منگائے اور کام چلایا۔

میں اگرچہ گناہگار ہوں سیہ کار ہوں لیکن حضور مرشد برحق امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کی جوتیوں کے صدقے میں بحمدہٖ تعالیٰ دل میں یہ جذبہ ہے کہ ماں باپ بیوی بچے سب کی عزت وآبرو مذہب اہل سنت کی عزت وعظمت پر قربان ہوجائے۔ دین کی خدمت سے جو کوئی مجھ کو روکتا ہے اس کی طرف سے میرے دل میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اور میری دعا ہے کہ خدا اور رسول جل جلالہٗ وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میری بیوی میرے بچوں کا اور خود میرا ایمان اس قدر مضبوط فرمادیں کہ ہم سب اپنی جان مال عزت وآبرو بیوی بچے شوہر ماں باپ سب کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی عزت وعظمت پر قربان کرتے رہیں آمین۔ (ماخوذ از مکتوب مبارک)

انکساری، جذبۂ تبلیغ دین حق، ان کے نام پاک پر دل جان و مال آل واولاد قربان کردینے اور تج دینے کی تمنائے دل اور فکرِ مسلمین پر مشتمل یہ سطریں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں:۔

اہل سنت کا سہارا ہند میں بعدِ رضا ہے ہمارا ہی پیا حشمت علی خاں قادری

حامیانِ حق جو تھے ساکت عن الحق ہوگئے پر نہ تو خاموش ہوا حشمت علی خاں قادری

انکساری اس درجہ کی کہ عتابی تحریر رقم کرنے والا خود شرمندگی میں ڈوب جائے اور آپ ہی معافی کا طالب ہوجائے۔ جذبۂ تبلیغ دین حق یہ کہ اُدھر گھر والے مقروض ہیں اِدھر پانچ ہزار روپے پر پیشاب کیا جارہا ہے۔ نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کسی سیٹھ صاحب کی ناراضگی کا ہراس۔ سچ ہی تو کہا تھا سرکارِ کلاں حضرت علامہ سید شاہ مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی کچھوچھوی قدس سرہٗ نے کہ:

''جس کے ایمان کو بھری تجوریوں سے بھی خریدا نہ جاسکا، جو اعلان حق میں ہر لومۃ لائم سے ہمیشہ بے نیاز رہا، جو صرف اللہ سے ڈرا اور کسی باطل قلم کی نوک یا باطل تلوار کی دھار نے دبانے میں کبھی کامیابی حاصل نہ کی، اُس کے بارے میں میرے تاثرات وہی ہیں جو ہر سنی صحیح العقیدہ کے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو اُن سے واقف ہوکر اُن کے عقیدے کے موافق ہے وہی صحیح معنوں میں سنی ہے، صحیح الایمان ہے۔ اور اُن سے واقف ہوکر اُن کا بدگو ہو وہ یقیناً بدمذہب، بے دین ہے''۔

(مظہر اعلیٰ حضرت علماء ومشائخ کی نظر میں ص ۳۹)

واہ رے سنت صدیقی (رضی اللہ عنہ) کو زندہ کرنے والے مجاہد تیرے جہاد فی سبیل اللہ کو سلام۔

سبحان اللہ تمنائے دل کہ ماں باپ، بیوی بچے سب کی عزت وآبرو مذہب اہل سنت کی عزت

عظمت پر قربان ہو جائے۔ اور وہ دعا فرمائی جس کی قبولیت آج دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ کہ فرماتے ہیں: ”میری دعا یہ ہے کہ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میری بیوی میرے بچوں کا اور خود میرا ایمان اس قدر مضبوط فرما دیں کہ ہم سب اپنی جان و مال عزت و آبرو بیوی بچے شوہر ماں باپ سب کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت پر قربان کرتے رہیں“۔

آپ کی اسی جلالتِ شان اور سطوت و عظمت کی بنیاد پر خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء حضرت مولٰینا مفتی محمد ظفر الدین صاحب قبلہ بہاری قدس سرہٗ القوی حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ سنت قدس سرہٗ العزیز کے لئے ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے اِن قیمتی اور مبارک القابات سے مشرف فرماتے ہیں:

”ناصر سنیت، کاسر بدعت، نمونۂ شدت حضرت عمر و اعلیٰ حضرت“

(پشت خار در افتخار ص ۱۴)

وہ کہتے تھے نبی کے نام پر مر مر کے جی لیں گے
نبی کے نام پر گر زہر بھی مل جائے پی لیں گے

پھر اس سب کے باوجود مسلمانوں کی وہ فکر کہ خط کے مختصر مضمون میں بھی بمبئی کے مسلمانوں کا ذکر کئے بغیر نہ رہ سکے۔ سچ ہے کہ وہ ذات متحرک نہیں بلکہ وہ تحریک تھی جس کے دستورِ اساسی میں صرف اور صرف مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود ہی رقم تھی۔ اسی تحریک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور سیدی مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

” کہ وہی بیشۂ اہل سنت کے شیر ہیں اور میدانِ حق گوئی کے مردِ دلیر ہیں۔ اُنھوں نے درحقیقت تم پر مذہبی احسان کیا تھا کہ تم کو وہابی ہونے سے بچایا اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ سوڈیڑھ سو مولوی بھی مل کر وہ کام نہیں کرسکتے جو اللہ اور اس کے رسول کے فضل و کرم سے اکیلے مولٰینا حشمت علی (علیہ الرحمۃ والرضوان) نے کیا“۔ (بحوالہ ترجمان اہل سنت نوری کرن بریلی شریف ستمبر ۱۹۶۰ء)

یوں تو میدانِ مناظرہ میں رونما ہونے والے حاضر جوابی کے واقعات کا نہ صرف یہ کہ ایک زمانہ مداح ہے بلکہ اُن میں بہت سے واقعات آج بھی زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ اِن تمام واقعات کا اگر احاطہ کیا جائے تو مستقل ایک ضخیم کتاب تیار ہوجائے۔ مگر یہاں سرِ دست صرف اُن واقعات کو بیان کرنا مقصود جو حرمین طیبین کے موقع پر رونما ہوئے۔ اور خود حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے خطوط میں تحریر فرمائے۔ یہ تمام مباحث کوئی مستقل نہ تھے۔ بلکہ مقاماتِ مقدسہ پر شرک و بدعت کی صدائیں بلند کرنے کے واسطے متعین نجدی عسکری یا دیگر سر پھروں کو درست کرنے کی خاطر بروقت عربی زبان ہی میں جو جوابات عنایت فرمائے وہ قابلِ دید ہیں۔

حضور شیر بیشۂ اہل سنت اپنے جذبۂ حق پسندی، حمایت مذہب اہل سنت اور اپنی شیرانہ صفت کے پیشِ نظر کسی بھی مردود نجدی کے خبیث اعتراض پر ساکت نہ رہ پاتے۔ اور برجستہ وہ محققانہ اور دنداں شکن جوابات اُن نجدیوں، گستاخوں پر نازل فرماتے کہ اُن خبثاء کی زبان گنگ ہوکر رہ جاتی۔ نتیجۂ مبہوت ہوکر سبّ وشتم یا لڑائی پر آمادہ ہوجاتے۔ جس کا مشاہدہ ان خطوط کے مطالعے کے بعد آپ کو بخوبی ہوگا جو حضور شیر بیشۂ سنت نے مکۃ المکرّمہ سے تحریر فرمائے۔ ملاحظہ ہو:

پرسوں حنفی مصلیٰ کے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظّمہ کا دیدار کر رہا تھا مولٰینا سید قاری محی الدین صاحب زید مجدہم بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ اشراق کا وقت تھا کہ وہی جمعراتی بھوپالی وہبڑا جس کو برادرم محمد صدیق صاحب قادری سلمہ الباری خوب اچھی طرح جانتے ہیں ایک مصری سنی مسلمان سے جھگڑنے لگا۔ سنی مسلمان مصری کہہ رہا تھا کہ ہم تو دراصل صرف حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کے دربارِ اقدس کی حاضری کے لئے آئے ہیں کعبہ معظّمہ اور اس کا حج تو حضور کے طفیل میں ہے۔ جمعراتی بھوپالی وہابی اس بے چارے مصری سے جھگڑا کرنے لگا کہ حدیث میں ہے۔ لاتشدالرحال الاالیٰ ثلثه مساجد کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔ لہٰذا صرف مسجد نبوی کی حاضری اور اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے مدینہ شریف جانا چاہئے کہ اس میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

مسجد نبوی کی حاضری کے ضمن میں روضہ مُبارک کی زیارت ہو جائے گی۔ ورنہ قبر شریف کی زیارت سے سفر کرنا حدیث شریف کی رو سے جائز نہیں۔

وہ مصری سنی ناخواندہ کیا جواب دیتا۔ اس سگِ بارگاہِ رضوی سے رہا نہ گیا فوراً بول پڑا کہ اس حدیث شریف میں مستثنیٰ مفرغ کا مستثنیٰ منہ اگر مکان یا شیئے رکھا جائے گا کہ لاتشد الرحال الیٰ مکان او الیٰ شیئٍ الا الیٰ ثلثة مساجد۔ تو تجارت کیلئے بلکہ جہاد لاعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بلکہ طلبِ علم دین کے لئے بلکہ بغرض حفاظتِ دین دار الحرب سے دار الاسلام کو ہجرت کے لئے سفر کرنا بھی حرام۔ بلکہ نجدیوں دیوبندیوں کے دھرم میں شرک ہو جائے گا۔ تو ثابت ہو گیا کہ اس حدیث شریف میں مستثنیٰ منہ ہرگز عام نہیں بلکہ مستثنیٰ کی جنس ہی سے مسجد ہے۔ تقدیرِ عبارت یوں ہے:

"لاتشد الرحال الیٰ مسجد الا الیٰ ثلثة مساجد"

یعنی کسی مسجد کی خاص زیارت یا اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے دور دور سے سفر نہ کرو۔ سوا ان مسجدوں کے کہ مسجد ہونے کی حیثیت سے ہر مسجد برابر ہے۔ کسی مسجد میں کوئی خاص خصوصیت ثواب کے کم یا زیادہ ہونے کی حیثیت سے نہیں سوا ان تین مسجدوں کے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا لاکھ گنا، مسجد نبوی میں پچاس ہزار گنا اور مسجد اقصیٰ میں پچیس ہزار گنا ثواب ہے۔ باقی تمام دُنیا کی سب مسجدیں ثواب کے لحاظ سے برابر ہیں۔

جب حدیث شریف کے صرف یہی معنی ہیں اور یقیناً صرف یہی معنی ہیں تو محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثنا کی قبورِ مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا اس حدیث شریف سے کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے۔ تم خود کہتے ہو کہ مسجد نبوی کی حاضری کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔

تو اس کو مسجد الٰہی نہیں کہا بلکہ مسجد نبوی کہا یعنی نبی والی مسجد تو جس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی طرف نسبت کی وجہ سے مسجد نبوی شریف کے لئے سفر کرنا جائز وثواب ہو گیا تو خود اس نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا کتنی بڑی عبادت الٰہیہ ہو گی؟

پھر میں نے بآوازِ بلند کہا:

سنتے ہو جی! یہ کعبہ معظمہ جس پر نظر کرنا سنی مسلمان کے لئے عبادتِ الٰہیہ ہے۔ہاں! ہاں! یہ کعبہ مقدسہ جس کا حج عمر میں ایک بار عاقل بالغ سنی مسلمان مستطیع پر فرض اعظم ہے۔اس کی حقیقت ایمان والوں کے نزدیک کیا ہے؟ میرے آقائے نعمت حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل   روشن انہیں کے نور سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ ومنیٰ   لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ ابویہ ابراھیم الخلیل واسمٰعیل الجلیل وعلیٰ آلہ والھماوسلم

ایک نجدی وہابی سے گفتگو میں میں نے یہ بھی کہا کہ محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثنا کی یادگاریں شرک سمجھ کر اسلام میں سے اگر یکسر نکال دی جائیں۔تو اسلام اسلام نہ رہے۔صفاو مروہ، مقام ابراہیم، میلین اخضرین، حجر اسود، کعبہ معظمہ سب محبوبان الٰہی کی یادگاریں ہی تو ہیں حتیٰ کہ خود قرآن عظیم بھی اپنے منزل علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یادگار قائم کئے ہوئے ہے۔

مصلیٰ مالکی کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہم چند بندگان رضوی جنۃ المعلیٰ شریف کا تذکرہ کر رہے تھے کہ ہر قوم اپنے بزرگوں کی یادگاروں کی حفاظت کرتی ہے لیکن نجدی ایسی جاہل اور وحشی قوم ہے کہ جن آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا امتی ہونے کا ادعا کرتی ہے اُنہیں کی تاریخی مذہبی مقدس یادگاریں ایک ایک کر کے مٹا دیں۔واحد قہار جل جلالہٗ ان کو بھی جلد مٹا کر اپنے کسی پیارے سنی مسلمان بندے کو خادم الحرمین الشریفین بنا دے پھر اس کو دین اسلام و مذہب اہل سنت واحکام شریعت کے مطابق حجاز مقدس کی خدمات کی توفیق بخشے۔آمین۔

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد   الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

کچھ وہابیہ، دیو بندیہ نجدیہ سُن رہے تھے بول پڑے کہ کسی انسان کی یادگار قائم کرنا بُت پرستی ہے۔دوسری قومیں جو کافر و مشرک ہیں وہ اگر اپنے پیشواؤں کی یادگاریں قائم کر کے اپنے کفر و شرک کا ثبوت دیں تو موحد مسلمانوں کو ان کی نقالی کرنا کیوں کر جائز ہو سکتا ہے؟ بس اس سیاہ کار سگِ بارگاہِ

رضوی نے فوراً جواب دیا کہ آپ تشریف رکھئے! غور سے سُنئے۔ اسلام سے یادگاروں کو مٹاتے جایئے۔

صفا و مروہ، میلین اخضرین، ان کے درمیان سعی، حضرت سیدنا اسمٰعیل و حضرت سیدتنا ہاجرہ علیہ وعلیہا الصلاۃ والسلام کی یادگاریں ہیں۔

زمزم شریف حضرت سیدنا ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے۔

خود کعبہ معظمہ و حجرِ اسود شریف حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور ان سے بھی پیشتر حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگاریں ہیں۔

مقام ابراہیم حضرت سیدنا خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے۔

وقوف عرفہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام و حضرت خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے۔

رَمیِ جمرات و قربانی حضرت خلیل اللہ و حضرت ذبیح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کی بلاءِ مبین و ذبحِ عظیم کی یادگار ہے۔

طواف میں رَمَل واضطباع حضور سید الفاتحین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فتح مکہ معظمہ کی یادگار ہے۔

بلکہ خود نماز معراج شریف میں فرض ہوئی تو یہ بھی حضور اقدس صاحب التاج والمعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزہ معراج شریف کی یادگار قائم کیے ہوئے ہے۔

بلکہ خود قرآنِ عظیم حضور اقدس مُنـزَلٌ علیہ القرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نزول قرآن پاک کی یادگار قائم فرمائے ہوئے ہے۔

تو آپ کے نزدیک اسلام بت پرستیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اپنے صاحب تسلط سلطان ابن سعود کو اس طرف توجہ دلایئے۔ ان یادگاروں کو اسلام سے مٹایئے، اسلام معاذ اللہ بُت پرستیوں سے پاک فرمایئے۔

فبهت الذی کفر ـ واللہ لایهدی القوم الظٰلمین

جواب نہ دے پایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔

پرسوں سہ شنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو طواف بعد الصبح کر کے مقام ابراہیم پر نماز واجب الطواف پڑھ کر برنجی جالیوں کو جس کے اندر مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم رکھا ہوا ہے بوسہ دینے لگا۔ ایک بگڑ گیا۔ کہنے لگا تقبل الحدید والحجر ان ھٰذا شرک عظیم (لوہے اور پتھر کو تم چومتے ہو یہ بڑا شرک ہے)

میں نے کہا نحن لا نقبل الحدید والحجر انما نقبل مالہ النسبۃ الیٰ حضرۃ سیدنا ابراھیم الخلیل علیہ الصلاۃ والسلام۔ یعنی ہم لوہے پتھر کو نہیں چومتے ہم تو اس نسبت کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کو حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے حاصل ہے۔

نجدی بولا او ھٰذا المقام ھو معبودک؟ کیا یہ مقام ابراہیم ہی تمہارا معبود ہے؟

میں نے کہا: او ھٰذہ الکعبۃ ھی معبودک؟ کیا یہ کعبہ معظمہ ہی تیرا معبود ہے؟

نجدی بولا: معبودی ھو اللہ رب الکعبۃ میرا معبود وہ اللہ ہے جو کعبہ کا رب ہے۔

میں نے کہا معبودنا ھو اللہ رب المقام ورب الکعبۃ ورب ابرھیم ہمارا معبود وہ ہے جو مقام ابراہیم کا رب ہے، جو کعبہ کا رب ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رب ہے۔

نجدی بولا: سلم انت علیٰ ھٰذا المقام تم سلام کرو اس مقام ابراہیم کو

میں نے کہا: فسلم انت علیٰ ھٰذہ الکعبۃ تو اس کعبہ کو سلام کر!

نجدی بولا: تقبیل غیر الکعبۃ شرک کعبہ کے سوا کسی کو بوسہ دینا شرک ہے۔

میں نے کہا: فالتقبیل عندکم عبادۃ خاصّۃ للمعبود لا تجوز ان تکون غیر المعبود فثبت ان الکعبۃ المعظمۃ معبودکم تو چومنا تم وہابیوں کے نزدیک معبود کی عبادت خاص ہوئی کہ غیر معبود کے لئے جائز نہیں تو ثابت ہوا کہ کعبہ معظّمہ ہی تم نجدیوں وہابیوں کا معبود ہے؟

نجدی بولا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

میں نے کہا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر میں نے کہا اسمع کلامی ھل یجوز تقبیل

غلاف الکعبۃ الشریفۃ۔ میری بات سُن کیا کعبہ معظّمہ کے غلاف کو چومنا جائز ہے؟

نجدی بولا: نعم ہاں جائز ہے۔

میں نے کہا: فانظر الیٰ الغلاف ای شیءٍ ھو انما ھو القطن والابریسم نُدِفا ثم نُسِجَا ثم خیطا فصار غلافا ثم اُلقِیَ علیٰ الکعبۃ المکرمۃ فَلِمُجَاورۃ الکعبۃ المعظمۃ حَصَلَتْ لہٗ العظمۃ والکرامۃ وبعد ھٰذا جاز تقبیل ھٰذا الغلاف ایضاًفالتعظیم للنسبۃ التی حَصَلَتْ لَہٗ الیٰ الکعبۃالمقدسۃِ والکعبۃ انما ھی بیتٌ بَنَاھاسیدنا خلیل علیہ الصلاۃ والسلام للطائفین والعاکفین والقائمین والراکعین والساجدین وھٰذا مقامٌقَامَ علیہ سیدنا الخلیل علیہ الصلاۃ والسلام لِبِنَاءِ الکعبۃالمشرفۃ فحصلت لِکُلیھما النسبۃ الیٰ سیدنا ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام ونحن نعلم بالضرورۃ ان الحجر الاسود الشریف انما ھو یاقوتٌ من یواقیت الجنۃ لاینفع ولایضر الا باذن اللّٰہ تعالیٰ ونحن انما نقبلہ لانا علمنا یقینا ان سیدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم قَبَّلَہٗ وقد قال اللّٰہ تعالیٰ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلًّی

فثبت بھٰذہٖ الایۃ الکریمۃ ان لھٰذاالمقام ایضاًمزیَّۃ وشرفا وکرامۃ عنداللّٰہ تعالیٰ فتعظیمہ وتقبیلہ ایضاًعبادۃ للّٰہ تعالیٰ کماان تقبیل الحجر الاسود واستلامہ عبادۃ للّٰہ تبارک وتعالیٰ۔

یعنی دیکھ! کہ غلاف کعبہ کیا چیز ہے وہ روئی وریشم ہے کہ دونوں دھنکے گئے پھر بُنے گئے پھر سیئے گئے تو غلاف ہوگیا پھر وہ کعبہ مکرمہ پر ڈالا گیا تو کعبہ معظّمہ کی مجاورت سے اس غلاف کو عظمت وبزرگی حاصل ہوئی اور اس کے بعد اس غلاف کو چومنا بھی جائز ہوا تو تعظیم اس نسبت کے لئے ہے جو اس غلاف کو کعبہ مقدسہ سے حاصل ہوئی اور کعبہ خود ایک گھر ہے جس کو حضرت سیدنا خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے طائفین وعاکفین وراکعین وساجدین کے لئے بنایا اور یہ مقام جس پر حضرت ابراہیم علیہ

السلام کعبۂ مشرفہ بنانے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو ان دونوں کعبہ اور مقام ابرہیم کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے نسبت حاصل ہوئی۔ اور ہم خوب یقین سے جانتے ہیں کہ حجر اسود شریف جنت کے یاقوت میں سے ایک یاقوت ہے نہ کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

اور ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے اور چومتے ہیں کیونکہ ہم کو علم ہے کہ یقیناً حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤ تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اس مقام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف وعظمت وبزرگی ہے اور اس کی تعظیم اور اس کو چومنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جس طرح حجر اسود کو چومنا اللہ کی عبادت ہے۔ نجدی اس کا کچھ جواب نہیں دے سکا۔

کچھ مصری یمنی حضرات جمع ہو گئے تھے۔ ٹوٹی پھوٹی عربی زبان میں میری گفتگو کو سمجھ رہے تھے۔ مرحبا مرحبا اور کلمات تحسین کہتے ہوئے مجھ کو اس مجمع سے نکال لائے۔

مسجد سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا لیکن افسوس کہ اس کا دروازۂ اقدس پتھر چونے سے تیغا کیا ہوا پایا۔ اندر حاضری سے محروم رہا۔ وہاں سے مقام شق القمر کی زیارت کے لئے جانے لگا۔ نجدی عسکریوں نے روکا کہنے لگے شرک شرک الحجارۃ التی تقبلونھا ماھی الا الاصنام ۔ یہ شرک ہے، شرک ہے۔ یہ پتھر جنہیں تم لوگ چوم رہے ہو۔ یہی بت ہیں۔

میں نے کہا نحن بفضل اللہ تعالیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ موحدون لانشرک باللہ تعالیٰ شیئاً ولانعبد الاایاہ مخلصین لہ الدین حنفاء انما نریدان نذھب ونزور المقام الذی قام فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وشق القمر باذن ربہ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ ونرجع ۔

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موحد ہیں نہ ہم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانتے ہیں اور

نہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجتے ہیں۔صرف اسی پر عقیدہ رکھتے ہیں ایک طرف ہوکر۔ہمارا ارادہ یہ ہے کہ وہاں جائیں اور اس مقدس مقام کی زیارت کریں جہاں تشریف فرما ہوکر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے چاند کے ٹکڑے کیئے۔وہاں کی زیارت کرکے واپس آجائیں۔جب بہت پچھاُن سے کہا تو کہنے لگے بخشش بخشش میں نے کہا نعطیکم البخشش ہم تم کو بخشش دیں گے۔کہنے لگے من کل واحد واحد ریال ہر شخص کی طرف سے ایک ایک ریال۔اب میں نے کہا ھل یجوز عندکم الشرک بریال واحد ۔الریال الواحد قیمة الشرک و ثمنه لَدَیکم یکون الشرک مباحاًھکذا مذھبکم وھذا ھو دینکم فلعنة اللہ تعالی علیٰ شرّ کم وعلیٰ شرککم کیا تمہارے نزدیک ایک ریال میں شرک جائز ہے یہ ایک ایک ریال شرک کی قیمت ہے اور اس کا ثمن تمہارے دھرم میں ایک ریال ہے کہ وہ مل جائے تو شرک مباح ہوجائے۔ایسا گھنونا تمہارا مذہب ہے اور یہ تمہارا دھرم ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمہارے شر و فتنہ پر اور تمہارے شرک پر۔

وہ نجدی مار پیٹ پر آمادہ ہوگئے۔جو برادران اہل سنت سلمہم ربہم ہمراہ آئے تھے مجھ کو زبردستی وہاں سے ہٹالائے۔

طواف سے فارغ ہوکر ایک دکان پر باب العمرہ میں ٹھہرے۔وہاں سے روغن زیتون لینا تھا میرے منھ سے حسب عادت یارسول اللہ نکلا۔تین وہابی دکان کے آگے کرسیوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔چلانے لگے ھٰذا شرکٌ قل یااللہ ولاتقل یارسول اللہ یہ شرک ہے یا اللہ کہو یارسول اللہ مت کہو۔میں نے کہا نحن نقول یااللہ ونحن نقول یارسول اللہ ھٰذان النداء ان کلاھما من دیننا وایماننا ۔ہم یا اللہ بھی کہتے ہیں اور ہم یارسول اللہ بھی کہتے ہیں یہ دونوں ندائیں ہمارا دین اور ہمارا ایمان ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ھو المعطی المغنی وسیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم ھو وسیلتنا فی الدارین الی اللہ تعالیٰ وقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ یآ یھا الذین آمنو اتقو اللہ وابتغوا الیه الوسیلة فنحن

نقول یارسول اللہ ونبتغی الیٰ ربنا الوسیلة ۔

اللہ تعالیٰ ہی دینے والا اور دولت مند بنانے والا ہے اور ہمارے حضور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں جہان میں ہمارے وسیلہ ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے حضور وسیلہ تلاش کرو تو ہم یارسول اللہ کہتے ہیں اور اپنے رب کے حضور وسیلہ چاہتے ہیں۔

ان تین میں کا ایک بولا انت تفهم معنى الوسيلة والوسيلة ليس بمخلوق يبتغى وانما الوسيلة هى الاعمال الصالحة من الصلاة والصبر والصيام والزكاة والحج وغيرها من العبادات والطاعات ۔تم نے وسیلہ کے معنی نہیں سمجھے اور وسیلہ کوئی مخلوق نہیں جس سے چاہا جائے وسیلہ تو یہی نیک اعمال ہیں۔ نماز، صبر اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وغیرہا عبادات وطاعات سے۔

میں نے کہا انما الاعمال الصالحة هى من الاعراض والافعال التى لاتقوم الابذواتِ عباد الله الصالحين ولاتصدرُ الاعن ذواتهم بخلق الله تعالىٰ وكسبهم اذا كانت افعال الصالحين وسيلة الى الله تعالىٰ فكيف لاتكون ذوات الصالحين وسيلة الى الله تعالىٰ وقد قال سبحنه وتعالىٰ: اولٰئک الذين يدعون يبتغون الىٰ ربهم الوسيلة ايهم اقرب ويرجون رحمتهٗ ويخافون عذابه ط والاعمال الصالحة لاتطلق عليها قط انها ايهم اقرب ومرجع ضمير الغائب فى هٰذه الأية الكريمة ليس الا الانبياء والملٰئكة عليهم الصلاة والسلام فمن هو اقربهم الى الله تعالىٰ سِوىٰ سيدنا محمد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ آله وسلم فهو وسيلة الانبياءِ والملٰئكة عليهم الصلاة والسلام الىٰ ربهم تبارک وتعالىٰ فنحن نؤمن بفضل الله تعالىٰ بجميع آياته ونقول ياالله ونقول يارسول الله۔

نیک اعمال سب اعراض ہی ہیں اور یہ تمام افعالِ صالحہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ذواتِ

مقدسہ کے ساتھ قائم ہیں اوران ہی کی ذوات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق اوران کے کسب سے صادر ہوتے ہیں تو جب صالحین نیکوکاروں کے افعال اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ قدس میں وسیلہ ہیں تو ذوات صالحین کیونکر اللہ کے دربار میں وسیلہ نہ ہوں گے! اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور نیک عملوں پر ہرگز یہ اطلاق نہیں کیا جاتا کہ ان میں سے کون سا زیادہ قریب ہے اور مرجع ضمیر جمع غائب کا اس آیت کریمہ میں صرف حضرات انبیائے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں توان حضرات کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کون اقرب ہے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اور حضور والا ہی حضرات انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں بس ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام آیاتِ قرآنیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم کہتے یا اللہ اور ہم کہتے ہیں یارسول اللہ۔

کہنے لگے قل الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ ۔الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہو۔

میں نے کہا نحن نقول الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک یارسول اللہ ونحن نقول المدد یارسول اللہ ونقول الغیاث یارسول اللہ ونقول المستغاث یارسول اللہ ونقول اسألک الشفاعۃ یارسول اللہ۔ کہ ہم الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور المدد یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور الغیاث یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور المستغاث یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ یارسول اللہ آپ سے شفاعت کے طلب گار ہیں۔

لاجواب ہوکر خبثاء شور مچانے لگے۔

(ماخوذ از مکتوباتِ مبارکہ)

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت کی خداداد صلاحیت، شوکت وعظمت، مثلِ ذوالفقارِ حیدری دشمنانِ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شدت وغلظت اور اُن سب کی بنا پر چہار دانگِ عالم میں شہرت اغیار تو اغیار کچھ اپنوں میں بھی حسد کی وجہ بنی۔ یہی سبب ہے کہ آپ کو بہت القابات کے ساتھ ایک لقب ''محسود المعاصرین'' سے بھی یاد کیا گیا۔ اپنوں کا حسد وہ شئے ہے جس کا انسان چاہ کر بھی مقابلہ نہیں کر پاتا۔ اور اُس کا وجود مختلف اجزا میں بکھر جاتا ہے۔ آپ نے کبھی اپنوں کی طعن وتشنیع کا جواب نہ دیا۔ بلکہ ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

''فقیر کے شاگرد فقیر کے مسترشد سلمہم ربہم فقیر کو جو کچھ بھی برا کہیں فقیر تو اپنے آپ کو خوب جانتا ہے کہ فقیر اس سب سے بھی زیادہ برا ہے۔ فقیر ان سب بدگوئیوں کو لوجہ المولیٰ تعالیٰ ولمرضاۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خلوصِ قلب کے ساتھ قطعاً معاف کرتا ہے۔ تم سب لوگ بھی ان باتوں کی کچھ پرواہ ہرگز نہ کرو''۔

موقع کے لحاظ سے مناسب ہے کہ اس مقام پر حضور محدث اعظم ہند سید محمد صاحب قبلہ اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کا قول نقل کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:

''مولینا (حضور شیر بیشۂ سنت) کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اُن کو محسن کشوں سے بڑا ساتھ پڑتا رہا، مگر صلابتِ ایمانی کا جبل شامخ اور صبر ورضا کا یہ کوہِ گراں کبھی نہ اُس سے گھبرایا اور سلفِ صالحین کا اُسوۂ حسنہ بنا رہا''۔ (مظہر اعلیٰ حضرت علماء ومشائخ کی نظر میں ص ۳۱)

اور دوسرے خط میں حضور شیر بیشۂ سنت فرماتے ہیں:

''کسی سنی کو مخالف نہ بناؤ۔ نہ کسی مخالف کی مخالفت کا جوسنی ہو مقابلہ کرو بس خدمات سنیت ورضویت کو ہی اپنا نصب العین رکھو۔ خدا اور رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم غوث پاک واعلیٰ حضرت رضی المولی تعالیٰ عنہما اپنے فضل وکرم وعون وامداد کے ساتھ دارین میں ہمیشہ ہمارے اور تمہارے ساتھ رہیں گے۔ آمین۔

یہی وجہ ہے کہ شہزادۂ حضور محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید مدنی میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی

دامت فیوضہم المبارکہ یوں نغمہ سرا ہوئے۔

حشمت دین متین دانائے کیف وکم ہوا

پاسبانِ حق ہوا اسرار کا محرم ہوا

دشمنوں پہ بن کے چمکا ذوالفقار حیدری اور جب اپنوں میں پہنچا پیار کی شبنم ہوا

اور اگر اسی شبنم محبت کو مزید دیکھنا ہے تو حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کے ان جملوں کو دیکھو۔

خود ہی پکار اُٹھو گے ع ''خدا جانے کہ کتنی خوبیاں تھیں پاک ہستی میں''

'' جہاں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت اشداء علی الکفار کے رنگ میں مشہور تھے وہیں رحماء بینھم کا یہ حال تھا کہ فقیر ایسے ناکارہ پر اتنی رحمت اور اتنی ذرہ نوازی فرمائی'' (مظہر اعلیٰ حضرت علماء و مشائخ کی نظر میں ص ۳۵ و ماہنامہ پاسبان الہ آباد)

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت کی ذات مرجع العلماء والعوام تھی۔ جس کا اندازہ آپ کو فتاویٰ حشمتیہ کے مطالعہ کے بعد خوب خوب ہوجائے گا۔ آپ کی مصروفیات اس قدر تھیں جس کا تجزیہ آپ اس سے کر سکتے ہیں کہ چھ چھ ماہ تبلیغ دین حق کی بناء پر گھر سے باہر رہا کرتے تھے۔ اور رنگون و برما میں وہابیوں کے مولوی عبدالشکور کاکوروی کے فتنے کو دفع کرنے کے لئے مسلسل دو سال سے زائد احقاق حق وابطال باطل فرما کر واپس ہوئے تھے۔ محض ۶۱ رسالہ زندگی میں ۲۱ رسال شب و روز مسلسل گھر کو چھوڑ کر تبلیغ دین کرنا اسی فکر کا عندیہ تھا۔

پَسِ مُردن ہے وعدۂ دیدار

شوق جینے کا کیا کرے کوئی

ایک خط میں اپنی مصروفیات کا یوں ذکر کرتے ہیں:

'' عزیزی علمبردار سنیت سلمہٗ ربہٗ کا ایک طویل و مبسوط خط ساڑھے نو صفحے کا وصول ہوا۔ مجھ جیسا کاہل و کمزور وست و بے فرصت شخص استفتاؤں کے جوابات لکھے یا بد مذہبوں بے دینوں کی خباثتوں کا رد کرے یا ضروری خطوط کے جوابات دے یا اپنے شاگردوں مسترشدوں کی ان عنایات

کا تحریری شکریہ بجالائے۔ بس حضور غوث اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی سرکار میں وہی عرض کرتا ہوں جو حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث"

گھربار بچوں سے قربت کتنی میسر آتی تھی اس خط سے اندازہ کیجیے:

" عسکری رضا شفاہ ربہ تعالیٰ کو اس وقت بھی شدید بخار ہے۔ یہ بچہ مجھ سے مانوس بھی بہت زیادہ ہے۔ وہابیہ دیوبندیہ خذلھم الواحد القہار نے مجھ پر فیض آباد کی کچہری میں دفعہ ۱۵۳/ الف دفعہ ۲۹۸/ رو دفعہ ۵۰۰/ ر کے تحت جو استغاثہ دائر کیا ہے اس کی پیشی سہ شنبہ سوم ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۹/ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مقرر ہے مجبوری ہے ان کو اور سب اہل وعیال سلمھم ربہم کو خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے لطف وکرم وفضل کے سپرد کر کے آج کا دن گذر کر شب کے بارہ بجے کی گاڑی پر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فیض آباد جا رہا ہوں وحسبنا ربنا ونعم الوکیل"۔

ایک جانب وقتاً فوقتاً کتب ورسائل کی تالیف وتصنیف واستفتاؤں کے جوابات تو دوسری سمت ہندوستان بھر میں جلسوں جلوسوں اور مناظروں میں وہابیہ دیابنہ کفار پر عتاب پھر کچہریوں میں وہابیہ کی جانب سے دائر مقدمات پر گہری نظر ہے۔ تو مسلمانوں کے فلاح وبہبود کی بھی فکر ہے۔ یہ وہ چند گوشے ہیں جن میں ہر ایک پر اگر سو ڈیڑھ سو سے زائد علماء کو لگایا جائے تو شاید اس کا عشر عشیر نہ ہو پائے جو تنہا حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کر گئے۔ باوجود اس کے کہ یہ گوشے حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی پوری زندگی کو محیط نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی آپ بہت سے دینی، مسلکی اور ملی امور میں سرگرم عمل رہے ہیں۔

امام عشق ومحبت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے اکتساب فیض کرنے والوں میں بہت سے وہ لوگ بھی ہیں جو بعد فراغت یا جوانی کی عمر میں آئے مگر حضور شیر بیشۂ اہل سنت زمانہ طالب علمی بچپنے کے دور سے ہی آپ کی قربت وصحبت میں رہے۔ ظاہر ہے گل سے قربت جتنی زائد ہو خوشبو اتنی

ہی زیادہ حلول کرے گی۔ بقول حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ والرضوان ؎

بگفتا من گلے نا چیز بودم ولیکن مدتے با گل نشستم

جمال ہمنشیں در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اس اعتبار سے حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی ذات بابرکات فضل وکمال میں ممتاز ومنفرد نظر آتی ہے۔ ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت فنافی الشیخ کی اس اعلیٰ منزل پر فائز تھے جس کی نظیر آپ کو محبوبِ الٰہی حضور خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حضرت امیر خسرو کی شکل میں نظر آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بارگاہِ اعلیٰ حضرت سے ہزارہا انعاماتِ خسروانہ واکراماتِ شاہانہ وناز برداریوں سے مستفیض ومستفید ہوتے رہے۔

آپ کی ان عظیم قربانیوں اور احقاقِ حق وابطالِ باطل اور دین وسنیت پر مرمٹنے کے جذبۂ صادقہ کے پیش نظر اکابر واعاظم اہل سنت نے مظہر اعلیٰ حضرت ونمونۂ شدت حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) واعلیٰ حضرت (قدس سرہٗ) وغیرہما جیسے مبارک القابات سے سرفراز فرمایا۔

آپ کو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قبلہ نے محض ۱۹ رسال کی عمر میں اپنا جانشین وخلیفہ بنا کر ہلدوانی میں اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ یاسین خام سرائی سے مقابلہ ومناظرہ کے لئے رخصت فرمایا، تو کہیں "ولد مرافق وغیظ المنافق" جیسے القابات کے ساتھ مشرف فرمایا، کہیں اپنا رفیق سفر بنایا۔

انہیں عنایات ونوازشات خسروانہ اور تبلیغ عارفانہ کی بنا پر حضور مفتی اعظم ہند جیسی عظیم المرتبت شخصیت نے بھی خود اپنے مبارک قلم سے آپ کو "مظہر اعلیٰ حضرت" لکھ کر قیامت تک کے تمام حاسدین ومعاندین

کے منہ میں پتھر دے دیا کہ اے جاہلو! تم اس شیر حق کی عظمت ورفعت کو کیا سمجھو، یہ تمہاری محرومی ہے کہ تم نہ سمجھے، تو نا سمجھوں سے نہ سمجھو۔ ہم جیسے عارفانِ حق سے سمجھو کہ وہ شیر بیشۂ سنت ہیں، وہ مظہر اعلیٰ حضرت ہیں۔

میرے والدِ ماجد شہزادۂ شیر بیشۂ سنت مفتی اعظم شہر پیلی بھیت شریف حضرت علامہ مولینا مفتی محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی فرماتے ہیں کہ حضور شیر بیشۂ سنت نے اپنی زندگی کے آخری عرس رضوی کے موقع پر سخت علیل اور صاحب فراش ہونے کے باوجود اپنے تمام صاحبزادگان کے ہمراہ عرس رضوی میں شرکت کے لئے بریلی شریف جانے کا ارادہ فرمایا۔ تو عزیز واقارب وحضرت کے معالجین نے منع کیا کہ آپ کی نقاہت وعلالت کسی طرح سفر کی اجازت نہیں دیتی حضرت نے نمناک آنکھوں کے ساتھ فرمایا نہیں معلوم کہ اب زندگی کے کتنے دن اور باقی ہیں کم از کم اپنی زندگی میں اپنے بچوں کو اپنے مرشدِ برحق کے آستانہ کی زیارت کرادوں۔ والد صاحب قبلہ فرماتے ہیں بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں ہم لوگ اس طرح حاضر ہوئے کہ دو لوگ حضرت کو دائیں وبائیں سے پکڑے رہتے اور ہم لوگ حضرت کی اُنگلیاں پکڑے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ اور پھر صفر المظفر کے بعد وصال سے چار ماہ قبل رمضان المبارک میں بار بار یہی فرماتے تھے کہ اب تو بس یہی تمنا ہے کہ کسی طرح مدینۂ طیبہ پہنچ جاؤں، وہاں کی خاک سے شفا حاصل کرآؤں۔ اسی تمنا کی تکمیل کے لئے حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو سفر کے اخراجات وضروریات کے تعلق سے یہ خط تحریر فرمایا:

"تکیوں سے ٹیک لگا کر یہ خط بمشکل یہ دعا نامہ لکھ رہا ہوں۔ دیوار یا کسی آدمی کا سہارا لے کر نماز کے فرائض وواجبات ادا کر لیتا ہوں، کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ حکیم (سید ایوب علی) صاحب شاید پندرہ شوال تک آسکیں۔ تفصیل کر کے لکھو کہ ہوائی جہاز سے اگر حاضری سرکارِ حرمین طیبین بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارادہ ہو جائے، تو زیادہ سے زیادہ کتنے مصارف ہوں گے اور کم از کم کس تاریخ تک بمبئی پہنچنا ضروری ہوگا کہ پاسپورٹ اور انجکشن اور ٹیکے کے مراحل بھی وہیں بآسانی ہو جائیں یا کوئی صاحب طے کرادیں۔ کیا کروں۔ اب تو یہ تمنا ہے:

وہ سنگِ در ہو اور یہ سر ہو اور وہ سنگِ در

رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

وہاں کا جینا تو جینا ہے، اور اسلام وسنیت پر وہاں مرا تو ایسی نعمت ہے، جس پر ہزاروں

زندگیاں قربان، رزقنا المولیٰ تعالیٰ ھٰذہ النعمۃ الکبریٰ بحرمۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم''۔

دوسری طرف حضرت مولٰینا ملک نیاز احمد صاحب علیہ الرحمہ (داماد حضور شیر بیشۂ سنت) کو یہ تحریر فرماتے ہیں:

ارادہ تھا کہ پانچ ہزار روپے قرضِ حسن مل جائیں تو بحری جہازوں کی سیٹیں سب پُر ہو چکی ہیں مگر ایک تیماردار مددگار کو ہمراہ لے کر ہوائی جہاز سے حاضرِ سرکار ہو جاؤں۔ مکہ معظمہ میں بیر زمزم شریف کا اور سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں بیرِ حاء شریف کا مبارک پانی خوب پی پی کر وہاں کی مبارک ہواؤں وہاں کی مقدس خاک سے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت ہی جلد شفائے تامِ کامل حاصل کروں، پھر یہاں واپس ہو کر جس قدر بھی جلد سے جلد ہو سکے بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم قرضِ حسن ادا کروں۔ مگر ع .... ''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''

افسوس کہ سید صاحب سلمہٗ ربہٗ کو میری شامت معاصی کے سبب پانچ ہزار روپے وصول کرنے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اور میں اِس شرف سے محروم رہ گیا۔ انا للمولیٰ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ آہ۔

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں | حسرت آتی ہے یہ پہنچا، میں رہا جاتا ہوں

افسوس۔

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی | مشکل آساں الٰہی میر تنہائی کی

صد آہ۔

پر نہیں جو اُڑ کر آؤں یا نبی | زر نہیں جس کو اُڑاؤں یا نبی

صلی المولیٰ تبارک وتعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وابنک الغوث الاعظم واحزابک وبارک وسلم۔

والد صاحب قبلہ بتاتے ہیں کہ جب کہیں سے انتظام نہ ہو سکا تو حضور مشاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان سے فرمانے لگے کہ بھیا یہ زمین اور جائداد بیچ دو چلو اب مدینہ طیبہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہی زندگی کے باقی ایام گزاریں گے، وہیں جئیں گے اور وہیں موت کا مزہ چکھ کر اُس اصل زندگی سے مل جائیں گے جس پر ہزاروں زندگیاں رشک کریں۔ حضور مشاہد ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا "حضرت اور یہ جو آپ کا اتنا عظیم کتب خانہ ہے اُس کا کیا ہوگا؟" فرمایا کتابیں علماء میں تقسیم کردو پھر کچھ یاد آتے ہی تڑپ کر معاً فرمایا مگر میرے مرشدِ برحق امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی کتابیں ساتھ رکھ لینا کہ اس میں سب مل جائے گا۔ اتنا فرما کر زاروقطار رونے لگے۔

جامی رو داز چشمِ ما جلوہ نما بہر خدا جان و دلم ہر دو فدا جاناں توئی جاناں توئی

اور پھر ۸ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ علی الصبح حضور مشاہد ملت کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ میرے بعد باقی بچوں کو دین ہی کا خادم بنانا، میرے وصال کے بعد دنیائے وہابیت و دیوبندیت یہ کہنے نہ پائے کہ ایک رضا کا شیر تھا چلا گیا بلکہ کہے کہ ایک گیا تو چھ کو ہم پر مسلط کر گیا۔ اور بہت سی وصیتیں و نصیحتیں کرنے کے بعد آنکھیں بند کر کے خاموشی اختیار فرمائی۔ مگر ہونٹ بدستور ہل رہے تھے۔ حضور مشاہد ملت نے لبوں کے پاس کان کئے تو یٰسین شریف تلاوت فرما رہے تھے۔ ایک عجیب سماں تھا جس کو بیان کرنے سے زبان و قلم قاصر ہیں۔ قریب ۱۰ بج کر ۲۰ منٹ پر لبوں کی حرکت یکسر موقوف ہوگئی۔ شاید وہ یٰسین شریف کی تکمیل کا وقت تھا۔ حضور مشاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے نبض پر ہاتھ رکھا تو علم و فضل کا وہ آفتاب وماہتاب ہمیشہ کے لئے غروب ہو چکا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر آنکھ نمناک تھی تو ہر دل غمزدہ تھا۔ بقول حضرت پاسبانِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان۔

مسند رازی غزالی آج سونی ہوگئی ان کی ہر ہر بات کا وہ نکتہ داں جاتا رہا

اہل سنت کا امیر کارواں جاتا رہا مظہر احمد رضا سوئے جناں جاتا رہا

آپ نے تحریراً وہ نقوش چھوڑے جو تا قیام قیامت اہل سنت کو راہِ نجات اور وہابیوں دیوبندیوں مرتدوں پر سنگ و حجر کی برسات کرتے رہیں گے۔

آج بھی آپ کے مزار پاک کے احاطے میں لگی تختی پر نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کا یہ شعر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے روحانی فرزند کی بارگاہ کے یوں آداب سکھلاتا ہے۔

آنے والے آ مگر با ادب ہوشیار باش یہ متاعِ اہل سنت کا مزارِ پاک ہے

بات بہت طویل ہوگئی۔ باوجود اس کے عنانِ قلم روکے نہیں رُکتا ہے۔ اور کیوں رُکے کہ اُن جانثاروں کی حیات طیبہ کا بیان بھی عبادت ہے جو اپنی پوری متاعِ حیات اہل سنت ہی پر خرچ کر گئے اور یہی درس دیتے رہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کفار و مرتدین سے منھ موڑ لے اُن کفار و مرتدین کا ساتھ چھوڑ کر سچا سُنی مسلمان ہو لے اپنی ہڈی بوٹیوں کو ہمیشہ کے بھڑکتے ہوئے جہنم سے ہمیشہ کیلئے بچا لے، کفار و مرتدین کے کفری سائے سے نکل کر مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامنِ کرم کے سایۂ رحمت میں پناہ لے۔

پیارے حبیب کو پُکار پیارے نبی کا نام لے دامنِ مصطفےٰ میں آ پایۂ رسول تھام لے

چونکہ اس سے قبل سوانح شیر بیشۂ سنت کے آخر میں شہزادہ محبوبِ ملت فاتح کرناٹک حضرت مولٰینا مفتی منصور علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اُن چند خطوط کو جو حضور محبوبِ ملت قدس سرہٗ کے نام تھے ذکر کر چکے ہیں۔ وہاں محض ضمنی طور پر ہی مذکور ہوئے تھے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اُن مطبوعہ اور بہت سے غیر مطبوعہ خطوط کو یکجا کر کے مستقل طور پر شائع کیا جائے۔ تا کہ اس کے ذریعے جہاں اسلاف کا طریقۂ زندگی منظر شہود پر آئے وہیں اخلاف کے لئے چراغ راہ بن جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے برادرِ اکبر حضرت مولٰینا مفتی محمد فرزان رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی کو جنہوں نے اس کارِ عظیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اُن مطبوعہ اور بہت غیر مطبوعہ خطوط کو مستقل دو جلدوں میں ترتیب دیا۔ فی الوقت ایک جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور دوسری جلد انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے زیرِ نگاہ ہوگی۔

دوسری جلد، یوں بھی خاصیت کی حامل ہے کہ اُس میں حضور شیر بیشۂ سنت نے ایک طویل خط وہابیوں دیوبندیوں کے مناظر منظور سنبھلی کے نام ارسال فرمایا ہے۔ تصحیح کے دوران احساس ہوا کہ

بہت سے مقامات پر وضاحت کی ضرورت فلہٰذا اُن کو حواشی سے مزین کیا۔ مطبوعہ خطوط کے وہ ضروری حواشی جو حضرت فاتح کرناٹک علیہ الرحمہ کے قلم سے تھے اُن کو انہیں کے نام سے باقی رکھا۔ کہ جدید قدیم سے ممتاز رہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صدقے وطفیل اس مجموعۂ خطوط کو ہر دو خاص وعام میں مقبول فرمائے۔ اور ہمیں بزرگانِ دین کے مسلک ومشرب پر گامزن فرمائے اور جمیع فرقہائے باطلہ وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، رافضیوں، نیچریوں، قادیانیوں، صلح کلیوں وغیرہم کے مکروشر وکید وفتنوں سے محفوظ ومامون فرمائے۔ آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ الغوث الاعظم وحزبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

فقیر گدائے بارگاہِ مشاہد
محمد فاران رضا خاں حشمتی غفرلہٗ القوی
نائب صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم گونڈہ

آئینہ ہے تو جمالِ نبوی کا پیارے
پرتوِ حسنِ نبی جلوۂ زیبا تیرا
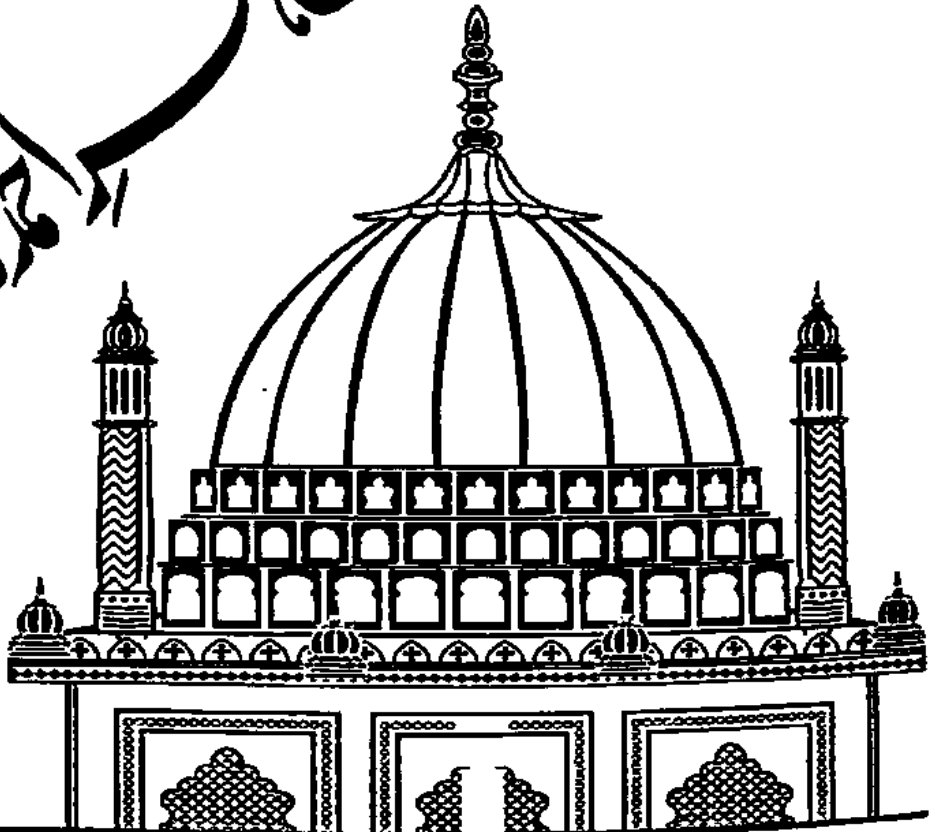
نعت پاک

از نتیجہ فکر: نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب حشمتی

میرے آقا نے جو طیبہ میں بلایا ہوتا
خاک کو دوشِ ثریا پہ بٹھایا ہوتا

صحبتِ خاکِ قدم ملتی جو پل بھر کیلئے
چاند وسورج کو بھی عشق عشق نے ابھارا ہوتا

اُحد کیا کون و مکاں شکل میں ہوتے زرکی
وجہِ تخلیقِ جہاں کا جو اشارا ہوتا

غار میں پیارے نبی ، یارِ نبی کو دیکھا
اُس کبوتر کی ہی آنکھوں کا میں دیدہ ہوتا

میرے اعمال تو لے جاتے جہنم میں اگر
شافعِ روزِ جزا نے نہ بچایا ہوتا

ماہ پاروں نے لیا حشر میں نورِ بخشش
شمسِ طیبہ مجھے کرنوں میں سمایا ہوتا

اے رضا والو رضا کار ہو تم کوثر پر
ہم رضا والوں کو محشر میں یہ مژدہ ہوتا

ترک رکھتے جو تعلق بھی یزیدوں سے اگر
یاں بھی حسنین کے نانا کا سہارا ہوتا

غور کر نعت ہر اک نعت ہے حمدِ رب بھی
حق ہے محبوب و محبّ میں نہیں میرا ہوتا

شاعری اہلِ ہنر جانیں ، تمنا یہ ہے
مدحتِ مالکِ کُل میرا وظیفہ ہوتا

کاش رکھ دیتے قدم قلب پہ وہ اے فاراں
کوہِ فاراں کی طرح تیرا نصیبہ ہوتا
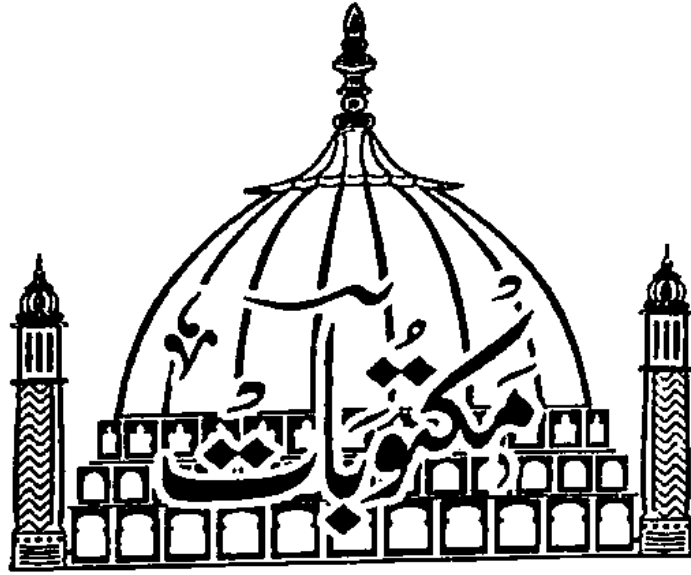
بنام

غازیٔ اہل سنت اسد السنۃ محبّ الرضا ابو المظفر

حضور محبوبِ ملت

علیہ الرحمۃ والرضوان
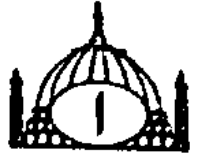
۷۸۶
۹۲

جان برادر نصر کم المولیٰ الاکبر تعالیٰ وایانادائما علیٰ کل فاسق وفاجر وکافر ومرتد واکفر آمین بحرمۃ حبیبہ الانور علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلوٰۃ والسلام۔وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ

اللہ ورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تم کو مناظرۂ سورت میں بھی سامروی خبیث اوراس کے ہر ایک ہم نوا مردود پر بین وروشن فتح مبین ونصرت قاہرہ وظفر عظیم عطا فرمائیں،آمین۔ مگر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے مرتدوں کے ساتھ کسی فرعی مسئلہ پر مناظرے سے نہایت ہی شدت کے ساتھ منع فرمایا ہے۔مقامی ماحول سے مجبور ہوکر اگر کبھی کسی مسئلہ فرعیہ پر مباحثہ میں منظور بھی کرلیتا ہوں،تو میدانِ مناظرہ میں بحث کو کفرواسلام ہی پر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لے آتا ہوں۔مثلاً یوں کہ تراویح کی بیس رکعت ہونے کا ثبوت آپ قرآن عظیم وحدیثِ کریم سے چاہتے ہیں یا اجماع وقیاس سے؟ غیر مقلد ضرور قرآن وحدیث سے ثبوت کا مطالبہ کرے گا۔تو کیا آپ کا ایمان قرآن وحدیث پر ہے؟ قرآن خدا کا کلام ہے اوراس کو آپ کاذب بالامکان مانتے ہیں۔حدیث رسول کا کلام ہے اوراس کو آپ خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل اور ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر اور غیب کے علم سے یکسر عاجز وناداں اور نماز میں ان کے خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر جانتے ہیں۔[جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم] تو جو شخص خدا ورسول کو ایسی صفات سے متصف جانتا ہو،اس کا ان کے کلاموں پر ایمان کب ہوسکتا ہے۔اس طرح آپ کا پیچھا نہیں چھوٹ سکتا کہ ہم دہلوی کے مقلد نہیں۔ہمارا ایمان یکروزی وتقویت الایمان وصراطِ مستقیم پر نہیں۔ہمارا ایمان تو قرآن وحدیث پر ہے۔آپ کو فتویٰ دینا پڑے گا کہ یہ کتابیں کفری ہیں یا نہیں اورایسے اقوال لکھنے والا اسماعیل دہلوی مسلمان ہے یا نہیں؟ .... [عبیدالرضا]

۲

۷۸۶
۹۲

جان برادر مولینا ابو الظفر محب الرضا حفظکم وایانا رب العلیٰ دائما من جمیع الکروب والمکائد ومن شرور جمیع الحساد والعدیٰ آمین بحبیبہ المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلوۃ والسلام ابداً۔

وعلیکم السلام ورحمتہٗ وبرکاتہٗ

ا: جانے کی نہ تو تیاری کی، نہ شہرت کرائی تھی۔ پہلے لکھ چکا ہوں کہ بمبئی بزرگ میں اس سفر مبارک کے عازمین نے اپنے مبارک عزائم ظاہر کیے۔ میں نے بھی بہت دل سوزی کے ساتھ کہا کہ تمنا تو میری بھی ہے کہ اس مبارک سفر میں آپ حضرات مخلصین اہل سنت سلمکم ربکم کے ہمراہ ہوں۔ بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عزیزی حافظ محمد شیر زماں قادری رضوی سلمہ ربہ نے، جو اس وقت رفیق سفر تھے، تمنا کو ارادہ سمجھ کر "سیاست" [۱] میں شائع کرادیا اور بھاؤپور کے سنی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم نے اپنی طرف سے میرے لئے سیٹ ریزرو کرانے کے لئے سو روپے بھی تمہارے نام بھیج دیئے۔

۲: اپنے امرض شکم ومعدہ ومثانہ کے سبب بسوں میں طویل سفر میں اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتا۔ لہٰذا بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جانا ہوا، تو اسی ۱۳ ارجون کے محمدی جہاز ہی پر ان شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جانا ہوگا۔

[۲] ۳: تمنا تو یہی تھی کہ وہابیہ دیوبندیہ وانقلابیہ خذلہم اللہ وخسرہم رب البریہ نے جو اپیل دائر کرائی ہے، اس کو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہائی کورٹ بمبئی سے قطعاً ویکسر خارج ومردود فرما کر تم سب سنیوں کا اور ہم سب سنیوں کا وہاں اور یہاں اور ہر جگہ چہرہ اُجالا اور اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کا ہر جگہ بول بالا اور وہابیوں، دیو کے بندوں، انقلابیوں کا ظاہرو

[۱] ایک مشہور اخبار۔

[۲] یہ وہ وقت تھا جب کہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ پر وہابیوں خذلہم اللہ (باقی حاشیہ آئندہ صفحے پر)

باطن میں ہر طرح منہ کالا کردیں، آمین۔ اس کے بعد باطمینان تام یہ مبارک سفر ہو، آمین۔

مگر اب تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ اپنے وکیل و بیرسٹر صاحبان ابھی بحث کے لئے تیار نہیں اور اپیل کہیں جون کے تیسرے چوتھے [ہفتے] میں پیش ہو کر بحکم تعالیٰ ثم باذن حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خارج ہو گی۔

اس لئے کہنا یہ ہے کہ یہاں کے مقامی حالات کے شدید اقتضا سے مجبور ہو کر ارادہ کیا ہے کہ دونوں بچیوں سلمہما ربہما کی شادیاں خانہ آبادیاں اور فرزندم محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کا نکاح ۹/۱۰/ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۷ھ میں یہ تینوں کام باعانۃ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کردیئے جائیں اور بھیا سلمہٗ ربہٗ کی دلہن سلمہا ربہا کی رخصت کی تقریب سعید عرس رضوی کے قبل یا بعد، مگر بالکل ہی متصل رکھی جائے۔ تاکہ تم بھی اور تمہارے جملہ اہل وعیال سلمھم ربھم بنصرتہٖ تعالیٰ وبامداد حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم شریک ہوں۔ میرے اس ارادہ پر اپنی رضا و خوشی جلد کانپور کے پتے پر لکھو۔

۵/۶/۷/ شوال کو وہاں اور ۱۳/۱۴/۱۵/ شوال کو بھاؤ پور بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہوں گا۔ مگر اٹوا کے وہابیہ قاتلھم رب البریہ اہل سنت بھاؤ پور سلمھم ربھم کی ڈاک ضائع کردیا کرتے ہیں۔ وہاں کے پتے پر خط رجسٹرڈ ہو۔

۴: دونوں ہتھیلیوں میں نورانی تیل تھوڑا تھوڑا چپڑ کر آگ پر سینک کر جب ہتھیلیاں گرم ہو جائیں، تو ٹانگوں اور کمر پر آہستہ آہستہ ملیں کہ بدن میں تیل جذب ہو۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی

(باقی حاشیہ صفحہ گزشتہ کا) تعالیٰ نے بیجا قبضے کی کوشش کی۔ سنیوں، وہابیوں کے درمیان جم کر لڑائی ہوئی۔ معاملہ کورٹ کچہری تک جا پہنچا اُس وقت الکفر ملۃ واحدہ کا خوب خوب مشاہدہ ہوا۔ وہابیوں کے ساتھ تمام کفریہ فرقے شانہ بشانہ نظر آتے تھے مگر حضور شیر بیشۂ سنت کے ہاتھوں پر ہر میدان میں اللہ رب العزت نے کفار کی شکست مقدر فرمادی تھی۔ بالآخر یہاں بھی سنیوں کو نصرت ملی، وہابیوں کے حصے میں ہزیمت آئی۔ سنیوں کا رُخ اُجالا ہوا، وہابیوں کا منھ کالا ہوا۔ فالحمدللہ رب العلمین۔ (فقیر محمد فاران رضا غفرلہٗ القوی)

المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نورِ چشمی اور اس کی والدہ سلمہما ربہما کو شفائے تام وصحت کاملہ جلد بخشیں۔ آمین۔ ان دونوں کو اور نورانِ نظر محمد اشبال الرضا خان[ا] ومحمد قمر الرضا خان سلمہما ربہما کو درجہ بدرجہ سلام ودعا۔ میرے اور برادر مرحوم کے اہل وعیال سلمہم ربہم کا سلام۔

عبید الرضا۔

[ا] یہ میرا تاریخی نام ہے جو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے رکھا۔ والدِ محترم حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی قلمی بیاض میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ تفصیل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں ''فقیر نے فرزندِ نومولود سلمہٗ کا نام محمد رکھا ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے فرزند موصوف سلمہٗ ربہٗ کا تاریخی نام ''اشبال الرضا'' رکھا ہے۔ پھر پکارنے کے لئے نام محمد منصور علی رکھا گیا۔ یہ بھی میری خوش قسمتی ہے جب والدِ محترم علیہ الرحمہ نے میری رسم بسم اللہ خوانی کی تو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے ہی سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے حجرے میں مجھے بسم اللہ پڑھائی۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔

(از قلم حضرت فاتح کرناٹک علیہ الرحمہ)

۷۸۶
۹۲

جانِ برادر حفظکم الرب الاکبر وایانادائما ووقاکم وایاناابداًعن کل ھم وغم وکرب آمین بحرمة حبیبه الاطھر علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلوٰة الاضوء والسلام الانور۔ وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کا فتوائے مبارکہ پہنچا۔ سبحان ربنا تبارک وتعالیٰ وبحمدہٖ بہت مبارک وبہترین ہے۔ لیکن اس کی زیارت سے پتا چلا کہ یہ خود مستقل فتویٰ نہیں، بلکہ کسی اور فتوی کی تصدیق ہے۔ کیوں کہ فرماتے ہیں:

''احادیث اس بارے میں حد شہرت واستفاضہ پر ہیں۔ انہیں میں سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر وعاصم بن عمر بن قتادہ مروی مغازی واقدی ہے کہ جواب میں مذکور ہوئے''۔

لہٰذا جب بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسے شائع کرو، تو اس مقام پر حاشیہ میں وہ حدیث شریف ضرور لکھ دو۔ کیوں کہ اس عبارت کے بعد پھر ''اقول'' سے ''فالدعاء غیر الصلوة'' تک اسی حدیث شریف کے متعلق بحث فرمائی ہے۔ فتویٰ مقدسہ کان پور سے تمہارے پاس ان شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھیج دوں گا۔ آج نور بصر محمد اقمار الرضا[۱] رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ کا فاتحہ چہلم ہے۔

کل ۱۳؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۵۹ء کو کان پور جارہا ہوں۔ وہاں سے علاج کے لئے بکسر، ضلع آرہ بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جاؤں گا۔ پھر تین روز کے بعد واپس ہوکر جب تک بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مکمل صحت وتوانائی حاصل ہوگی۔ کان پور ہی میں قیام کروں گا۔

---

[۱] نواسۂ شیر بیشۂ سنت یعنی ابوالنور فداء الرضا حضرت مولینا محمد شمس اللہ صاحب صدیقی علیہ الرحمہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ جو تقریباً پانچ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ (فقیر محمد فاران رضا غفرلہٗ القوی)

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی دام ظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ بکسر میں ایک ڈاکٹر ہے، جو نہ آپریشن کرتا ہے، نہ انجکشن لگاتا ہے۔ مریض کو تین دن اپنے یہاں ٹھہرا کر ایکسرے کر کے خون، پیشاب کا معائنہ کر کے مرض کی تشخیص کر کے ایک ماہ کے لئے کھانے کی گولیاں دے کر واپس کر دیتا ہے۔ کہہ دیتا ہے، جو چاہو کھاؤ۔ صرف سرخ مرچ سے مطلقاً پرہیز کرو۔ مہینہ بھر کے بعد صرف ایک بار معائنہ کرانے کے لئے آجاؤ۔ بس اس کے بعد پھر کچھ نہیں۔ باصرار بسیار فرمایا ہے کہ ضرور ضرور جلد بکسر چلے جاؤ۔[۱]

اس اثنا میں مجھ سے مکاتبت کا پتا وہی نیاز احمد صاحب سلمہ ربہ کا پتا ہوگا۔ اگر حاجی صالح صاحب سلمہ ربہ کا پتا معلوم ہو تو، ان کو بھی میرے سلام مسنون کے ساتھ یہی پتا لکھ دو۔ کتنا زمانہ ہوا مولانا حاجی علی محمد صاحب سلمہ ربہ سے تحریراً و تقریراً تاکیداً کید مولوی محمد شمس اللہ سلمہ ربہ کی ملازمت کے لئے بار بار کہہ رہا ہوں۔ اب تک تو وعدہ ہی وعدہ ہے۔ "کراڈ" یا کہیں بھی جگہ معقول، تنخواہ معقول ہو، تو عزیزی مولوی محمد شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ کے جانے میں کیا عذر ہوگا۔ وہ مولوی شمس اللہ کو لکھیں۔ تنخواہ کتنی ہوگی۔ کام کیا ہوگا۔ کھانا بھی ہوگا یا نہیں۔ سال بھر میں چھٹیاں کتنی بلا وضع تنخواہ ہوں گی۔ وہ جب منظور کر لیں، تو وہاں سے اس نام سفر خرچ روانہ کرائیں۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

---

[۱] حضور شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت اور حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہما کے مابین اُلفت و محبت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ (فقیر محمد فاران رضا غفرلہٗ القوی)

۱۳۸۶ھ
۹۲
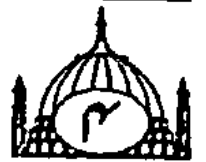
جانِ برادراسدالسنة حفظکم وایانارب الانس والجنة دائماًابداًمن کل شروکرب ومکروفتنة آمین بحرمة حبیبه مالک الجنة الذی هو لنامن جمیع الکروب والشروروالبلیات محافظاًجنة علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلوٰة الابدیة والسلام السرمدی من ربنا الذی صورنااذکن فی بطون امهاتنا اجنة۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

مفسدین ومرجفین فی المدینہ ومثیرین فتنہ کے سوال کا جواب جوکچھ سمجھ میں آیا،لکھ کر بھیج چکا ہوں۔بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ایک ایک نقل سیدی المفتی الاعظم دام ظلہم الاکرم وحضرت مخدومی المحدث الاعظم الافہم کی خدمات میں بھی بھیج دیا جائے۔سیدمیاں صاحب زیدمجدہم نے جب کہ صدارت سے اپنے مصالح کی بناپر انکارکردیا ہے۔

تو پھر حضرت مولانا عبدالقدیرصاحب بدایونی دام مجدہم العالی کواوراگروہ بھی انکارفرمائیں، تو پھر حضرت مولاناسید مصباح الحسن صاحب زیدمجدہم السامی کوصدارت کے لئے منتخب کیا جائے اور دواجلاسوں کے لئے تو حضرت محدث اعظم ہندکچھوچھوی وحضرت مفتی اعظم دامت ظلالہما المبارکہ کی صدارتیں طےشدہ ہیں ہی،جناب غلام نبی سوداگرصاحب زیدت مکارمہم کوباوجودان کےانکار کے بھی ہرگزنہ چھوڑاجائے،بلکہ نمایاں طورپران کوشریک رکھاجائے،بلکہ مناسب ہوگا کہ ان کوبھی کوئی عہدہ ضروردیاجائے۔

سنی کی تعریف ضروراس کے دستوراساسی میں نہایت واضح طورپرلکھ دی جائے کہ وہ

اسلام وسنیت، جس کی تفصیل وتوضیح حضرت ابوحنیفہ فی الہند مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وحضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی واعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم کی تصانیف مقدسہ وکتب مبارکہ میں ہے، اس کے مطابق جو سنی مسلمان ہیں، وہی اس کے رکن وعہدہ دار ہوسکتے ہیں۔ ومن لیس فلیس۔

علمبردار سنیت سلمہم ربہم بھی اگر زیارت سرکار اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مشرف ہوکر اس وقت تک تشریف لے آئیں گے اور تینوں اجلاسوں میں شریک ہو جائیں گے، تو بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت ہی بہتر ہوگا۔ سنی جمعیۃ العلماء کا پہلا خط فقیر کو نہیں ملا۔ مفتی اعظم دہلی وملک العلماء وجیلانی میاں صاحبان دامت فیوضہم کو بھی عباسی صاحب کوشش کر کے ضرور شریک کریں۔ اکبر پیر بھائی وتیراہی وطاہر خان صاحبان کو بھی نہ چھوڑیں۔ مولانا وجیہہ الدین صاحب زید مجدہم کا اور فقیر کا تم سب اہل سنت سلمکم ربکم کو سلام مسنون۔

فقیر عبید الرضا غفرلہ ربہ وحفظہ

۲۱/ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ شنبہ

۸۶
۹۲

جانِ برادر حفظکم الرب البر وایاناد ائمامن کل هم وغم و کرب وشر آمین بحرمة حبيبه الابر علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه والصلوۃ الغرر والتسلیمات الزهر،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پرسوں الف کا بیمہ وصول ہوگیا۔اور پرسوں ہی اس قرض سے، جو حاضری حرمین طیبین کے لئے روانگی کے وقت کان پور سے لیا تھا اور جو میری بے کاری و بیماری کے سبب بڑھتا چلا جارہا تھا، جس کی مجھے شدید فکر پریشان کئے ہوئے تھی، خدا ورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سبکدوشی عطا فرمادی۔فلوجه ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبه وآله والصلوٰة والسلام۔

کل خط روانہ نہیں کرسکا۔آج ۴؍رمضان مبارک ۱۳۷۹ھ پنج شنبہ ۳؍مارچ ۱۹۶۰ء کو حاجی اسماعیل جمال سلمہ ربہ کے نام شکریہ لکھوں گا اور اسی خط میں عبدالعزیز احمد سلمہ ربہ کو بھی شکریہ لکھ دوں گا۔کیوں کہ ان کا پتا مجھے معلوم نہیں۔گروہنڈہ ضلع بارہ بنکی سے مولانا حکیم سید محمد ایوب صاحب زیدت مکارمہم میرے علاج کے لئے یکم رمضان سے تشریف لے آئے ہیں۔کیوں کہ مجھے کمزوری کی وجہ سے سفر کی طاقت نہیں رہی۔اب تو نماز بھی دیوار سے ٹیک لگا کر ادا کرتا ہوں۔اپنی شامت معاصی کے سبب امسال تراویح میں قرآن پاک سنانے سے بھی محروم ہوں۔

تمہارا بھتیجہ محمد عسکری رضا خان سلمہ ربہ [۱] ڈیڑھ ڈیڑھ پارہ روز بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سنا رہا ہے۔باوصف منع احباب وباوجود ضعف شدید روزے میں نے نہیں چھوڑے ہیں۔دواؤں پر افطار اور پاؤ بھر دودھ پر سحری کررہا ہوں۔لیکن حکیم باصرار بسیار فرمارہے

ہیں کہ تمہارے حالات کے مناسب یہی ہے کی ایک دن روزے کی برکات حاصل کرو اور ایک روز اس انعام الٰہی سے جو مریض ومسافر پر ہے، مستفید ہو کہ مجھے معالجے کا بھی پورا موقع مل سکے۔ بچوں سلمہم ربہم کو دعا اور پیار۔ ان کی والدہ سلمہار بہا کو سلام ودعا۔ اپنے بھتیجوں، اپنی بھتیجیوں سلمہم ربہم وسلمہن ربہن کا سلام نیاز قبول کرو۔ تمہاری بھابھی سلمہار بہا کا تم سب کو سلام مع دعا۔

حضرت سید العلماء، مولانا شفقت رسول، ڈاکٹر محمد صدیق، حاجی محمد بشیر نان والے، حاجی سہراب علی، محمد ظہور، بابالال، حیدر علی، عبداللطیف، حاجی معظم خان، حاجی الٰہی بخش، حکیم سید شمس الاسلام صاحب، بقر عیدی بھائی، عبداللہ بھائی سلمہم ربہم میں سے جس کسی کی ملاقات کے وقت یاد رہے، سلام مسنون کے ساتھ طلب دعاء خلوص مشحون کہو۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمہاری بچی اور تمہاری اہلیہ سلمہمار بہما کو بھی شفائے کامل جلد بخشیں اور مجھ کو بھی، آمین۔

عبید الرضا

---

[۱] حضور شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ شب جمعہ مبارکہ ۳۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۷۲ء ۶ ربج کر ۵۵ منٹ پر وفات پائی۔ اور اپنے والد ماجد کے پائنتیں مدفون ہوئے۔ آپ کو نسبت رضاعت کا شرف مارہرہ مقدسہ سے یوں حاصل تھا کہ حضور سید العلماء قدس سرہٗ سجادہ نشین آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ آپ کے رضاعی والد ہیں۔

(فقیر محمد فاران رضا غفرلہٗ القوی)

۷۸۶
۹۲

جانِ برادر حفظکم المولیٰ الاکرم الاجل الاکبر وایانادائما من کل کرب وھم وغم وشر آمین بحرمة حبیبه الاطیب الاطھر علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلوة المنیر والسلام الانور،

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

قرۃ العین فیضان بتول [۱۳۷۹ھ] سلمہار بہا کو حضرت سیدتنا بتول زہرا رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا کے بے شمار فیوض وبرکات سے دین ودنیا وآخرت میں ہمیشہ کے لئے مالا مال فرمائیں۔ اور اس کے والدین کو بھی، اس کے بھائیوں کو بھی، اسی کی بہنوں کو بھی سلمہم وسلمہن المولیٰ تعالیٰ وبتصدق مرشدنا المجد دالاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم فی الدارین آمین ثم آمین۔ میرے سب گھر بھر کی طرف سے اس خوشی پر تم دونوں مبارک باد قبول فرماؤ۔ نیز سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔

میری کیفیت وہی ہے، جو تم کو لکھ چکا ہوں۔ حکیم صاحب زید مجدہم معلوم نہیں، کس وجہ سے آج ۲۲ر رمضان مبارک ۱۳۷۹ھ پیر شریف ۲۱ر مارچ ۱۹۶۰ء تک بھی تشریف نہیں لائے۔ شدید انتظار ہے۔ ایک کارڈ بھی جوابی رجسٹری سے بھیجا ہے۔ جس کو آج چوتھا دن ہے۔ بس دعا کرو۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مجھ گنہگار سگِ بارگاہِ رضوی کو شفائے تام کامل جلد بخشیں۔ اور قرض داری وپریشان حالی سے ہمیشہ بچائے۔ اور تم سب کو اور ہم سب کو دارین میں اپنی احمد رضا عطا کریں۔ فیضان بتول ورزاقی خاتون اور ان کی باجی سلمہن ربہن کو دعا اور پیار۔ محمد اشبال الرضا خان وقمر الرضا خان سلمہمار بہما کو دعا اور سلام۔ ان کی والدہ سلمہا وشفاہا وعافاہا ربہا کو سلام ودعا۔

محمد حشمت علی خان رضوی عفاعنہ وعافاہ ربہ

مکان نمبر ۴۶ محلہ بھورے خان پیلی بھیت

۷۸۶
۹۲

جانِ برادر حفظکم البر وایاناداًئما من کل کرب وھم وغم وشر آمین بحرمة حبیبہ الابر علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلوٰة الغرر والتسلیمات الزھر، وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہٗ

محبی ڈاکٹر محمد صدیق سلمہٗ ربہٗ کی بھیجی ہوئی دوا کو باندھتے ہوئے آج جمعہ مبارکہ کو آٹھواں دن ہے۔اب تک کوئی نمایاں افاقہ محسوس نہیں ہوا۔دوا پانی میں رکھی ،تو سڑ گئی۔پھر زمین میں دفن کی،تو وہ بھی سڑ گئی۔بہت تھوڑی سی جو بچی وہ ایسی ہی خشک اور کھلی رکھی۔تو محفوظ رہی۔[یہاں کچھ سطریں مٹ گئی ہیں]

تمہاری دلہن سلمہار بہا کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور مجھ کو بھی شفائے تام کامل جلد بخشیں۔اور میری سب بچیوں سلمہن ربہن کے نصیب جلد بالخیر والعافیت کھولیں،آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم والامام الاعظم ومرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنھم وعنابھم فی الدارین آمین ثم آمین۔

برادرم ڈاکٹر محمد صدیق کی دوا تقریباً دس دن باندھنے کی باقی رہ گئی ہے۔حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی دام ظلہم العالی کے باصرار بسیار فرمانے کے مطابق بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولی تعالیٰ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بکسر ضلع آرہ جانے والا ہوں۔ معلوم نہیں کہ کتنا حرج ہو۔[۱] وحسبنا ربنا ونعم الوکیل لہ الحمد وعلیٰ حبیبہ الصلوۃ والسلام بالتبجیل۔ ہم سب کی طرف سے تم سب کو درجہ بدرجہ سلام ودعاء بچوں کو پیار۔

عبیدالرضا

---

[۱] اُدھر حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہٗ کا بے حد اصرار تھا کہ بکسر ضلع آرہ جا کر معالجہ کرا آیئے۔ مگر آہ! اِدھر عرب وعجم میں خداداد صلاحیت وشیرانہ ہمت کی بنا پر بادشاہت کرنے والے، وہابیت، دیوبندیت بلکہ ہر فرقۂ ناریہ کا قلع قمع کرنے والے شہنشاہ کے پاس زادِراہ کے پیسے بھی نہ تھے۔ سچ ہے کہ آپ کی ذات اُن مبارک نفوس میں سے تھی کہ جن کو زمانہ ہر قرن میں تلاش کرے گا۔ ع

"زمانہ پھر اُن کو ڈھونڈے گا رہبری کے لئے"

(فقیر محمد فاران رضا خاں غفرلہٗ)

۹۲/۶۸۶

جان برادر مولانا ابوالظفر محب الرضا نصرکم و حفظکم رب العلیٰ و ایانا دائما من شرور جمیع الحساد و اعدآء آمین بحرمة حبیبه المصطفیٰ علیه و علیٰ آله و صحبه و ابنه الغوث الاعظم و حزبه الصلوٰة و السلام دائما ابداً

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

ایک خط لکھ چکا ہوں۔ اب تک جواب کا انتظار ہے۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس اپیل کو جو تمہارے خلاف دائر کی گئی ہے، بہت ہی جلد ہائی کورٹ بمبئی سے قطعاً و یکسر خارج و مردود فرما کر تم سب اہل سنت کا اور ہم سب سنیوں کا وہاں اور یہاں اور ہر جگہ چہرہ اُجالا اور وہابیوں، دیو کے بندوں، انقلابیوں، انکلابیوں خیّبھم الواحد القھار و خسّرھم کا ظاہر و باطن میں منہ کالا اور اسلام وسنیت و قادریت و رضویت کا ہر جگہ بول بالا فرما دیں اور قرۂ باصرہ راحت جہاں اور اس کی والدہ شفاھما ربھما تعالیٰ شفاء تاماً لا یغادر سقماً کو صحت کاملہ و شفائے تام بہت جلد عطا فرما کر تم سب کو اور ہم سب کو فرحت و مسرت بخشیں، آمین۔[۱]

فرزند دینی و یقینی بقر عیدی بھائی قادری رضوی سلمہ ربہٗ نے جو اہلیۂ فقیر سلمہا ربہا کے لئے اپنی سیٹ کی منتقلی کی درخواست دے کر بے مثل ایثار کیا ہے اس پر ان کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دارین میں جزائے خیر عطا فرمائیں اور ان کو بھی اور تم کو بھی حج کعبہ معظمہ و زیارتِ مدینہ طیبہ کا شرف بخشیں، آمین۔

عبیدالرضا

[۱] یہ خط بھی اسی مقدمے کے تناظر میں ہے جس کا اجمالی بیان صفحہ ۳۵ میں گزرا۔

۷۸۶
۹۲

جان برادر سلمکم ربکم وحفظکم وایانا المولیٰ تبارک وتعالیٰ آمین بحرمة حبیبه الاکرم علیه وعلیٰ آله الصلوة والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دو پونڈ یہاں سے بھیجے گئے۔سات پونڈ کان پور سے تم کو وصول ہوئے ہوں گے۔ورنہ اب سید صاحب کو تقاضا لکھ کر وصول کرلو۔تین پونڈ یہاں سے پھر بھیجے جاتے ہیں۔فرزندم محمد ظہور بھائی یا فرزندم محمد یوسف بھائی یا کسی اور سنی بھائی سے بارہ پونڈ قیمت بینک سے وصول کرا کے بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے پاس محفوظ رکھو۔مجھے مطلع کردینا۔

میں تو اپنی شامت اعمال کے سبب صاحب فراش تھا ہی،فرزندم محمد مشاہد رضا خان عافاہ ربہ خود بھی میری تیمارداریوں کے تعب سے پریشان ہوکر چاردن بستر مرض پر پڑے ہیں اور تمہاری بھابی عافاہا ربہا بھی پانچ روز ہوئے،سخت علالت میں مبتلا ہیں۔والحمدللہ ذی الجلال علیٰ کل حال ماکان من حال والصلوة والسلام علیٰ حبیبه وآله خیر صحب وآل۔میرا حال بدستور ہے۔تکیوں سے ٹیک لگا کر یہ خط بمشکل یہ دعانامہ لکھ رہا ہوں۔دیوار یا کسی آدمی کا سہارا لے کر نماز کے فرائض وواجبات ادا کرلیتا ہوں،کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔حکیم صاحب شاید پندرہ شوال تک آسکیں۔تفصیل کرکے لکھو کہ ہوائی جہاز سے اگر حاضری سرکار حرمین طیبین بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارادہ ہوجائے،تو زیادہ سے زیادہ کتنے مصارف ہوں گے اور کم از کم کس تاریخ تک بمبئی پہنچنا ضروری ہوگا کہ پاسپورٹ اور انجکشن اور ٹیکے کے مراحل بھی وہیں بآسانی ہوجائیں یا کوئی صاحب طے کرادیں۔کیا کروں۔اب تو یہ تمنا ہے:

وہ سنگِ در ہو اور یہ سر ہو اور وہ سنگِ در رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

وہاں کا جینا تو جینا ہے، اور اسلام وسنیت پر وہاں مرا تو ایسی نعمت ہے، جس پر ہزاروں زندگیاں قربان، رزقنا المولیٰ تعالیٰ هٰذه النعمة الكبرىٰ بحرمة حبيبه صلى المولىٰ تعالىٰ عليه وعلىٰ آله وسلم ۔بچوں خاص کر فضل البتول [۱۳۷۹ھ] سلمہا ربہا کو سلام ودعا وپیار۔ان کی والدہ سلمہا ربہا کو دعا۔

محمد حشمت علی خاں حفظہ وعافاہ ربہ

۱۳۲۷ھ میں حرمین شریفین کی

حاضری کا ارادہ فرمایا۔ تو ہندوستان بھر میں یہ خبر پھیل گئی۔
سنیوں میں خوشی و مسرت اور وہابیوں میں غم و حسرت کے ساتھ سنی
گئی۔ اور بہت سے قسمت والے سنیوں نے حضرت کی ہمراہی میں حاضری
کا ارادہ کیا۔ بمبئی سے جانے والے آخری جہاز ''محمدی'' میں حضرت بمبئی سے
روانہ ہوئے۔ اتفاق کی بات کہ اسی جہاز میں ہندوستان کے نامی گرامی چوٹی والے
دیوبندی مولوی صاحبان بھی روانہ ہوئے۔ بمبئی میں ہزاروں سنی مسلمانوں نے بڑی
ہی شان و شوکت کے ساتھ حضرت کو رخصت کیا۔ ۱۸ ر نمبر گودی سے یہ جہاز جدہ
روانہ ہوا۔ اللہ اکبر و یا رسول اللہ کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ جہاز چلا۔
حسرت، مسرت کے ملے جلے جذبات میں الوداع اور فی امان اللہ و فی امان
الرسول کی صداؤں میں حضرت حرمین شریفین کی طرف روانہ ہوئے۔
آگے سفر میں کیا ہوا اسکی تفصیل حضرت کے والا نامہ میں
پڑھیے جو حضرت نے مکہ معظمہ سے
ارسال فرمایا۔
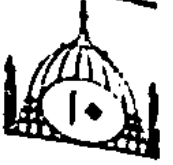
مکہ معظّمہ سے حضرت کا والا نامہ

۷۸۶
۹۲

ازمکہ مکرمہ محلہ حارۃ الباب معرفت سید محمد شیخ جمال اللیل

جانِ برادر ابوالظفر محب الرضا حفظکم رب العزۃ والعلا وایانا دائما من جمیع الفتن والشرور من مکائد جمیع الاشرار والحساد والعدیٰ آمین بحرمۃ حبیبہ المصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلاۃ والسلام دائما ابدا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل چہار شنبہ ۲۴ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۵۱ء کو تمہارا محبت نامہ پڑھ کر خوشی و مسرت ہوئی۔ فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ والہ الصلاۃ والسلام مکہ معظّمہ سے ایک دعا نامہ کئی روز ہوئے تمہارے نام لکھ چکا ہوں امید کہ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ملا ہوگا۔ حج تو سہ شنبہ کو ہوا۔ حالانکہ جتنے جہاز ۲۹ ذی قعدہ کو راہ میں تھے تقریباً ہر ایک سفر کرنے والے حجاج سے ملاقات کی کسی نے ۲۹ کی رویت ہلال کی شہادت نہ دی۔ خیر علمبر دار سنیت سلمہم ربہم کے فرمان پر اعتماد کرلیا کہ مکہ معظّمہ میں ایک روز پہلے رویت ہو جایا کرتی ہے۔ غلطی یہ ہوئی کہ چہار شنبہ کو اول وقت رمی و قربانی کر کے طواف افاضہ کرنے حلق کرا کے احرام کھول ڈالا ورنہ اسی دن غروب آفتاب سے پہلے عرفات شریف ہو آتا۔ فانا لہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون وحسبنا ربنا ونعم الوکیل۔

خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سب برادران و خواہران اہل

سنت کا اور ان سب کے صدقہ میں مجھ گنہگار سگ بارگاہِ رضوی کا حج مبرور فرمائے اور تم سب کو اور ہم سب کو سرکار اعظم مدینہ طیبہ سرکار دو عالم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حاضری کا شرف اور اسلام و سنیت پر ہی اثبات واستقامت بخیریت وعافیت وفتح ونصرت وفرحت ومسرت ہمیشہ کے لئے بخشیں ۔پھر اسی پر خاتمہ بالخیر عنایت فرمائیں. آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم وببرکة سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم و ارضاهم عنا ورضی عناهم .آمین ثم آمینن۔

منیٰ شریف میں گرمی کمزوروں بوڑھوں کے لئے نا قابل برداشت تھی ۔حکومتِ نجدیہ کی اطلاع کے مطابق منیٰ شریف میں شدت گرما کے سبب گیارہ ہزار حجاج مر گئے۔ خیر اُن میں جو لوگ ایمان اور سنیت پر گئے وہ تو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم شہید اور قیامت تک کے لئے ہر سال کے حجاج ہو گئے ۔مگر یہ ضرور ہے کہ کم از کم پندرہ سال جب تک حج موسم گرما میں رہے ہر حاجی کے لئے علاوہ دیگر مصارف کے صرف منیٰ شریف میں مکان کے کرایہ اور پانی اور برف کے مصارف کے لئے کم از کم ڈیڑھ سو ریال ضروری ہیں۔

ہندوستان کے سو روپے کے نوٹ کے یہاں ایامِ حج میں باسٹھ تریسیٹھ ریال پھر چونسٹھ ریال ملتے ہیں۔آج کل پینسٹھ ریال مل رہے ہیں۔ خیمے کا سایہ منیٰ شریف کی گرمی کو ہرگز نہیں روکتا۔ جہاز میں پانچوں نمازیں ہم غربائے اہل سنت کی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم بلند آواز سے اذان وصلاۃ وجماعت کے ساتھ علیحدہ ہوتی رہیں۔

دو دن کے بعد طیب دیوبندی [۱] کی جماعت میں نمایاں کمی ہوگئی جہاز میں میرے رفیقِ سفر حضرات واحباب اور فقیر سگِ بارگاہِ رضوی باعانتہٖ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لوگوں کو عقائد کفریہ نجدیہ دیوبندیہ پر مطلع کر کے اُن خبثاء کی اقتدا سے توبہ کراتے رہے۔یہ

---

[۱] قاری طیب مہتمم دار العلوم دیوبند مراد ہے جو اسی جہاز سے اپنی پوری جماعت کے ساتھ روانہ ہوا۔
(از قلم حضرت فاتح کرناٹک علیہ الرحمہ)

عملِ خیر بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اب بھی جاری ہے۔

(شیر بیشہ سُنت اور منظور سنبھلی کا جہاز میں مکالمہ)

جہاز میں ایک روز منظور سنبھلی دیوبندی (اپنے ہمراہی مولویوں کے ساتھ) اس فقیر کے بستر کے قریب آکر بولا۔[ا]

منظور۔کیا میں تھوڑی دیر بیٹھ سکتا ہوں؟

فقیر: میں آپ کو کیسے منع کر سکتا ہوں۔جہاز میں میری ملک نہیں ورنہ میں آپ کو جہاز میں سوار بھی نہیں ہونے دیتا۔میری طاقت ہوتی تو سمندر میں پھینک دیتا۔کیونکہ میرے نزدیک آپ اپنے عقائد کفریہ کے سبب شرعاً کافر و مرتد دشمن خدا و عدوّ رسول ہیں۔

منظور: مجھے ایک مسئلہ فقہیہ کی تحقیق کرنی ہے۔کچھ تکلیف دینا چاہتا ہوں۔

فقیر: (پلنگ سے اُتر کر بستر پر بیٹھ گیا) آیئے پوچھئے مگر پہلے یہ ضروری ہے کہ دیوبندیت کے عقائد کفریہ کے متعلق تحقیق فرما لیجئے کہ جو شخص مسلمان ہی نہیں اس کو فقہ سے کیا تعلق؟

منظور: آپ پلنگ پر تشریف رکھیں۔

فقیر: نہیں نہیں اگرچہ آپ میرے دین و ایمان میں بحکم شریعت مطہرہ اپنے عقائد دیوبندیہ کے سبب قطعاً کافر و مرتد ہیں لیکن دیوبندیہ وہابیہ تو آپ کو اپنا بڑا، اپنا نقیب، اپنا مناظر مانتے ہیں۔آپ میرے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آئے ہیں۔خدا کرے کہ یہی آپ کے لئے ذریعۂ ہدایت ہو جائے تو اتنی مدارات کہ پلنگ سے اُتر کر میں بھی آپ کے پاس بیٹھ جاؤں شرعاً ممنوع نہیں۔

منظور: عقائد کے متعلق تو مجھے بحمد اللہ تعالیٰ بالکل اطمینان ہے کہ میں بالکل حق پر ہوں البتہ مناسکِ حج کے متعلق ایک مسئلہ کی تحقیق آپ سے چاہتا ہوں۔

[ا] دیوبندیوں کا مشہور مناظر مولوی منظور سنبھلی بھی اسی جہاز سے روانہ ہوا تھا جو شیر بیشہ سُنت سے نہ جانے کتنے مناظروں میں شکست کھا چکا تھا۔جن کی تفصیل اکثر مناظروں میں مذکور ہے۔وہ ایک مسئلہ کے سلسلے میں حضرت کے پاس اس جہاز میں آیا اس کی تفصیل خود حضرت کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ (از قلم حضرت فاتح کرناٹک علیہ الرحمہ)

فقیر: یہ بھی ابلیس کا زبردست دھوکہ ہے اُس نے قادیانیوں، بابیوں، بہائیوں، رافضیوں وغیرہم مرتدین بلکہ نصاریٰ ویہود ومجوس ومشرکین کو عقائد باطلہ کفریہ پر اس قدر ہٹ دھرمی کے ساتھ جما دیا ہے کہ آپ کی طرح ہر ایک قادیانی ہر ایک رافضی غرض ہر ایک مرتد ہر ایک کافر کہہ سکتا ہے کہ الحمدللہ! مجھے اطمینان ہے کہ میں بالکل حق پر ہوں۔ خیر اب وہ مسئلہ پوچھیے۔

منظور: بات یہ کہ میں نے مناظرہ چھوڑ دیا ہے۔ مناظرہ میں ہر فریق کے مناظر کی دلی تمنا یہی ہوتی ہے کہ میرا مقابل ایسا کھلا ہوا باطل سے باطل کلمہ چاہے کفر ہی کیوں نہ ہو بک دے تاکہ اس کو مغلوب کردینے میں مجھے کامیابی ہو جائے۔ اس لئے عقائد میں آپ سے یا کسی اور سے میں مباحثہ ہرگز نہیں چاہتا۔ میں نے آپ کو حکم بنایا ہے۔ حکم بنا کر فیصلہ چاہتا ہوں۔

فقیر: مناظرے میں ہر فریق کے مناظر کی جو تمنا آپ نے بتائی ہے یہ بیشک مذموم ہے بلکہ کبھی رضا بالکفر بھی ہو جائے گی۔ اگر آپ کی یہی تمنا تمام مناظروں میں رہی ہے تو بیشک یہ بھی آپ کا ایک بطلان تھا۔ میری تو تمنا ہر مناظرے میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم صرف یہ رہی ہے کہ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت کے ڈنکے بجیں اور عقائد کفریہ وباطلہ سے بھولے بھالے مسلمان بچیں۔ اور مناظرہ میں تو خود یہ بھی ہے کہ جس کے لئے آپ تشریف لائے ہیں مناظرے کا مقصد تحقیقِ حق ہی تو ہوتا ہے؟ خواہ اصول عقائد میں ہو یا فروعِ فقہ میں۔ مناظرہ تو صحابہ وائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بلکہ حضراتِ انبیاء ومرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی سنت ہے۔

منظور: آپ کچھ بھی فرمائیں میں مناظرہ بالکل بند کر چکا ہوں۔ مناسک کے متعلق ایک مسئلہ اگر آپ اجازت دیں تو پوچھوں ورنہ چلا دوں۔

فقیر: خیر آپ ناراض نہ ہوں۔ پوچھیے کیا مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں؟ مجھے معلوم ہوگا تو ضرور گذارش کروں گا۔

منظور: کیا اعلیٰ حضرت نے مناسک حج میں کوئی رسالہ تحریر فرمایا؟

فقیر: جی ہاں! حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مناسکِ حج میں بھی نہایت بہترین رسالہ مبارکہ تحریر فرمایا ہے۔ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ یہ دیکھئے میرے پاس بھی موجود ہے اس کا تاریخی نام "انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ" ہے۔

منظور: تو اس میں اعلیٰ حضرت نے ہندوستان سے آنے والوں کے لئے احرام باندھنا کہاں سے تحریر فرمایا ہے؟

فقیر: محاذاتِ یلملم سے تحریر فرمایا۔ جیسا کہ تمام فقہائے کرام تحریر فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ آنے والا اگر میقات سے ہو کر نہ گذرے تو جب سب سے پہلے وہ کسی ایسے مقام سے گذرے گا جو کسی میقات کے محاذی ہے وہیں سے اس کو احرام باندھنا ضروری ہے۔

منظور: مگر ملا علی قاری نے تو لکھا ہے جو حاجی میقات پر سے نہ گذرے وہ جدہ سے احرام باندھے۔

فقیر: مگر ہم ملا قاری رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد نہیں۔ تمام ائمہ حنفیہ علیہم الرحمہ کی تصریحاتِ جلیلہ کے خلاف ایک اکیلے ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کا تفرد ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں۔ ملا علی قاری تو ملا علی قاری ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ہم تو ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نصوص کے مقابل امام ابن الہمام بلکہ امام طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تفردات کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔

منظور: مگر یلملم تو جہاز سے ہم کو نظر نہیں آتا پھر اس کے محاذات ہم کو کیونکر معلوم ہوں۔

فقیر: جہاز والے اطلاع دیدیتے ہیں کہ اب جہاز یلملم کے محاذات میں آ گیا ہے۔

منظور: جہاز والوں کو بھی یلملم دکھائی نہیں دیتا۔ پھر اُن کا کہنا کیوں کر معتبر ہوگا؟

فقیر: اُن کے سامنے نقشہ، قطب نما، گھڑی تینوں چیزیں بالکل صحیح ہوتی ہیں۔

منظور: نقشہ کا کیا اعتبار۔

فقیر: نقشہ کا، قطب نما کا اور گھڑی کا نہ اعتبار کیا جائے تو جہاز کا سفر ہی دشوار ہو جائے۔ جہاز کہیں کا کہیں چلا جائے۔ پہاڑ سے ٹکرا جائے، پاش پاش ہو جائے۔

منظور: مگر جہاز والے تو کافر ہوتے ہیں۔ پھر اُن کی خبر کیوں کر معتبر ہوگی؟

فقیر: دیانات میں تو کافر کی خبر معتبر نہیں امور دنیا میں تو معتبر ہے؟

منظور: مگر احرام باندھنا تو امور دینیہ سے ہے؟

فقیر: احرام باندھنا ضرور امور دینیہ سے ہے لیکن جہاز کا یلملم کے محاذی آجانا تو ایک دنیاوی خبر ہے۔ جہاز والے کفار یہ تو کہتے نہیں کہ حاجیو! احرام باندھ لو وہ تو سیٹی بجا کر صرف اس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ اب جہاز یلملم کے محاذات میں آ گیا ہے۔

منظور: الحمدللہ! میری تسلی ہوگئی جو میرا خیال تھا آپ کے جوابات سے اُس کی تائید ہوگئی ہے۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔[۱]

فقیر: تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اہم بات سُنتے جایئے! اُس پر دن کی تنہائیوں میں رات کی بیداریوں میں ٹھنڈے دل سے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لئے غور کیجئے گا۔ وہ یہ کہ آپ دیوبندی صاحبوں کے نزدیک علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو کسی طرح علم غیب ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ہم اہل سنت کے نزدیک ذاتی علم غیب صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اور بارگاہِ الٰہی سے اصالۃً وبلا واسطہ علم غیب عطا ہونا حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔ پھر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو معاذ اللہ زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی علم غیب ثابت کرنا اور آپ کا اس کی تائید وحمایت کرنا حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کی توہین ہے یا نہیں؟

منظور: میں مناظرہ مدت ہوئی قطعاً بند کرچکا ہوں سلانوالی ضلع جہلم میں جب میرا آپ

---

[۱] اس مقام پر منظور سنبھلی کا اتنی طویل جرح کے بعد بھی یہ کہنا کہ "جو میرا خیال تھا" محض اپنی سبکی مٹانا تھا۔ حقیقتاً اس فقہی جزئیہ تک اس کی عقل وفہم کی رسائی ہی نہ ہوئی۔ ورنہ مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے سے قبل ہی اپنے "خیال" کا اظہار کرتا۔ (فاران رضا غفرلہٗ)

کا مناظرہ ہوا تھا تو مناظرہ بند کر دینے کے بعد ہوا تھا۔ مگر حضرت مولٰینا حسین علی صاحب وان بچھران والے رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر مجھے مجبوراً جانا پڑا تھا۔ میں آپ کے سوال کا اس وقت بھی کوئی جواب دینا نہیں چاہتا۔

فقیر: آپ مناظرہ سے نہ ڈریئے یہ مناظرانہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا امر ہے جس پر منصفانہ غور وفکر کرنا آپ کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم۔

منظور اُٹھ کر جانے لگا تو فقیر نے کہا منظور! ایک آخری بات سُنتے جاؤ جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے کفریات قطعیہ یقینیہ کی بنا پر ایسے کافر و مرتد ہیں کہ جو ان کے کفریات پر باخبر ہو کر ان کو کافر نہ سمجھے یا کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

منظور: (اُٹھتے ہوئے) آپ مناظرہ بھی کرتے جاتے ہیں اور یہ بھی فرماتے جاتے ہیں کہ یہ مناظرہ نہیں ہے۔

فقیر: یہ حکم میں نے اس لئے بیان کیا کہ کل میدانِ قیامت میں اس احکم الحاکمین جل جلالہٗ اور اس کے پیارے حبیب رؤف ورحیم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم کے سامنے حاضری کے وقت تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم نے دورانِ سفر حرمین طیبین میں حشمت علی کو دینی مسائل میں حکم بنایا تھا اس نے اسوقت احرام کا مسئلہ تو بیان کیا مگر تکفیر علمائے دیوبند کا حکم نہ ظاہر کیا اور چونکہ ہم حکم بنا چکے تھے اگر اس نے تکفیر کا مسئلہ بھی بیان کیا ہوتا تو وہ بھی ہم تسلیم کر لیتے۔ اتنا سن کر مولوی منظور سنبھلی دیوبندی خاموش اُٹھکر چلا گیا۔

برادرم منشی عبدالجبار صاحب سلمہٗ ربہٗ کے چلے آنے سے بحمدہٖ تعالیٰ فقیر کو بہت آرام ملا اور برابر مل رہا ہے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُن کو ان کے اہل وعیال سلمہم ربہم کو بھی دارین میں آرام عطا فرمائیں۔ آمین۔

مسعیٰ میں میل اخضر اول کے فوراً بعد ہی ایک بڑی سڑک مسعیٰ کا تقاطع کرتی ہوئی جنت المعلیٰ کی طرف جاتی ہے۔ جس پر موٹر لاریاں، بسیں سب چیزیں برابر چلتی رہتی ہیں۔ جس سے حجاج کو میلین اخضرین کے درمیان سعی کرنے میں بڑی دقت پریشانی ہوتی ہے پہلے یہ موٹر بسوں، لاریوں کا راستہ ہرگز نہ تھا۔ حکومت اپنے مصارف سے موٹر بسوں لاریوں کیلئے دوسری سڑک بنوا سکتی ہے۔

مقام مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ وزیر حکومت نجدیہ نے اس مقام متبرک کو احاطہ میں لے کر اس پر مدرسہ تعمیر کرنا شروع کر دیا ہے۔ خیر اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مقام مقدس کو ان بے حرمتیوں، بے ادبیوں سے بچالیا جو اب تک اس کے ساتھ ہو رہی تھیں۔

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ مکان مبارک جس میں حضرت سیدۃ نساء اہل الجنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیاہ کر تشریف لائیں تھیں جس جگہ پر تھا اس کی بھی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ایک افتادہ زمین ہے جس پر کوڑا کرکٹ جمع ہے۔ پرانی موٹروں کے ٹوٹے ہوئے پرزے پڑے ہیں۔ فاناللہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔

کوہِ صفا کے دامن میں اس متبرک دارِ بنی ارقم یعنی سیدنا زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ جس میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر دربارِ رسالت علیٰ صاحبہا واٰلہ الصلوٰۃ والتحیۃ ہو کر متمم الاربعین کے لقب سے ملقب اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے اب تک وہ مقفل تھا اب وہابیہ غیر مقلدین خذلہم الواحد القہار واھلکھم نے حکومت سے مانگ کر اس میں اپنا نام نہاد خبیث دار الحدیث کھول دیا ہے جس وقت ہم لوگوں کی حاضری ہوئی ہے۔ خبثاء کہیں باہر گئے تھے ہم لوگوں نے اطمینان سے اس کی در و دیوار کی تقبیل کا شرف حاصل کیا۔

حضرت سید شریف حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا محل نجدیوں کی گولہ باری سے اب تک ٹوٹا پھوٹا

اسی کے دروازے پر حضرت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف
تھا۔اب سڑک کی زمین کے برابر ہے جس پر موٹر کھڑے ہوتے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مقام مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بالکل محاذی وہ مکان اقدس ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کا وقت ہجرت تک کاشانۂ مبارک اور مہبط جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا ہے۔کچھ لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں۔باہر سے اس کی بھی زیارت کی اور بارگاہِ نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میں دست بستہ صلاۃ وسلام عرض کیا۔
جنۃ المعلیٰ جدید وقدیم دونوں کی زیارت کی بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگلاخ زمین میں ٹریکٹروں کے ذریعہ ہل چلا دیئے گئے ہیں۔واحد قہار جل جلالہٗ ان خبثاء پر اپنے قہر وغضب کے ہل چلا دے۔آمین۔
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مزار پاک بس کیا کہوں ایک زمین ہے۔حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پاک ٹوٹا پھوٹا ہے۔
حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شاہزادے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہماری اور سب مؤمنوں کی پہلی ماں کہف امن واماں حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیاری اماں جان حضرت سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کے پردادا حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے مزارات طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔تمام قبے قطعاً نیست ونابود کر دیئے گئے ہیں۔بعض مخصوص قبور مبارکہ کے چاروں طرف پتھر رکھ دیئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔
حضرت سیدنا عبد الرحمٰن ابن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مزار پاک بھی بس ایک بالکل ہموار سطح چبوترا ہے۔ہم لوگ ان سرکاروں کے قدموں سے لپٹ لپٹ کو خوب روئے۔
بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آنسوؤں سے اپنے معاصی دھوئے۔فواتح عرض کیے۔دعائیں عرضداشتیں اپنے لئے آپ سب حضرات اہل سنت ودیگر

جملہ برادران وخواہران اہل سنت سلمکم ربکم و ایاھم جمیعا کے لئے پیش کیں جب ہم لوگ ان تمام امور سے فارغ ہوکر چلنے لگے تو فوراً نجدی عسکری (سپاہی) پہنچ گیا اور دوسرے حاضرین کو دست بستہ کھڑے ہوئے مزارات طیبہ کو بوسہ دینے اور دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے سے نہایت تشدد کے ساتھ منع کرنے لگا۔ جہاز میں تین مرتبہ محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوئیں جس میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم وہابیت خبیثہ ونجدیت نجیسہ ودیوبندیت لعینہ کی کھُلم کھُلا دھجیاں اُڑائی گئیں۔ یہاں مکہ معظّمہ میں بھی تین مرتبہ اپنی قیام گاہ پر حارۃ الباب میں اور ایک مرتبہ حاجی یاسین صاحب سوداگر فیض آبادی سلمہٗ ربہٗ کے داماد حاجی محمد کلیم صاحب سلمہٗ ربہٗ کی قیام گاہ پر محلّہ شبیکہ میں اور ایک مرتبہ حیدر آبادی رباط میں مولٰینا الحاج سید قادر محی الدین زید مجدہم کی قیام گاہ پر حارۃ شامیہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محافل قدسیہ منعقد ہوئیں۔ جن میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم کھُلم کھُلا احقاقِ حق اسلام وسنیت وابطال وہابیت نجدیت ودیوبندیت کیا گیا۔ ولا حول ولاقوۃ الاباللہ سبحٰنہ وتعالیٰ وھو العلی العظیم۔

ان بیانات کو سن کر بہت سے لوگوں نے نجدیوں وہابیوں، دیوبندیوں کو مسلمان سمجھنے اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے توبہ کی فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام۔

آج شنبہ ۲۷/ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ ۲۹/ستمبر ۱۹۵۱ء کو مسجد حرام شریف میں جماعت اہل سنت کے ساتھ اپنی نماز فجر حنبلی مصلے کے پیچھے جہاں سے کعبہ اور کعبے کا بھی کعبہ دونوں سامنے ہوتے ہیں پڑھ کر طواف کر کے مقام ابراہیم علیٰ نبینا الکریم وعلیہ وعلیٰ آلہما الصلاۃ والتسلیم پر نماز واجب الطواف ادا کر کے مقام ابراہیم پر دعا کر رہا تھا کچھ سنی مسلمان ان جالیوں کو چومنے لگے جن کے اندر مقام ابراہیم رکھا ہوا ہے۔ ایک نجدی عسکری (سپاہی) آتش غیظ میں جل کر بکنے لگا مافیہ واللہ الاالحجر والخشب والحدیدفلا تقبلو ھافانہٗ واللہ لشرک عظیم یعنی نجدی سپاہی

نے کہا قسم اللہ کی اس مقام ابرہیم میں کچھ نہیں مگر ہاں کچھ پتھر اور لکڑی اور لوہا ہے تو اس کو چومو نہیں۔ خدا کی قسم اس کو چومنا بڑا شرک ہے۔اس گنہ گار سگِ بارگاہ رضوی کو بھی غصہ آگیا۔اور نجدی سپاہی کا ہاتھ پکڑ کر کعبہ معظمہ کے سامنے کر کے کہا مافی ھٰذہٖ الکعبۃ المعظمۃ الاالاحجار والخشب والحدید اومعبودک فیھاقائم اوجالس ام مضطجع تعالیٰ اللہ عن ذالک علوا کبیرا والناس یقبلونھاویلتزمون بجدرانھا اولیس ھٰذاعندک لشرک عظیم فعلیک ان تمنع الناس اولاًعن ھٰذاالشرک العظیم

(یعنی حضرت نے نجدی کو جواب میں فرمایا) اس کعبہ معظّمہ میں کچھ اور نہیں کچھ پتھر لکڑی اور لوہا ہے۔یا تیرا معبود اس میں کھڑا ہے یا بیٹھا ہے یا لیٹا ہے۔تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اور لوگ اس کو چومتے ہیں اور اس کی دیواروں سے لپٹتے ہیں کیا یہ تیرے نزدیک شرک عظیم نہیں۔تجھ کو لازم ہے کہ پہلے اس شرک عظیم سے لوگوں کو روکے۔

نجدی بولا قال اللہ تعالیٰ فی حق ھٰذاالبیت" جعل اللہ لکعبۃ البیت الحرام قیٰماللناس"۔

فقیر نے فوراً کہا فقدقال اللہ تبارک تعالیٰ فی شان ھٰذاالمقام" فیہ اٰیتٌ بینٰت مقام ابراھیم" وقال عزوجل "واتخذوامن مقام ابرٰھیم مصلی"۔

اس وقت وہاں پر فقیر کے ہمراہ فقیر کے رفقاء سلمہم ربہم نہیں تھے۔وہ طواف میں مشغول تھے۔وہاں ایک مجمع نجدی سپاہیوں کا ہو گیا تھا کچھ یمنی ومصری مجھے صبر وسکون کی تلقین کرتے ہوئے اور میرے جواب کی تائید وتحسین کرتے ہوئے اس مجمع سے نکال کر مصلی حنفی پر لے آئے۔یوں مصطفےٰ پیارے مدد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

واقعات اور بھی بہت ہیں۔کہاں تک لکھوں اب تو حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ کی بے تابی رزقنااللہ تعالیٰ وایاکم جمیعاًبالخیر۔آمین۔

پرسوں فان المفتی میں پہنچ کر حضرت سید محمد علی رضوان دام ظلہم العالی کی خدمت مبارکہ

میں حاضری دی۔ عالم اصحاب المیمنہ الحاج ابوبکر وصدر مبلغین صداقت سلمہما ربہما و سلمہم کا سلام نیاز مع طلب دعا عرض کیا۔ دعا کرتا ہوں اور کی ہے کہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مجھ کو تم سب کو میرے تم سب کے جملہ متعلقین واہل وعیال سلمہم ربہم کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اسی دین ومذہب کی کامل پیروی مکمل پابندی کی ہمیشہ کیلئے بالخیر والعافیہ توفیق بخشیں۔ جو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی مبارک کتب سے ظاہر ہے۔

خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم تم کو علمبردار سنیت وصدر صاحب اور سنی ہوٹل والوں اور بیچو بھائی اور چلتے پھرتے صدر صاحب وحیات محمد حاجی محمد صدیق وعبداللہ پٹیل وعثمان بھائی گونڈل والے وحاجی الٰہی بخش وعمر ڈوسا وابراہیم حاجی قاسم طفیل بھاولپوری ودیگر جملہ برادران اہل سنت سلمہم ربہم جمیعاً کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھ کر برکاتِ دارین سے نوازیں۔ آمین۔

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ربہٗ

مقیم حال حارۃ الباب مکہ معظمہ معلم سید احمد شیخ جمال اللیل۔

مکہ معظّمہ سے دوسرا والا نامہ

۷۸۶
۹۲

جانِ برادر اسد السنۃ محبّ الرضا ابوالظفر حفظکم ربکم البر و ایاناد ائما من کل فتنة ومکیدة وشر اٰمین بحرمة حبیبه الابر علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم ومرشدنا المجدد الاعظم وحزبه الصلوات الغرر والتسلیمات الزهر۔ السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہٗ

کل شنبہ ۲۷ رذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۱ء کو ایک خیریت نامہ تم کو لکھ چکا ہوں امید کہ بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم ملا ہوگا اس میں ایک ضروری بات یہ لکھنی بھول گیا وہ یہ کہ برادر عزیز احمد عمر قادری رضوی سلمہما ربہما القوی اور اُن کی والدہ سلمہار بہا دونوں سیٹھ عمر ڈوسا صاحب زید مجدکم کی خیریت نہ معلوم ہونے سے بہت ہی زائد پریشان ہیں۔ مکرمی عمر ڈوسا سلمہٗ ربہٗ سے بعد سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون کہہ دو کہ وہ اپنا اور اپنے گھر بھر کا مفصل خیریت نامہ بذریعہ ٹیلیگراف جلد بہت ہی جلد بھیج دیں۔ احمد عمر کی والدہ صاحبہ خیریت نہ ملنے کے سبب اکثر اوقات روتے روتے گذار رہی ہیں۔ جن برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کو اس سے پہلے دعانامے میں سلام و دعا لکھ چکا ہوں اُن سب کو نیز حاجی الٰہی بخش عبداللہ پٹیل طفیل بھاؤ پوری سلمہما ربہما کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون نورِ نظر محمد اشبال الرضا خاں وقرۃ باصرہ بارک اللہ تعالیٰ فی عمرهما وعلمهما ودینهما ودنیاهما کو دعا اور پیار اور ان کی والدہ سلمہار بہا کو سلام و دعا۔

پرسوں حنفی مصلّی کے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظّمہ کا دیدار کر رہا تھا مولٰنا سید قاری محی الدین صاحب زید مجدہم بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ اشراق کا وقت تھا کہ وہی جمعراتی بھوپالی وہ بڑا جس کو برادرم محمد صدیق صاحب قادری سلمہ الباری خوب اچھی طرح جانتے ہیں ایک مصری سنی مسلمان

سے جھگڑنے لگا۔ سنی مسلمان مصری کہہ رہا تھا کہ ہم تو دراصل صرف حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کے دربار اقدس کی حاضری کے لئے آئے ہیں کعبہ معظمہ اور اس کا حج تو حضور کے طفیل میں ہے۔ جمعراتی بھوپالی وہابی اس بے چارے مصری سے جھگڑا کرنے لگا کہ حدیث میں ہے۔ لاتشدالرحال الاالیٰ ثلثہ مساجد کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔ لہٰذا صرف مسجد نبوی کی حاضری اور اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے مدینہ شریف جانا چاہئے کہ اس میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد نبوی کی حاضری کے ضمن میں روضہ مبارک کی زیارت ہو جائے گی۔ ورنہ قبر شریف کی زیارت سے سفر کرنا حدیث شریف کی رو سے جائز نہیں۔

وہ مصری سنی ناخواندہ کیا جواب دیتا۔ اس سگِ بارگاہِ رضوی سے رہا نہ گیا فوراً بول پڑا کہ اس حدیث شریف میں مستثنیٰ مفرغ کا مستثنیٰ منہ اگر مکان یا شے رکھا جائے گا کہ لاتشدالرحال الیٰ مکان اوالیٰ شیئے الاالیٰ ثلثۃ مساجد۔ تو تجارت کیلئے بلکہ جہاد لاعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بلکہ طلبِ علم دین کے لئے بلکہ بغرض حفاظتِ دین دارالحرب سے دارالاسلام کو ہجرت کے لئے سفر کرنا بھی حرام۔ بلکہ نجدیوں دیوبندیوں کے دھرم میں شرک ہو جائے گا۔ تو ثابت ہو گیا کہ اس حدیث شریف میں مستثنیٰ منہ ہرگز عام نہیں بلکہ مستثنیٰ کی جنس ہی سے مسجد ہے۔ تقدیرِ عبارت یوں ہے لاتشدالرحال الیٰ مسجد الاالیٰ ثلثۃ مساجد یعنی کسی مسجد کی خاص زیارت یا اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے دور دور سے سفر نہ کرو۔ سوا ان مسجدوں کے کہ مسجد ہونے کی حیثیت سے ہر مسجد برابر ہے۔ کسی مسجد میں کوئی خاص خصوصیت ثواب کے کم یا زیادہ ہونے کی حیثیت سے نہیں سوا ان تین مسجدوں کے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ایک لاکھ گنا، مسجد نبوی میں پچاس ہزار گنا اور مسجد اقصیٰ میں پچیس ہزار گنا ثواب ہے۔ باقی تمام دنیا کی سب مسجدیں ثواب کے لحاظ سے برابر ہیں۔ جب حدیث شریف کے صرف یہی معنی ہیں اور یقیناً صرف یہی معنی ہیں تو محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثناء کی قبورِ مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا اس حدیث شریف سے کیونکر نا جائز

ہوسکتا ہے۔تم خود کہتے ہو کہ مسجد نبوی کی حاضری کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔تو اس کو مسجد الٰہی نہیں کہا بلکہ مسجد نبوی کہا یعنی نبی والی مسجد تو جس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی طرف نسبت کی وجہ سے مسجد نبوی شریف کے لئے سفر کرنا جائز وثواب ہوگیا تو خود اس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا کتنی بڑی عبادت الٰہیہ ہوگی؟

پھر میں نے بآوازِ بلند کہا سنتے ہو جی! یہ کعبہ معظّمہ جس پر نظر کرنا سنی مسلمان کے لئے عبادتِ الٰہیہ ہے۔ہاں!ہاں! یہ کعبہ مقدسہ جس کا حج عمر میں ایک بار عاقل بالغ سنی مسلمان مستطیع پر فرض اعظم ہے۔اس کی حقیقت ایمان والوں کے نزدیک کیا ہے؟ میرے آقائے نعمت حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل　　روشن انہیں کے نور سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ　　لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ ابویہ ابراھیم الخلیل واسمٰعیل الجلیل وعلیٰ آلہ والھما وسلم

میری بلند آواز پر مجمع اکٹھا ہوگیا وہ وہابی جمعراتی بھوپالی مبہوت ولاجواب ہوکر بھاگ گیا۔فللّٰہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

حضرت مخدومی مولینا جیلانی میاں صاحب دامت فیوضہم تو اپنی قیام گاہ پر جمعہ ادا فرماتے رہے۔میں قافلے کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر جمعہ کو بھی جماعت کے ساتھ ظہر پڑھتا رہا کیونکہ میں ابتک بھی مسافر ہوں۔

محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ،احمد مشہود رضا خان سلمہٗ ربہٗ

مکان نمبر ۲۴۶ محلہ بھورے خان پیلی بھیت

اُن دونوں پتوں پر فقیر کو مفصل خیریت نیز فرزندم ملک نیاز احمد قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ خطیب مسجد بزریہ کرنیل گنج کان پور کو پورے تسلی بخش کلمات کے ساتھ ضرور ضرور جلد لکھ دینا ان میں سے کسی کا خیریت

نامہ فقیر کو اب تک نہیں ملا۔

بمبئی میں مبارک انجمن تبلیغ صداقت نے جو حضرت سیدی المفتی الاعظم دام ظلہم الاکرم کے زیر صدارت جلسۂ تہنیت منعقد کرنے کا ارادہ کیا خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم اس میں نیز دوسری تمام خدمات اسلام وسنیت میں اس کو دینی ودنیاوی کامیابی وکامرانی عطا فرماتے رہیں آمین۔ بحرمة سیدنا الغوث الاعظم وبرکة سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاھم عنابھم فی الدارین. آمین ثم آمین۔

ایک نجدی وہابی سے گفتگو میں مَیں نے یہ بھی کہا کہ محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثناء کی یادگاریں شرک سمجھ کر اسلام میں سے اگر یکسر نکال دی جائیں۔ تو اسلام اسلام نہ رہے۔ صفاو مروہ، مقام ابراہیم، میلین اخضرین، حجر اسود، کعبہ معظمہ سب محبوبان الٰہی کی یادگاریں ہی تو ہیں حتیٰ کہ خود قرآن عظیم بھی اپنے منزل علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یادگار قائم کئے ہوئے ہے۔

مصلیٰ مالکی کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہم چند بندگان رضوی جنة المعلیٰ شریف کا تذکرہ کر رہے تھے کہ ہر قوم اپنے بزرگوں کی یادگاروں کی حفاظت کرتی ہے لیکن نجدی ایسی جاہل اور وحشی قوم ہے کہ جن آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا امتی ہونے کا ادعا کرتی ہے اُنہیں کی تاریخی مذہبی مقدس یادگاریں ایک ایک کر کے مٹا دیں۔ واحد قہار جل جلالہٗ ان کو بھی جلد مٹا کر اپنے کسی پیارے سنی مسلمان بندے کو خادم الحرمین الشریفین بنادے پھر اس کو دینِ اسلام ومذہب اہل سنت واحکام شریعت کے مطابق حجاز مقدس کی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

کچھ وہابیہ، دیوبندیہ نجدیہ سُن رہے تھے بول پڑے کہ کسی انسان کی یادگار قائم کرنا بُت پرستی ہے۔ دوسری قومیں جو کافر ومشرک ہیں وہ اگر اپنے پیشواؤں کی یادگاریں قائم کر کے اپنے کفر وشرک کا ثبوت دیں تو موحد مسلمانوں کو ان کی نقالی کرنا کیوں کر جائز ہو سکتا ہے؟ بس اس سیاہ کار سگِ بارگاہِ

رضوی نے فوراً جواب دیا کہ آپ تشریف رکھئے! غور سے سنئے۔ اسلام سے یادگاروں کو مٹاتے جایئے۔

صفا و مروہ، میلین اخضرین، ان کے درمیان سعی، حضرت سیدنا اسمٰعیل و حضرت سیدتنا ہاجرہ علیہ و علیہما الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے۔

زمزم شریف حضرت سیدنا ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے۔

خود کعبہ معظمہ و حجرِ اسود شریف حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور ان سے بھی پیشتر حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگاریں ہیں۔

مقام ابراہیم حضرت سیدنا خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے۔

وقوف عرفہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام و حضرت خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے۔

رمیٔ جمرات و قربانی حضرت خلیل اللہ و حضرت ذبیح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کی بلائے مبین و ذبح عظیم کی یادگار ہے۔

طواف میں رَمَل و اِضطِباع حضور سید الفاتحین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فتح مکہ معظمہ کی یادگار ہے۔

بلکہ خود نماز معراج شریف میں فرض ہوئی تو یہ بھی حضور اقدس صاحب التاج والمعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزہ معراج شریف کی یادگار قائم کیے ہوئے ہے۔

بلکہ خود قرآنِ عظیم حضور اقدس مُنَزَّل علیہ القرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نزول قرآن پاک کی یادگار قائم فرمائے ہوئے ہے۔

تو آپ کے نزدیک اسلام بت پرستیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اپنے صاحب تسلط سلطان ابن سعود کو اس طرف توجہ دلایئے۔ ان یادگاروں کو اسلام سے مٹایئے، اسلام کو معاذ اللہ بُت پرستیوں سے پاک کریئے۔

فبهت الذی کفر واللہ لا یهدی القوم الظلمین جواب نہ دے پایا اور بھاگ

کھڑا ہوا۔

دیکھئے کب تک مدینہ طیبہ سے بلاوا آئے۔ اب یہ لوگی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی سرکار کرم میں بلالیں اور پھر اپنے سگانِ دربار میں قبول بھی فرمالیں مجھ گنہگار گدائے کوئے رضوی کو بھی اور تم سب حضرات کو بھی۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ وآلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم ومرشدنا المجدد الاعظم وحزبہ اجمعین۔

عبید الرضا رضوی لکھنوی غفرلہٗ از مکہ معظمہ

محلہ حارۃ الباب معلم سید محمد شیخ جمال اللیل۔
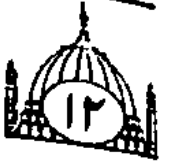
مکہ شریف سے تیسرا والا نامہ

۸۶/۹۲۔ جان برادر اسد السنۃ وصّاف الحبیب مولٰنا ابو الظفر محبّ الرضا حفظکم ولی الحمد والرضا وایاکم دائما من جمیع الفتن والمکائد ومن شرور جمیع الاشرار و الحساد والعدیٰ (اٰمین) بحرمۃ حبیبہٖ المرتضیٰ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ الغوث الاعظم وحزبہٖ دائما ابدا۔ السلام علیکم ورحمتہٗ وبرکاتہٗ

مکہ معظّمہ سے تین خطوط لکھ چکا ہوں۔ آج پنجشنبہ ۳ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ ۴/ اکتوبر ۱۹۵۱ء پہلی بھیت و کانپور سے کوئی خیریت نامہ نہیں ملا۔ پرسوں سہ شنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو طواف بعد الصبح کر کے مقام ابراہیم نماز واجب الطّواف پڑھ کر برنجی جالیوں کو جس کے اندر مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم رکھا ہوا ہے بوسہ دینے لگا۔ ایک بگڑ گیا۔ کہنے لگا:

تقبل الحدید و الحجر ان ھٰذا الشرکٌ عظیم (لوہے اور پتھر کو تم چومتے ہو یہ بڑا شرک ہے)

میں نے کہا: نحن لانقبل الحدید والحجر انما نقبل مالہٗ النسبۃ الیٰ حضرۃ سیدنا ابراھیم الخلیل علیہ الصلاۃ والسلام۔ یعنی ہم لوہے پتھر کو نہیں چومتے ہم تو اس نسبت کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کو حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے حاصل ہے۔

نجدی بولا: او ھٰذا المقام ھو معبودک؟ کیا یہ مقام ابراہیم ہی تمہارا معبود ہے؟

میں نے کہا: او ھٰذہ الکعبۃ ھی معبودک؟ کیا یہ کعبہ معظّمہ ہی تیرا معبود ہے؟

نجدی بولا: معبودی ھو اللہ رب الکعبۃ میرا معبود وہ اللہ ہے جو کعبہ کا رب ہے۔

میں نے کہا: معبودنا ھو اللہ رب المقام ورب الکعبۃ ورب ابرھیم ہمارا معبود وہ ہے جو مقام ابراہیم کا رب ہے، جو کعبہ کا رب ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رب ہے۔

نجدی بولا: سلم انت علیٰ ھٰذا المقام تم سلام کرو اس مقام ابراہیم کو

میں نے کہا: فسلم انت علیٰ ھٰذہ الکعبۃ تو اس کعبہ کو سلام کر!

نجدی بولا: تقبیل غیر الکعبۃ شرک کعبہ کے سوا کسی کو بوسہ دینا شرک ہے۔

میں نے کہا: فالتقبیل عندکم عبادۃ خاصّۃ للمعبود لاتجوز ان تکون غیر المعبود فثبت ان الکعبۃ المعظمۃ ھی معبودکم تو چومنا تم وہابیوں کے نزدیک معبود کی عبادت خاص ہوئی کہ غیر معبود کے لئے جائز نہیں تو ثابت ہوا کہ کعبہ معظّمہ ہی تم نجدیوں وہابیوں کا معبود ہے؟

نجدی بولا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

میں نے کہا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ پھر میں نے کہا اسمع کلامی ھل یجوز تقبیل غلاف الکعبۃ الشریفۃ۔ میری بات سُن کیا کعبہ معظّمہ کے غلاف کو چومنا جائز ہے؟

نجدی بولا: نعم ہاں جائز ہے۔

میں نے کہا: فانظر الیٰ الغلاف ای شیءٍ ھو انماھو القطن والابریسم نُدِفا ثم نُسِجا ثم خیطا فصار غلافاثم اُلقیَ علیٰ الکعب المکرمۃ فَلِمُجَاورۃ الکعبۃ المعظمۃ حَصَلَتْ لہٗ العظمۃ والکرامۃ وبعد ھٰذا جاز تقبیل ھٰذا الغلاف ایضاًفالتعظیم للنسبۃ التی حَصَلَتْ لَہٗ الیٰ الکعبۃالمقدسۃِ والکعبۃ انماھی بیتٌ بَنَاھاسیدناخلیل علیہ الصلاۃ والسلام للطائفین والعاکفین والقائمین والراکعین والساجدین وھٰذا مقامٌقَامَ علیہ سیدنا الخلیل علیہ الصلاۃ والسلام لِبنَاءِ الکعبۃ المشرفۃ فحصلت لِکَلَیھما النسبۃ الیٰ سیدنا ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام ونحن نعلم بالضرورۃ ان الحجرالاسود الشریف انما ھویاقوتٌ من یواقیت الجنۃ لاینفع ولایضرالاباذن اللہ تعالیٰ ونحن انمانقبلہ لاناعلمنایقینان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم قَبَّلَہٗ وقدقال اللہ تعالیٰ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلیً فثبت بھذہٖ الایۃالکریمۃ ان لھذاالمقام ایضاًمزیۃ وشرفا وکرامۃ عنداللہ تعالیٰ فتعظیمہ وتقبیلہ ایضاًعبادۃ للہ

تعالیٰ کما ان تقبیل الحجر الاسود واستلامه عبادة لِلّٰہِ تبارک وتعالیٰ۔
یعنی دیکھ! کہ غلاف کعبہ کیا چیز ہے وہ روئی وریشم ہے کہ دونوں دھنکے گئے پھر بُنے گئے پھر سیئے گئے تو غلاف ہو گیا پھر وہ کعبہ مکرمہ پر ڈالا گیا تو کعبہ معظّمہ کی مجاورت سے اس غلاف کو عظمت و بزرگی حاصل ہوئی اور اس کے بعد اس غلاف کو چومنا بھی جائز ہوا تو تعظیم اس نسبت کے لئے ہے جو اس غلاف کو کعبہ مقدسہ سے حاصل ہوئی اور کعبہ خود ایک گھر ہے جس کو حضرت سیدنا خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے طائفین وعاکفین وراکعین وساجدین کے لئے بنایا اور یہ مقام وہ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبۂ مشرفہ بنانے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو ان دونوں کعبہ اور مقام ابرہیم کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے نسبت حاصل ہوئی۔ اور ہم خوب یقین سے جانتے ہیں کہ حجر اسود شریف جنت کے یاقوت میں سے ایک یاقوت ہے نہ کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے اور چومتے ہیں کیونکہ ہم کو علم ہے کہ یقیناً حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤ تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اس مقام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف وعظمت وبزرگی ہے اور اس کی تعظیم اور اس کو چومنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جس طرح حجر اسود کو چومنا اللہ کی عبادت ہے۔

نجدی اس کا کچھ جواب نہیں دے سکا۔ عاجز ومبہوت ہو کر اس نے میری گردن میں ہاتھ دے کر دھکا دیا۔ ضلع بدایوں کے کچھ سنی حجاج جو حضرت بابرکت سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔ محمدی جہاز میں ساتھ آئے ہیں۔ بمبئی کی بندرگاہ میں حافظ موسیٰ صاحب دودھ والے سلمہٗ ربہٗ نے فقیر سگ بارگاہِ رضوی سے ان حضرات کا تعارف کرایا تھا۔ ان صاحبوں سلمھم ربھم نے مجھ کو ہاتھوں پر روک کر سنبھال لیا، گرنے سے بچالیا، کچھ مصری یمنی حضرات جمع ہو گئے تھے۔ ٹوٹی پھوٹی عربی زبان میں میری گفتگو کو سمجھ رہے تھے۔ مرحبا مرحبا اور کلمات تحسین کہتے ہوئے مجھ کو اس مجمع سے نکال لائے۔

جزاھم جمیعا ربنا سبحٰنہ وتعالیٰ خیر الجزاء فی الدارین۔ آمین۔

پرسوں برادرِ دینی ویقینی احمد عمر ڈوسا قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو "مجموعۃ التوحید" تلاش کرنے کے لئے بھیجا تھا ان کے بازو پر تعویذ بندھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر نجدیوں نے پکڑ لیا۔ شور مچانے لگے کہ ھٰذا شرک۔ کہنے لگے کہ یہ کھول کر ہمیں دے دو ہم اس کو کچل کر گٹر میں پھینک دیں۔ انھوں نے کہا میں گٹر میں نہیں ڈال سکتا البتہ آبِ زمزم شریف کے کنوئیں میں اس کو ڈال سکتا ہوں۔ نجدی عسکریوں نے زبردستی کر کے بازو پر سے تعویذ توڑ لیا۔ احمد سلمہٗ ربہٗ نے مشقت کر کے ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔ نجدیہ اُن کو پکڑ کر نام نہاد ادارہ امر بالمعروف میں لے گئے وہاں ان سے جبراً وہ تعویذ لے لیا گیا۔ اور ایک عربی تحریر پر ان سے دستخط لئے گئے جس کا مضمون ان کو یہ بتایا گیا کہ آئندہ اگر میں تعویذ باندھوں تو مجھے جیل میں بند کر دیا جائے۔ مجھ کو اس میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ اور ان کو چھوڑ دیا گیا۔

مابین الصفا والمروۃ دونوں طرف زخاف دنیویہ کا خوبصورت بازار ہے جس کے سبب مسعیٰ معاذ اللہ ایک تفریح گاہ بن گیا ہے۔ مَسعیٰ میں شریف صاحبان رحمہم اللہ تعالیٰ کے زمانے کی سبیل ہے جواب بند پڑی ہے۔ جنۃ المعلیٰ شریف میں بھی ایک پرانی سبیل ہے جو ٹوٹی پھوٹی ہے۔ مسجد حرام شریف کا امام غیر مقلد رکھا گیا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت مولٰینا سعد اللہ صاحب مکی دام ظلہم العالی [۱]، حضرت مولٰینا سید محمد جسیم صاحب زید مجدہم السامی کی خدمات میں علمبردار سنیت صدر صاحب حاجی اسمٰعیل صاحب سنی ہوٹل والے، احسان بھائی، حیات محمد، بیچو بھائی، حاجی محمد صدیق قادری، حاجی الٰہی بخش، عثمان عبد الغنی، عبد اللہ پٹیل، عمر ڈوسا، حاجی عثمان، طفیل بھاؤپوری ودیگر جملہ برادران واحباب اہل سنت سلّمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔

---

[۱] جماعت اہل سنت کے معتبر و مستند عالم دین جو کہ مکہ معظمہ میں رہتے تھے پھر نجدی ظالموں کے ظلم سے تنگ آ کر بمبئی تشریف لائے اور ایک عرصہ دراز تک حمیدیہ مسجد میں امامت فرماتے رہے۔ آخری دور میں پھر مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (از قلم حضرت فاتح کرناٹک علیہ الرحمہ)

جناب مکرم حکیم سید شمس الاسلام[۱]صاحب کی خدمت میں بھی سلام معروض

اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام، سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام

لَو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام، چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیٰ ھٰذا الحبیب الکریم وآلہٖ وصحبہٖ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہٖ اجمعین بالتبجیل والتکریم منشی عبدالجبار، محمد یوسف مقادم ومُلا بدرالدین ونورمحمد سلمھم ربھم کا سلام مسنون محمد اشبال الرضا خان وقُرّہ باصرہ....کو دعا پیاران کی والدہ سلمہا کو دعا۔

عبیدالرضا غفرلہٗ از مکہ معظّمہ

[۱] حضرت کے رفقائے خاص اور محبین ہیں نیز اُس دور میں یہ تمام حضرات بمبئی میں سنیت کے مجاہدین و مبلغین تھے۔(حضور فاتح کرناٹک علیہ الرحمہ)
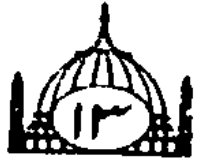
مکہ شریف سے چوتھا والا نامہ

۷۸۶/۹۲۔ جانِ برادر مولٰینا ابوالظفر محب الرضا اسد السنۃ حفظکم ربکم تبارک وتعالیٰ وایانا دائمامن کل شروفتنۃ آمین بحرمۃ حبیبہ مالک الجنۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ صلاۃ وسلاما یکونان لنا من بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ جنۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج دوشنبہ مبارکہ ۷؍محرم الحرام ۱۳۷۱ھ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک بھی پیلی بھیت وکانپور ومبارک پور سے کوئی خط وصول نہ ہوا۔ خدااور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان سب کو،تم سب کو،ہم سب کو اسلام وسنیت پر ہی بخیروعافیت وصحت وسلامت وفتح ونصرت وفرحت ومسرت ونعمت وبرکت وعزت وحرمت ہمیشہ دارین میں ثابت ومستقیم رکھیں۔ آمین بحرمۃ سید نا الغوث الاعظم وببرکۃ سیدناالامام الاعظم وبتصدق مرشدناالمجددالاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم عناورضی عنابہم فی الدارین آمین

حج سے فارغ ہونے کے بعد سے تم کو چار دعانامے لکھ چکا ہوں اس لئے کہ مجھے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خط لکھنے کی فرصت نہیں لہٰذا امید ہے کہ تم کان پور،مبارک پوروپیلی بھیت کو مفصل تسلی بخش خیریت نامے ضرور بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم لکھتے ہو گے۔

حکومت نجدیہ کی طرف سے جو نشرۂ عاشرہ شائع ہوا ہے،اس کے مطابق سہ شنبہ ۱۵؍محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو ہم بندگان بارگاہِ نبوی کی مکہ معظمہ سے سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے بفضل اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم روانگی ہوگی۔اس خط کا مفصل جواب بھی اسی پتہ پر ہوائی ڈاک سے بھیجو۔

محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی۔

برمکان حضرت مولینا شاہ محمد ضیاء الدین صاحب مہاجر۔ عند باب السلام مدینہ طیبہ (عرب)

پتہ اردو وانگریزی میں صاف اور خوش خط ضرور ہو۔

مقام جعرانہ شریف کی بھی حاضری سے عمرہ لانے کے لئے مشرف ہوا۔ یہ وہ مقام مبارک ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے تھے۔ پھر عمرے سے فارغ ہو کر یہیں تشریف فرما ہو کر غنائم حنین تقسیم فرمائے تھے۔ یہاں پانی قطعاً نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ میں استسقا کیا۔ حضور ساقی کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنا نیزۂ مبارک ایک مقام پر نصب فرمایا وہیں سے پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پیا تو سخت کڑوا تھا۔ پھر عرض کیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اقدس ڈال دیا فوراً شیریں ہو گیا۔

وہ مبارک پانی پینے کا شرف بھی ہم غلامان سرکار رضوی کو بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم حاصل ہوا۔ میں نے اپنی اتنی عمر میں کہیں بھی ایسا ٹھنڈا اتنا میٹھا پانی نہیں پیا۔ اس وقت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا یہ شعر مبارک زبان پر بے ساختہ جاری ہوا کہ فرماتے ہیں۔

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے ۔۔۔ اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

مسجد سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا لیکن افسوس کہ اس کا دروازۂ اقدس پتھر چونے سے تیغا کیا ہوا پایا۔ اندر حاضری سے محروم رہا۔ وہاں سے مقام شق القمر کی زیارت کے لئے جانے لگا۔ نجدی عسکریوں نے روکا کہنے لگے شرک شرک الحجارۃ التی تقبلونہا ماھی الا الاصنام۔ یہ شرک ہے، شرک ہے۔ یہ پتھر جنہیں تم لوگ چوم رہے ہو۔ یہی بت ہیں۔

میں نے کہا نحن بفضل اللہ تعالیٰ سبحنہ وتعالیٰ موحدون لا نشرک باللہ تعالیٰ شیئاً ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین حنفاء انما نریدان نذھب ونزور المقام

الذی قام فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وشق القمر باذن ربہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ ونرجع

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موحد ہیں نہ ہم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانتے ہیں اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجتے ہیں۔ صرف اسی پر عقیدہ رکھتے ہیں ایک طرف ہو کر۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ وہاں جائیں اور اس مقدس مقام کی زیارت کریں جہاں تشریف فرما ہو کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے چاند کے ٹکڑے کئے۔ وہاں کی زیارت کر کے واپس آجائیں۔

جب بہت کچھ اُن سے کہا تو کہنے لگے بخشش بخشش میں نے کہا نعطیکم البخشش ہم تم کو بخشش دیں گے۔ کہنے لگے من کل واحد واحد ریال ہر شخص کی طرف سے ایک ایک ریال۔ اب میں نے کہا ھل یجوز عندکم الشرک بریال واحد۔ الریال الواحد قیمۃ الشرک وثمنہ لدیکم یکون الشرک مباحاً علیٰ مذھبکم فی ریالٍ واحد ھٰکذا مذھبکم وھٰذا ھو دینکم فلعنۃ اللہ تعالیٰ علیٰ شَرِّکم وعلیٰ شِرکِکُم کیا تمہارے نزدیک ایک ریال میں شرک جائز ہے یہ ایک ایک ریال شرک کی قیمت ہے اور اس کا ثمن تمہارے دھرم میں ایک ریال ہے کہ وہ مل جائے تو شرک مباح ہو جائے۔ ایسا گھنونا تمہارا مذہب ہے اور یہ تمہارا دھرم ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمہارے شر و فتنہ پر اور تمہارے شرک پر۔

وہ نجدی مار پیٹ پر آمادہ ہو گئے۔ جو برادران اہل سنت سلمہم ربہم ہمراہ آئے تھے مجھ کو زبردستی وہاں سے ہٹا لائے۔

مسجد جن شریف کی زیارت کے لئے بھی ہم سب لوگ حاضر ہوئے۔ یہ وہ مقام متبرک ہے جہاں حضور سید الانس والملک والجن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہمراہ رکابِ اقدس لیکر تشریف لے گئے تھے۔ اور جنوں کو قرآن عظیم سنا کر تبلیغ الاسلام فرما کر ان کو مشرف باسلام فرمایا تھا۔ جہاں سورہ جن شریف نازل ہوئی تھی۔ عالیشان مسجد وہاں

بنی ہوئی ہے۔ دروازہ بند تھا۔ دق الباب کیا۔ دستک دی۔

اندر سے نجدی عسکری بولا:

من انت ایش تبغی کون ہو کیا چاہتے ہو؟

میں نے کہا: نحن بحمداللہ تعالیٰ مسلمون مؤمنون موحدون للہ تعالیٰ نریدان نصلی فی ھٰذاالمسجد۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم مسلمان ایماندار موحد ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھیں۔

بولا: ممنوع منع ہے۔

میں نے کہا: ھل الصلاۃ للہ تعالیٰ فی المسجد ممنوع فی مذھبک ای مذھب لک ؟ کیا تیرے مذہب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز مسجد میں پڑھنا منع ہے کون سا دھرم ہے تیرا؟

کہنے لگا: ھٰذالیس بوقت الصلاۃ یہ وقت نماز کا وقت نہیں ہے۔

میں نے کہا: ھٰذالوقت لصلوۃ الاشراق، یہ وقت نماز اشراق کا ہے، منامن یریدان یصلی تحیۃ المسجد ومنا من یریدان یصلی صلاۃ الاشراق للہ تعالیٰ افتح الباب۔ ہم میں کچھ لوگ تحیۃ المسجد پڑھنا چاہتے ہیں۔ بعض ہم میں نمازِ اشراق پڑھنا چاہتے ہیں دروازہ کھولو۔

اس نے اندر سے دروازہ کھولا۔ ہم سب داخل ہو گئے۔ جن کا وضو تھا وہ نماز پڑھنے لگے۔ اور باقی حضرات نے بھی اعتکاف نفل کیا اور صلاۃ وسلام بدرگاہِ حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام عرض کرنے لگے درود یوار اور زمین کو چوم کر واپس ہوئے۔ وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

غار ثور شریف وغار حرا شریف دونوں کی زیارت سے محرومی پر بہت افسوس ہے۔ معلوم ہوا کہ دونوں مقدس مقاموں کے راستہ میں نجدی عسکریوں کا پہرا ہے جو زائرین کو زیارت کے لئے

جانے سے روکتا ہے۔

آج شب کو بعد نماز عشاء رباط حیدر آباد میں اور پھر پنجشنبہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو صبح ۹ بجے یہیں اپنی قیام گاہ پر حارۃ الباب میں فقیر سگِ بارگاہِ رضوی کا واقعات شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بیان ہوگا۔

برادر دینی ویقینی حاج منشی عبد الجبار صاحب قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ طواف میں یارسول اللہ کہہ رہے تھے۔ ایک وہابی ان کو سمجھانے لگا کہ:

ھٰذا شرکٌ قل یااللہ. یہ شرک ہے یااللہ کہو۔

انہوں نے کہا رسول کو چھوڑ کر اللہ کو کیونکر پا سکتے ہیں۔ پہلے ہم کو رسول ملا۔ پھر رسول کے واسطے سے ہم کو اللہ ملا (جل جلالہٗ) اتنا کہہ کر پھر پکارنے لگے یارسول اللہ، یارسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، وہ خبیث ان کو دھکا دے کر کہنے لگا۔ لعنۃ اللہ علی المشرکین لعنۃ اللہ علیٰ المشرکین۔

شاہ محمد شفیع صاحب وارثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خلیفہ جو ہیرامنکا پوروا کانپور کے رہنے والے ہیں طواف میں ساتھ تھے۔ وہ بھی اور ان کے ساتھ فقیر کے رفقا سلمہم ربہم بلند آواز سے پکارنے لگے یارسول اللہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

وہ وہابی جل بھن کر چیخنے لگا لعنۃ اللہ علی المشرکین لعنۃ اللہ علیٰ المشرکین۔ وہ شاہ صاحب وارثی بھی جوش میں آکر پکارنے لگے لعنۃ اللہ علیٰ الشیاطین لعنۃ اللہ علی الشیاطین۔ پھر وہ وہابی مجمع طائفین کے اندر کہیں غائب ہوگیا۔ اور بات رفع دفع ہوگئی۔

طواف سے فارغ ہو کر ایک دکان پر باب العمرہ میں ٹھہرے۔ وہاں سے روغن زیتون لینا تھا میرے منھ سے حسب عادت یارسول اللہ نکلا۔ تین وہابی دکان کے آگے کرسیوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ چلانے لگے:

ھٰذا شرکٌ قل یااللہ ولاتقل یارسول اللہ۔

یہ شرک ہے یا اللہ کہو یا رسول اللہ مت کہو۔

میں نے کہا نحن نقول یاالله ونحن نقول یارسول الله هذان النداء ان کلاهما من دیننا وایماننا ۔ ہم یا اللہ بھی کہتے ہیں اور ہم یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں یہ دونوں ندائیں ہمارا دین اور ہمارا ایمان ہیں۔

الله تبارک وتعالیٰ هو المعطی المغنی وسیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم هو وسیلتنا فی الدارین الی الله تعالیٰ وقد قال الله تبارک وتعالیٰ یآیها الذین آمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة فنحن نقول یارسول الله ونبتغی الیٰ ربنا الوسیلة ۔

اللہ تعالیٰ ہی دینے والا اور دولت مند بنانے والا ہے اور ہمارے حضور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں جہان میں ہمارے وسیلہ ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے حضور وسیلہ تلاش کرو تو ہم یا رسول اللہ کہتے ہیں اور اپنے رب کے حضور وسیلہ چاہتے ہیں۔

ان تین میں کا ایک بولا۔

انت تفهم معنی الوسیلة ؟ والوسیلة لیس بمخلوق یبتغیٰ وانما الوسیلة هی الاعمال الصالحة من الصلاة والصبر والصیام والزکاة والحج و غیرها من العبادات والطاعات ۔ تم نے وسیلہ کے معنی نہیں سمجھے اور وسیلہ کوئی مخلوق نہیں جس سے چاہا جائے وسیلہ تو یہی نیک اعمال ہیں۔ نماز، صبر اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وغیرہا عبادات وطاعات سے۔

میں نے کہا انما الاعمال الصالحة هی من الاعراض والافعال التی لا تقوم الا بذوات عباد الله الصالحین ولا تصدر الا عن ذواتهم بخلق الله تعالیٰ و کسبهم اذا کانت افعال الصالحین وسیلة الی الله تعالیٰ فکیف لا تکون ذوات

الصالحین وسیلة الی اللہ تعالیٰ وقد قال سبحٰنہٗ وتعالیٰ: اولٰئک الذین یدعون یبتغون الیٰ ربھم الوسیلة ایھم اقرب ویرجون رحمتہٗ ویخافون عذابہ ط والاعمال الصالحة لاتطلق علیھا قط انھا ایھم اقرب ومرجع ضمیر الغائب فی ھٰذہ الأیة الکریمة لیس الاالانبیاء والملٰئکة علیھم الصلاة والسلام فمن ھو اقربھم الی اللہ تعالیٰ سِویٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فھو وسیلة الانبیاءِ والملٰئکة علیھم الصلاة والسلام الیٰ ربھم تبارک وتعالیٰ فنحن نؤمن بفضل اللہ تعالیٰ بجمیع آیاتہ ونقول یااللہ ونقول یارسول اللہ۔

نیک اعمال سب اعراض ہی ہیں اور یہ تمام افعال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ذوات مقدسہ کے ساتھ قائم ہیں اور ان ہی کی ذوات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور ان کے کسب سے صادر ہوتے ہیں تو جب صالحین نیکوکاروں کے افعال اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ قدس میں وسیلہ ہیں تو ذوات صالحین کیونکر اللہ کے دربار میں وسیلہ نہ ہوں گے! اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور نیک عملوں پر ہرگز یہ اطلاق نہیں کیا جاتا کہ ان میں سے کون سا زیادہ قریب ہے اور مرجع ضمیر جمع غائب کا اس آیت کریمہ میں صرف حضرات انبیائے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں تو ان حضرات کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کون اقرب ہے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اور حضور والا ہی حضرات انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں۔ بس ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام آیاتِ قرآنیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم کہتے ہیں یااللہ اور ہم کہتے ہیں یارسول اللہ۔

کہنے لگے قل الصلاة والسلام علیک یارسول اللہ۔ الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہو۔

میں نے کہا: نحن نقول الصلاة والسلام عليك يارسول الله وعلىٰ الك يارسول الله ونحن نقول المدديارسول الله ونقول الغياث يارسول الله ونقول المستغاث يارسول الله ونقول اسألك الشفاعة يارسول الله ۔کہ ہم الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اورالمدد یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اورالغیاث یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اورالمستغاث یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اوریوں بھی کہتے ہیں کہ یارسول اللہ آپ سے شفاعت کے طلب گار ہیں۔

لاجواب ہوکر خبثاء شور مچانے لگے۔ دکاندار بے چارہ سنی ہے مجھ سے کہنے لگاالكلام في السوق لايفيد ۔یہ باتیں بازار میں فائدہ مند نہیں۔اورروغن زیتون کی بوتل دکھا کراس کی تعریف کرنے لگا۔میں بھی اس کا منشاء سمجھ کراس سے روغن زیتون ہی کے متعلق گفتگو کرنے لگا۔

یہاں غرباء وعوام اکثر وبیشتر مسلمانان اہل سنت ہیں لیکن نئی نسل کو ہر مدرسے میں کتب وہابیہ کی جبراً تعلیم دی جارہی ہے۔ولاحول ولاقوة الابالمولىٰ سبحنه وتعالىٰ وهوالعلى العظيم۔

آج سلطانِ نجد یہ مَلِکِ وہابیہ کی مکہ معظمہ سے واپسی ہوگئی۔طواف وداع کے وقت مطاف شریف کوطائفین وعاکفین وقائمین وراکعین وساجدین سے زبردستی قطعاً خالی کرالیا گیا۔مکہ معظمہ کی ساری تاریخ میں یہ واقعہ خود اپنی ہی نظیر ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عبیدالرضارضوی
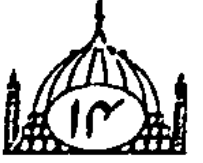
جدہ سے والا نامہ

۷۸۶
۹۲

جان برادر اسد السنة وصاف الحبیب ابو الظفر محب الرضا حفظه ربه سبحٰنه وتعالیٰ وایانا دائما من شرور جمیع الحساد والعدیٰ وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلاة والسلام دائما ابدا من ربنا ولی الحمد والرضا تبارک وتعالیٰ وجل وعلا۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

دوشنبہ مبارکہ ۲۸ محرم ۱۳۷۱ھ کا دن گذار کر شب کو بعد نماز مغرب سرکار اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روتے ہوئے آنسوؤں سے منہ دھوتے ہوئے بادل تپاں وسینہ سوزاں رخصت ہوئے۔ پرسوں بعد مغرب بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت وعافیت جدے پہنچے۔ اب یہاں سے امید ہے کہ یکشنبہ چہارم صفر المظفر ۱۳۷۱ھ مطابق ۴ رنومبر ۱۹۵۱ء کو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم محمدی جہاز پر روانہ ہوں گے جہاز میں سے انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم علمبر دار سیٹھ کے نام تار دے دیا جائے گا۔ مگر وہ مختصر ہوگا۔ مفصل یہ خط ہے۔ وہ صدر صاحب اور سیٹھ نور محمد رحمت صاحب سلمہم ربہم پاس خرید کر بندرگاہ میں اندر ضرور تشریف لائیں تا کہ فقیر کو اور فقیر کے ساتھیوں سلمہم ربہم کو جہاز سے اُترنے اور کسٹم کے محکمے کو سامان کا معائنہ کرانے میں کچھ آسانی ہو۔

امید ہے کہ تم گونڈل، پوربندر و میرج و پیلی بھیت، کانپور، مبارکپور کو ایک ایک اطلاعی مختصر کارڈ ضرور ضرور لکھ دو گے۔ نیز برادرم مولوی نور الحق قادری سکندر پور ضلع بستی وعزیزم محمد یوسف تاجر چرم نانپارہ ضلع بہرائچ شریف وعزیزی صدیق احمد صاحب قادری سلمہم ربہم وجملہ احباب اہل سنت وجملہ متعلقین ومحبین کو مختصر اطلاعیں لکھ دو گے کیونکہ ڈاک نکلنے کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ فقیر کو ہر ایک جگہ

علیحدہ علیحدہ خط لکھنے کی فرصت نہیں۔

سرکارِ اعظم میں فقیر کو صرف ایک وقت کی نماز منفرداً پڑھنے کا اتفاق ہوا ورنہ تیرہ روز میں برابر ہر وقت کی نماز اپنے سنی بھائیوں کی جماعت کے ساتھ مسجد نبوی شریف ہی میں دھوم سے علی الاعلان ادا کی جاتی رہی۔ وللہ الحمد۔

واقعات کثیر ہیں بوقت ملاقات بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان ہوں گے۔ فقیر کا اور سب رفقاء سلمہم ربہم کا آپ سب سلمکم ربکم کو سلام مسنون۔

فقیر و دیگر جملہ رفقا سلمہم ربہم بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت آرہے ہیں۔

فقط عبید الرضا رضوی

یوم الخمیس غرہ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ یکم نومبر ۱۹۵۱ء

۷۸۶
۹۲

از جدہ غرہ صفر یوم الخمیس ۱۳۵۱ھ

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا | تمہارے کوچے سے رخصت نے کیا نہال کیا
الٰہی سن لو طفیل رضا کہ مولیٰ نے | سگانِ کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

ضروری اعلان

سگ بارگاہِ نبوی بندۂ سرکار قادری گدائے کوئے رضوی کو معلوم ہوا ہے کہ فقیر کا جو فوٹو بمبئی میں حاضری حرمین طیبین کے وقت پاسپورٹ میں شامل کرنے کے لئے قانونی مجبوری کی بناء

پر لیا گیا تھا، جس سے فقیر بمبئی کے برادران اہل سنت کے سامنے نیز بذریعہ عریضہ نیاز حضرت بابرکت شہزادہ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین امام اہل سنت سیدی المفتی الاعظم مولٰینا الحاج الشاہ محمد مصطفٰے رضا خان صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کو شاہد بنا کر نیز مکہ معظمہ وعرفات شریف ومزدلفہ شریف ومنیٰ شریف ومواجہہ اقدس شہنشاہ کونین باشاہِ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور توبہ کر چکا ہے۔ اس کی کاپیاں عیاذاً باللہ تعالیٰ کسی خفیہ طریقے سے حاصل کر کے لوگوں تک پہنچادی گئی ہیں۔ لہٰذا فقیر اعلان کرتا ہے کہ جن صاحبوں نے وہ کاپیاں حاصل کی ہیں یا ان کے حاصل کرنے کی قولاً یا فعلاً کوششیں کی ہیں ان پر اس سے توبہ فرض ہے۔ نیز جس مسلمان بھائی کے پاس اس فوٹو کی کوئی کاپی پہنچی ہے اس پر اس کاپی کا فنا کر دینا فرض ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم جملہ حجاج وزائرین کا ان کے طفیل مجھ گنہ گار سگِ بارگاہِ رضوی کا حج مبرور اور عرض صلاۃ وسلام بمواجہہ حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الصلاۃ والسلام مقبول فرمائیں اور فقیر کے تمام برادران وخواہران اہل سنت کو بھی مطابق احکام شریعت اس شرف سے نوازیں آمین والسلام علیٰ اھل الاسلام۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان غفرلہٗ

مکان شیخ سلیمان بسیونی وکیل جدہ عرب شریف۔

۷۸۶/۹۲۔ جان برادر مولینا محبّ الرضا واخی علمبردار سنیت سلمکما ربکما

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہٗ

مضمون بھیجتا ہوں چند اخبارات میں تمام وکمال بلاکم وکاست (اگرچہ باجرت ہو) نمایاں طور پر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جلد بہت ہی جلد شائع کرا کے ہرایک اخبار کی متعدد کاپیاں خرید کر ایک ایک کاپی، کانپور و بریلی شریف و گونڈل و پوربندر و پیلی بھیت وجام جودھ پور و میار کپور و سرکار مارہرہ مطہرہ بھیج کر باقی محفوظ رکھئے۔

خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم ہم کو آپ سب کو لا یخافون فی امر اللہ لومۃ لائم کا سچا مصداق بنائیں۔ آمین جملہ برادرانِ اہل سنت کو سلام ودعا۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

یہ ہے شانِ حق پسندی وحق گوئی کہ اسی سال سے نجدی حکومت نے فوٹو کی پابندی عائد کی بلکہ اس سال بھی شروع کے دو تین جہاز کے حجاج بغیر اس پابندی کے گئے۔ اور بعد میں یہ قانون نافذ ہوا تو قانونی مجبوری سے فوٹو بنوایا۔ اور اس پر اس شان سے توبہ کی اور گواہوں کے باوجود اخبارات میں اعلان کرائے۔ فالحمدللہ رب العٰلمین۔

یہاں تک وہ خطوط مندرج ہوئے جو
حضور شیر بیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اپنے برادرِ خورد
غازی اہل سنت حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام
ارسال فرمائے۔

۷۸۶
۹۲
یا غوثِ اعظم دستگیر
حضور
یا غوث المدد
رضی اللہ عنہ
دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزدِ رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرے تیرا
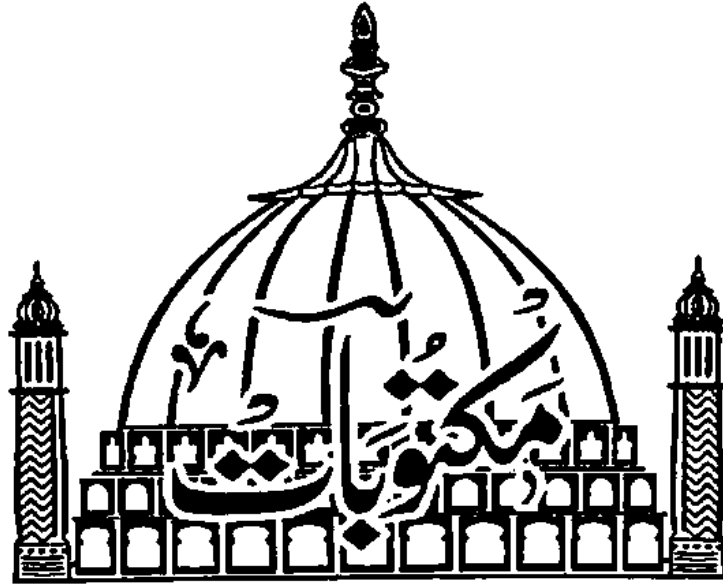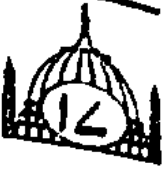
بنام

محب سنیت عدو لامذہبیت
شیدائے حضور مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور شیر بیشۂ سنت

جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی

علیہ الرحمہ

حضرت شیر بیشہ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب قادری رضوی حشمتی زید مجدہم العالی کے پاس حضرت علیہ الرحمہ کے چند خطوط بطور تبرک آج تک محفوظ ہیں۔آپ ان خطوط کو آگے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ حضرت شیر بیشۂ سُنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے دل میں اسلام وسنیت کا کیسا درد اور اشاعتِ حق کا کیسا جذبہ موجزن تھا۔ایک ایک خط ان ہی جذبات صادقہ سے معمور ولبریز ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سُنت علیہ الرحمہ جب پہلی مرتبہ حج وزیارت کے لئے تشریف لے گئے جس کے تفصیلی واقعات حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے گذشتہ صفحات میں قلمبند فرمائے تو حاجی صاحب موصوف بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔اس سفر حج وزیارت میں جو واقعات حاجی صاحب محترم نے خود آنکھوں سے دیکھے اُن واقعات کو اہل سنت کے لئے یادگار سرمایہ جان کر حاجی صاحب نے خود قلمبند کیا ہے۔خطوط شیر بیشۂ سُنت کے بعد آپ حاجی صاحب کا وہ مضمون بھی ملاحظہ فرمائیں گے جو ایک قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم دعاؤں کے طالب ہیں کہ جن راہوں پر ہمارے بزرگانِ کرام ثبات واستقامت کے ساتھ گامزن رہے رب کریم وکارساز ہم سب کو بھی اسی سچی راہ دین اسلام وسنیت پر قائم رکھے اور اس دین ومذہب کی خدمات لے۔اور ان خدمات کو قبول فرما کر بخشش ونجات کا ذریعہ بنائے۔(آمین)

فقط محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

۶/ذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۰ھ مطابق ۳۰/جون ۱۹۹۰ء بروز شنبہ

(ازقلم حضرت فاتح کرناٹک حضرت مولٰینا محمد منصور علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان)
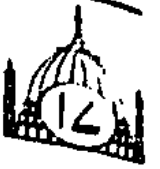
پہلا والا نامہ

۷۸۶
۹۲

برادر دینی ویقینی حاجی احمد قادری رضوی حفظکم الرب القوی وایاناد ائما من شر کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین. وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

پرسوں ایک ماہ کے سفر سے بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت گھر واپس ہو کر آپ کا چھ سات ورق کا محبت نامہ دیکھا۔ پڑھ کر خوشی و مسرت ہوئی۔

آج چھ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۳ھ پنجشنبہ ۱۱ فروری ۱۹۵۴ء کو شدید ضرورت کے وقت آپ کے بھیجے ہوئے پچاس روپے ٹیلگرام منی آرڈر سے وصول ہوئے۔ اس کے صلے میں خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ کو آپ کے اہل وعیال کو دین ودنیا و آخرت کی فرحتوں مسرتوں عزتوں حرمتوں نصرتوں نعمتوں برکتوں دولتوں سے مالا مال فرمائیں۔ آمین۔

بزم قادری رضوی بمبئی کو چاہئے کہ خالص رضائے خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حاصل کر کے سچی نیت سے اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کی باہمی اتفاق اتحاد کے ساتھ مخلصانہ خدمتیں بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرتے رہیں۔ کسی کی مخالفتوں گالیوں کا نہ تو جواب دیں نہ ان کی کچھ پرواہ کریں۔

انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور غوث اعظم وحضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما خدمت گاران اسلام وسنیت کی خود ہی مدد ونصرت واعانت فرمائیں گے۔

گل محمد محبوبی، محمد ظہور رضوی وحمزہ محمود، محمد وزیر، محمد عباس و دیگر برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کوسلام مسنون ہے۔ دعائے خلوص مشحون۔

عبیدالرضا غفرلہٗ

۶؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۳ھ پنجشنبہ

دوسرا والانامہ

۷۸۶
۹۲

فرزند دینی ویقینی فدائے رضویت شیدائے قادریت خادمِ سنت حاج احمد عمر قادری رضوی حفظکم المولیٰ القوی وایانا دائمامن شر کل شقی وغوی آمین بحرمة حبیبه الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم وعلیٰ صحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

خلوص ومحبت کے ساتھ لوجه المولیٰ تعالیٰ ولمرضاة حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم بزمِ قادری رضوی کو بامِ ترقی پر پہنچانے کی سعی برابر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرتے رہو۔ غوث پاک واعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما کامیابی وکامرانی عطا فرماتے رہیں گے۔

کسی سنی کو مخالف نہ بناؤ۔ نہ کسی مخالف کی مخالفت کا جوسنی ہو مقابلہ کرو بس خدماتِ سنیت ورضویت کو ہی اپنا نصب العین رکھو۔ خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم غوث پاک واعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما اپنے فضل وکرم وعون وامداد کے ساتھ دارین میں ہمیشہ ہمارے اور تمہارے ساتھ رہیں گے۔ آمین۔ جملہ اراکین بزمِ قادری رضوی سلمہم ربہم کو سلام ودعا۔

فقط عبیدالرضا غفرلہٗ

تیسرا والا نامہ

۱۹

۸۶/۹۲ برادر دینی و یقینی محب سنیت عدو لا مذہبیت احمد قادری سلمکم ربکم

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ

تعویذ بھیجتا ہوں۔ اس کو موم جامہ کر کے لوبان کی دھونی دے کر گلے میں پہنو اور اس کی وصولیابی اور اپنی خیریت بہت جلد لکھو۔ سب سنی بھائی سلمکم ربکم برابر پر خلوص دعائیں کرتے رہو۔ خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی ۱۴/ اپریل ۱۹۴۹ء کی پیشی میں مجھ گناہگار سگ بارگاہِ نبوی سیاہکار بندۂ سرکار قادری عصیاں شعار گدائے کوئے رضوی کو باطن و ظاہر کامل و قاہر فتح مبین و نصرت قاہرہ و غلبہ ظاہرہ عطا فرمائے اور اسی پیشی میں وہبڑوں دیو کے بندوں کی اس درخواست نگرانی کو قطعاً خارج و مردود کرا کے ہمیشہ کے لئے اسلام و سنیت کا بول بالا اور مسلمانانِ اہل سنت کا چہرہ اجالا وہبڑوں دیو کے بندوں کا منہ کالا فرمائے۔ اور ہم سب کو تم سب کو اسلام و سنیت ہی پر تصلب و پختگی و مضبوطی کے ساتھ بخیریت و عافیت صحت و سلامت فتح و نصرت و فرحت و مسرت و عزت و حرمت کے ساتھ ہمیشہ دارین میں مستقیم رکھیں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وبرکۃ سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم فی الدارین آمین ثم آمین۔

برادرم محمد صدیق رنگاری قادری سلمہٗ سے بعد سلام و دعا کہہ دو کہ مدتوں سے آپ نے کوئی خط نہیں لکھا۔ معاف کرنا میری پریشانیوں کے سبب تمہارے لئے تعویذ بھیجنے میں دیر ہوگئی۔ سب سنی بھائیوں سلمہم ربہم کو بالخصوص علمبردار سنیت حاجی ابوبکر حاجی احمد ریشم والا و نقارہ نواز سنیت منشی مصطفےٰ خاں صاحب کو حضرت مولٰینا سید محمد جسیم صاحب دام ظلہ و حافظ سید نورالحق زید مجدہم کی خدمات میں سلام مسنون ہے۔ دعائے خلوص مشحون۔

فقیر عبیدالرضا غفرلہٗ ربہٗ

دوم جمادی الاخریٰ ۱۳۶۸ھ دوم اپریل ۱۹۴۹ء محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوپی۔
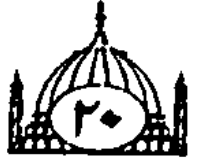
چوتھا والا نامہ

۸۶/۹۲ فرزند دینی ویقینی حاجی احمد قادری رضوی حفظکم الرب القوی وایانا ابدا من جمیع الفتن والشرور من مکائد کل غوی وغبی وشقی آمین بحرمة حبیبه الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه اجمعین وبارک وسلم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گھر بھر کیلئے تمہاری روانہ کردہ عیدیاں وصول ہوئیں۔سب کی دعا ہے تم کو اور ہم سب کو اور سب مسلمانان اہل سنت کو عید کی خوشیاں دارین میں خدا اور رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مبارک فرمائیں۔اور تم کو تمام مقاصد جائزہ مفیدہ میں فوزِ عظیم وفتح مبین بخشیں۔اور برادرم محمد ظہور سلمہٗ ربہٗ کی اہلیہ سلمہا وشفاہا وعافاہا ربہا کو جلد شفائے کامل وصحت تامہ عطا فرمائیں اور تم سب کو اور ہم سب کو سنیت وقادریت ورضویت پر ہی خیریت وعافیت صحت وسلامت وفتح ونصرت وفرحت ومسرت کے ساتھ ہمیشہ دارین میں ثابت ومستقیم رکھیں اور سنیوں کی سب جماعتوں کو عموماً اور قادریوں رضویوں کی بزم قادری رضوی کو خصوصاً سنیت متصلبہ وقادریت مقدسہ ورضویت مبارکہ کی بہتر ومقبول خدمات کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرماتے رہیں اور جملہ سنیوں کو عموماً اور سب قادریوں رضویوں کو خصوصاً حق ورشد وہدیٰ ہی پر ہمیشہ کے لئے باہم متحد ومتفق کردیں۔آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم وببرکة سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم وارضاهم عنا ورضی عنابهم فی الدارین آمین ثم آمین۔

شجرات طیبہ بھیجتا ہوں۔جن بھائیوں بہنوں کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں منسلک ہو جانے کی آرزو ہے تو یہ سلسلہ مقدسہ بڑی نعمت ہے۔جلد وہ سب بیعت عثمانی کرکے غائبانہ داخل سلسلہ مبارکہ قادریہ رضویہ ہوجائیں۔تو زیادہ بہتر ہے۔کہ پھر جب فقیر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بمبئی آئے گا تو وہ سب ظاہری طور پر بھی داخل سلسلہ ہوجائیں گے۔

جن اوراد و اعمال و وظائف اور نمازوں کی اجازت تم کو چاہیئے ان سب کی اجازت مطلقہ کاملہ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم تم کو دیتا ہوں خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان سب کی بے شمار برکات سے دارین میں تم کو اور مجھ گناہگار سگِ بارگاہ قادری وگدائے کوئے رضوی کو مالا مال فرمائیں آمین۔ برادرم اسد السنۃ سلمہم ربہم کو روانہ کردہ رجسٹری کی نقل ملی۔ پڑھ کر تم تینوں کی حق پسندی پر مسرت ہوئی۔ فللوجه ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیه و آله الصلاة والسلام۔

عزیزی علمبردار سنیت سلمہٗ ربہٗ کا ایک طویل و مبسوط خط ساڑھے نو صفحے کا وصول ہوا۔ مجھ جیسا کاہل و کمزور وست و بے فرصت شخص استفتاؤں کے جوابات لکھے یا بد مذہبوں بے دینوں کی خباثتوں کا رد کرے یا ضروری خطوط کے جوابات دے یا اپنے شاگردوں مسترشدوں کی ان عنایات کا تحریری شکریہ بجالائے۔ بس حضور غوث اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی سرکار میں وہی عرض کرتا ہوں جو حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا۔

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار　　　بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

پر ان عنایتوں کا جو شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس کی نقل اپنے پاس بھی رکھنا اور ایک نقل تمہارے پاس بھی بھیجنا ضروری ہے۔ وحسبنا ربنا ونعم الوکیل وعلیٰ حبیه و آله الصلاة والسلام بالتبجیل۔

روضہ اقدس کے اندر کی مقدس خاک پاک میری شامت معاصی کے سبب مجھ کو نہیں ملی۔ انا لله تعالیٰ وانا الیه راجعون۔ محمد ظہور، گل محمد محبوبی، محمد طفیل بھاولپوری، عثمٰن عبدالغنی گونڈلی، محمد منیر ڈرائیور وجملہ اراکین بزم قادری رضوی سلمہم ربہم کو عموماً اور برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کو خصوصاً سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔

(وسعتِ قلبی کی عظیم مثال :) ”فقیر کے شاگرد فقیر کے مسترشد سلمہم ربہم فقیر کو جو کچھ بھی برا کہیں فقیر تو اپنے آپ کو خوب جانتا ہے کہ فقیر اس سب سے بھی زیادہ برا ہے۔ فقیر ان سب بدگوئیوں کو لوجه المولیٰ تعالیٰ ولمرضاة حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم خلوصِ قلب کے ساتھ

قطعاً معاف کرتا ہے۔تم سب لوگ بھی ان باتوں کی کچھ پرواہ ہرگز نہ کرو۔بس بزم قادری رضوی کا......خلوصِ دل کے ساتھ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم کرتے رہو)۔فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

پانچواں والا نامہ

۸۶ھ / ۹۲ فرزندی ویقینی انجاکم رب المنن وایانا من الهموم والغموم والشرور والمحن آمین بحرمة حبیبه دافع البلیان والفتن علیه وعلیٰ آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلاة .بعدمافی اللیل والنهار۔ وعلیکم السلام ورحمتہٗ وبرکاتہٗ

تمہارے کئی محبت نامے ناسک سے آئے۔یہ گناہگار سگِ بارگاہ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہ برابر دعا کرتا ہے،خداورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس بلا ومصیبت سے جس میں تم نادانی وبے وقوفی سے مبتلا ہو گئے ہو تم کو جلد نجات کاملہ عطا فرما کر تمہارے اہل وعیال سلمہم ربہم میں تم کو بالخیر والعافیہ پہنچائیں۔اور برادرم مولٰینا محبوب علی خاں حفظہٗ ونصرہٗ کو اوران کے ساتھی سنیوں کو فتح مبین ونصرتِ کاملہ وظفر عظیم خیریت وعافیت وصحت وسلامت وعزت وحرمت ومسرت کے ساتھ رہائی تام ونجاتِ کاملہ وبرأت قطعیہ جلد عطا فرما کر ہم سب اہل سنت کا دین ودنیا وآخرت میں چہرہ اُجالا اور جھوٹے مکار وہابیوں دیوبندیوں انقلابیوں اِن کلابیوں کا منہ کالا اور اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کا ہر جگہ بول بالا فرمائیں آمین۔بحرمة سیدنا الغوث الاعظم وببرکة سندنا الامام الاعظم ومرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم وارضاهم عنا رضی عنا بهم فی الدارین آمین ثم آمین۔

شجرہ طیبہ میں لکھے ہوئے وظیفے خلوص قلب وصدق دل وحُسنِ نیت کے ساتھ برابر بلا ناغہ پڑھتے رہو۔جن دو بھائیوں سلمہما ربہما کے نام تم نے لکھے ان کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں

منسلک اور حضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی غلامی میں داخل کرلیا ہے۔ان دونوں کو اردو کا شجرہ مبارکہ یاد کرادو۔تعویذ تمہارے گھر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہنچادیا جائے گا۔تم سے جو کچھ نادانی وبے وقوفی ہوئی ہواس کی معافی مانگ کر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رہائی حاصل کرلو اور آئندہ ایسی تحریک میں جس میں بدمذہب بے دین شریک ہوں شریک ہونے سے سچی توبہ نصوح کرلو۔

مولٰینا شاہ وجیہہ الدین صاحب زیدمجدہم بھی سلام ودعا فرماتے ہیں۔اور جو کوئی بھی خدمت اسلام وسنیت کرو،حدودِ شریعت مطہرہ کی پابندی اور قوانین حکومت وقت کا لحاظ کرتے ہوئے بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بجالاؤ۔والسلام مع الدعاء

فقیر عبیدالرضا غفرلہٗ
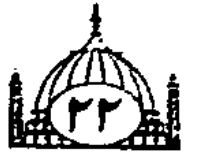
چھٹا والا نامہ

۸۶؍۷ / ۹۲ برادر دینی ویقینی محب سنیت عدو لامذہبیت فرزندم احمد عمر قادری سلمہٗ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

منشی مصطفےٰ خاں صاحب وسعید حسن خاں صاحب سلمہمار بہما کے خطوط سے اور برادرم عبدالغنی احمد کتیانے والے اور برادر دینی ویقینی ابراہیم حاجی قاسم سلمہمار بہما کی زبانوں سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی آپ کے حالات پر بھی اطلاع ملی۔

میرے پیارے دینی ایمانی عزیز بھائی! ان حالات سے گھبرانہ جانا مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے جس نام لیوا کو پسند فرماتا ہے اس کو فتنوں اور آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے۔پھر اس کو حق پر ثبات واستقامت بھی وہی اپنے کرم سے عطا فرماتا ہے پھر اُن کے سیئات کو مٹاتا ہے۔اُن کے حسنات کو بڑھاتا ہے۔اُن کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ امتحاناتِ الٰہیہ میں حق پر ثبات اور استقامت کی دولت اسی بندے کو عطا فرمائی جاتی ہے جس پر خداو

رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا پیار ہوتا ہے۔

تیری اُلفت میں مرمٹنا شہادت اس کو کہتے ہیں
ترے کوچے میں ہونا دفن جنت اس کو کہتے ہیں

کٹانا سر کو تیری راہ میں اور اُف نہیں کرنا
زباں پر، تیرے جانبازوں کی ہمت اس کو کہتے ہیں

ولایت امتحانِ دوست میں ثابت قدم رہنا
بلاؤں سے نہ گھبرانا کرامت اس کو کہتے ہیں

تجھے ہی دیکھنا تیری ہی سُننا تجھ میں گُم رہنا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں

ترا عاشق ترا سائل ترا شیدا ترا منگتا
ترا خادم ترا بندہ ہدایت اس کو کہتے ہیں

پریشان نہ ہو، گھبراؤ نہیں خدا اور رسول کو یاد کرو جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور مرشدنا المجد دالاعظم کو یاد کرتے رہو رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما وارضاھما عنا ورضی عنا بھما فی الدارین آمین ثم آمین اپنے والد صاحب کے حق میں دعا کرتے رہو۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اُن کی بھی اصلاحِ حال فرمائیں اور اُن کو اور تمہارے بھائیوں کو بھی شریعت مطہرہ کے کامل اتباع کی کامل توفیق بخشیں۔ اپنی خیریت سے جلد مطلع کرو۔ اگر امسال فقیر کا بمبئی آنا ہوا تو انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم آپ کے والد صاحب سے ملاقات کر کے اُن کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔[۱]

والسلام مع الاکرام

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ربہٗ

چہار شنبہ ۲۳ ررمضان مبارک ۱۳۶۵ھ گونڈل کاٹھیاواڑ

---

[۱] محب سُنّیت عدوِ لامذہبیت الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی علیہ الرحمہ کے والد اور برادران کی غیر شرعی حرکات پر حضور شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے تنبیہ فرمائی۔ اور یہ حضور شیر بیشۂ سنت کی صحبت وقربت ومحبت کا اثر تھا کہ حاجی صاحب تصلب فی الدین کے اُس مرتبہ پر فائز تھے کہ محض دین کی خاطر اپنے برادران ووالد سے ترکِ تعلق کرلیا تھا۔ (فقیر محمد فاران رضا خاں حشمتی غفرلہٗ)

ساتواں والا نامہ

۸۶ھ
۹۲
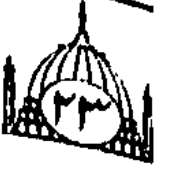
محبِّ سنیت عدو لا مذہبیت برادر دینی ویقینی احمد عمر قادری سلمہ ربہ الولی و ایانا دائما من شر کل غوی وغبی بحرمۃ حبیبہ النبی الولی علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ وعلینا جمیعا بھم الصلاۃ الدائمۃ والسلام الابدی۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

کل شنبہ ۳۰ رذی قعدۃ الحرام ۱۳۶۵ھ کو برادرم سعید حسن خان صاحب قادری رضوی سلمہٗ ربہ پیلی بھیت بخیریت آئے۔ آپ کا محبت نامہ اور آپ کے بھیجے ہوئے دس روپے لائے۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کے صلے میں آپ کو دین ودنیا کی بے شمار برکتوں دولتوں فرحتوں مسرتوں نصرتوں نعمتوں سے مالا مال فرمائیں اور آپ کو اور آپ کے اہل وعیال وبرادران واحباب ومتعلقین کو اور مجھ گنہ گار سیہ کار کو میرے اہل وعیال وبرادران واحباب ومتعلقین کو بخیر وعافیت وصحت وسلامت وفتح ونصرت وفرحت ومسرت ہمیشہ دارین میں اسلام وسنیت ہی پر تصلب وپختگی ومضبوطی کے ساتھ ثابت ومستقیم رکھیں۔ اور دنیا وآخرت میں اپنی احمدِ رضا آپ سب کو اور ہم سب کو بخشیں آمین۔ بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنھم وارضاھم عنا ورضی عنابھم فی الدارین آمین ثم آمین۔

آپ کی کوئی خطا ہرگز میرے علم میں نہیں نہ ہرگز میں آپ سے ناراض ہوں اور آپ جیسا دیندار متصلب فی الدین سنی مسلمان بھائی میرے لئے ہرگز اس قابل نہیں کہ خواہ مخواہ بلا وجہ شرعی اس سے ناراض ہو جاؤں خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور سندنا الامام الاعظم وحضور مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم آپ سے اور ہم سب سے

دارین میں ہمیشہ راضی رہیں آمین ۔الہ الحق آمین ۔میرے خط نہ لکھنے کا سبب صرف یہی تھا کہ میں اپنے گناہوں کی شامت کے سبب اکثر سست وکاہل رہا کرتا ہوں ۔اور فرصت بھی بہت کم ہی رہتی ہے۔میرے پاس کوئی بھی ایسا نہیں جو لکھنے پڑھنے میں میری مدد کر سکے۔وحسبنا ربنا ونعم الوکیل ۔اسی لئے بہت سے ضروری خطوط بغیر جواب ہی کے پڑے رہ جاتے ہیں ۔فانا للہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔

اس وقت میری نحوست معاصی کے سبب میرے تین بچے محمد مشاہد رضا خاں ومحمد عسکری رضا خان سلمہما ربہما وحماد فاطمہ سلمہا ربہا علیل ومریض ہیں ۔دو تو بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم روبصحت ہیں لیکن عسکری رضا شفاہ ربہٗ تعالیٰ کو اس وقت بھی شدید بخار ہے۔یہ بچہ مجھ سے مانوس بھی بہت زیادہ ہے۔وہابیہ دیوبندیہ خذلھم الواحد القہار نے مجھ پر فیض آباد کی کچہری میں دفعہ ۱۵۳/الف دفعہ ۲۹۸/ودفعہ ۵۰۰/ کے تحت جو استغاثہ دائر کیا ہے اس کی پیشی سہ شنبہ سوم ذی الحجہ الحرام ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۹/اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مقرر ہے مجبوری ہے ان کو اور سب اہل وعیال سلمہم ربہم کو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے لطف وکرم وفضل کے سپرد کر کے آج کا دن گذر کر شب کے بارہ بجے کی گاڑی پر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فیض آباد جا رہا ہوں وحسبنا ربنا ونعم الوکیل ۔

خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ اس مقدمہ میں بھی اور ہمیشہ دارین میں بھی ہر موقع پر ہماری آپ کی سب سنی بھائیوں کی نصرت واعانت وحفاظت فرماتے رہیں ۔آمین ۔

آپ اپنی خیریت کی اطلاع دیجئے ۔برادرم حاجی محمد صدیق صاحب رنگاری سے فقیر کے سلام مسنون کے بعد کہہ دیجئے کہ بمبئی کی وہابی نمازی فوج نے مجھ پر جو مقدمہ دائر کیا تھا اس کے فیصلے کی نقل باضابطہ اسٹامپ پر حاصل کر کے بہت ہی جلد کانپور کے پتہ پر روانہ کر دیں ۔اس ضروری کام میں تاخیر ہرگز ہرگز نہ کریں اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ ابھی آپ بغداد مقدس یا پاک پٹن شریف یا کسی اور متبرک مقام کی حاضری کا ہرگز ہرگز ارادہ نہ کریں بلکہ اپنے وعدے کے مطابق فوراً وطن پہنچ کر

فرزندم محمد ریاض سلمہ، کی شادی خانہ آبادی بہت جلد بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کردیں اور جب بمبئی سے کندن گنج کو آئیں تو مجھ سیاہکار سے ضرور ملاقات کریں مجھے ان سے بہت اہم وضروری باتیں کہنی ہیں۔احباب وبرادران اہل سنت کو سلام۔

فقط والسلام مع الدعاء عبیدالرضا غفرلہٗ ربہٗ

یکم ذی الحجہ الحرام ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷/اکتوبر ۱۹۴۶ء محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت

آٹھواں والا نامہ

۷۸۶/۹۲ فرزند دینی ویقینی محب سُنیت عدو لا مذہبیت فدائے رضویت حاجی احمد عمر ڈوسا صاحب قادری رضوی بارک فی دینکم ودنیاکم ودینھا ودنیاھا المولیٰ العزیز القوی بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم

وعلیکم السلام ورحمۃٗ وبرکاتہٗ!

۲۶/ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۶/اگست ۱۹۵۵ء کو پنجاب میل سے بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بمبئی پہنچوں گا۔عزیزی محمد ظہور سلمہ، ربہٗ سے بعد سلام ودعا کہہ دو کہ حکیم مرزا حیدر بیگ صاحب مالک حیدری دواخانہ جو فقیر کے مخلص وکرم فرما ہیں ان کی خدمت میں فقیر کا سلام مسنون ضرور عرض کردیں۔

فقیر کے رفیق سفر اس مرتبہ مولٰینا محمد عزیز الرحمٰن صاحب قادری رضوی بھاؤپوری سلمہ، ربہٗ وبھائی سعید حسن خان صاحب سنی جامع مسجد مدنپورہ کی مؤذنی کے لئے اور نور چشم محمد نوری رضا بھی اپنے والد ماجد ضیغم سنیت [ا] کی خدمت میں رہنے کے لئے فقیر کے ہمراہ آرہے ہیں۔

[ا] ضیغم سُنیت سے مراد حضور شیر بیشہ سنت کے خلیفہ وشاگردِ خاص میرے نانا حضور قاطع کفر وضلالت حامی سنت مفتی جادہ حضرت علامہ مولٰینا مفتی ابوالطاہر محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔(فقیر محمد فاران رضا غفرلہٗ)

اسد السنۃ وضیغم سنیت وصدر تبلیغ صداقت وزین الدین بھائی ونظام الدین بھائی وحاجی عثمٰن وارا کین جماعت رضائے مصطفےٰ وارا کین تبلیغ صداقت وارا کین بزم قادری رضوی ودیگر برادران اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔ حضرت مخدومی مولٰینا الشیخ محمد سعد اللہ المکی دام ظلہم العالی کی خدمت مبارکہ میں سلام مسنون عرض کرو۔ اپنے والدین کو بھی سلام دعا کہو۔ برادرم مولٰینا محمد عمر خان سلمہٗ ربہٗ کے نام کا خط ان کو پہنچادو، والسلام مع الدعاء

عبید الرضا غفرلہٗ

۲۰ رذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ چہار شنبہ ۱۰ راگست ۱۹۵۵ء۔ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت۔
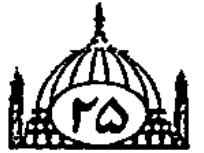
نواں والا نامہ

فرزند دینی ویقینی حاجی احمد قادری رضوی حفظکم ربکم القوی وایانا دائمامن شر کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم۔

وعلیکم السلام ورحمتہٗ وبرکاتہٗ!

فقیر گنہ گار سگ بارگاہِ رضوی غفرلہٗ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا کے لئے تم سے راضی اور خوش ہے۔ نور نظر غلام محمد غوث سلمہٗ ربہٗ کو داخل سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کر کے شجرہ طیبہ بھیجتا ہوں۔

برادرم حمزہ محمود سلمہٗ ربہٗ سے بعد سلام مسنون ودعائے خلوص مشحون کہہ دو کہ تم نے جو کسی کے کہنے سننے پر برادرم محمد ظہور سلمہٗ ربہٗ کو جماعت خانہ سے نکال دیا ہے اس کی وجہ سے مجھ سیاہکار سگِ بارگاہِ رضوی کے دکھے ہوئے قلب کو اور زیادہ دُکھ پہنچا ہے ان سے معافی جلد مانگو اور جماعت خانہ میں پھر ان کو جگہ دو اور پھر مجھ گنہ گار سگِ بارگاہِ رضوی کو اس کی اطلاع کاپنور کے پتہ پر جلد از جلد دو۔

بزمِ قادری رضوی بمبئی کو خوب زوروشور کے ساتھ اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کی خدمات کے لئے چلاؤ اور بزمِ قادری رضوی کے اراکین سے انجمن تبلیغ صداقت یا جماعت رضائے مصطفیٰ جو خدمات اسلام وسنیت لینا چاہیں ان کو خلوص ومحبت کے ساتھ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا کے لئے بجالاؤ۔

فقیر دعا کرتا ہے کہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور غوث اعظم وحضور مجدد اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما بزمِ قادری رضوی کی امداد واعانت فرماتے رہیں اور بزمِ قادری رضوی اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کی خدمات کثیرہ مرضیہ مقبولہ بجالائے۔ آمین ثم آمین۔

برادران اہل سنت کو سلام ودعا۔ فقط عبیدالرضا غفرلہٗ

۸؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۳؍ فروری ۱۹۵۴ء پنجشنبہ

دسواں والا نامہ بصورت اپیل

۷۸۶
۹۲

برادر بجاں برابر بلکہ از جان بہتر اسد السنۃ وعزیز گرامی قدر ضیغم سنیت وبرادران دینی ویقینی حاجی احمد ودیگر اہل سنت سلمکم ربکم تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

محبِ سنیت عدو لا مذہبیت ہمہ تن در دملت مولانا محمد تقی الدین احمد صاحب شکر المولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ سعیہ کو ان کے مقصد اہم واعظم واقدم اہل سنت مذہبی تعلیمی کانفرنس میواڑ کے قیام وبقا میں دامے درمے قدمے قلمے سخنے جس طرح جس سنی بھائی سے ہو سکے امداد دے کر خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے دارین میں اس کے صلے پائیں۔ آمین۔

فقیر عبیدالرضا غفرلہٗ

۱۸؍ جمادی الآخریٰ ۱۳۷۴ھ روز پنجشنبہ
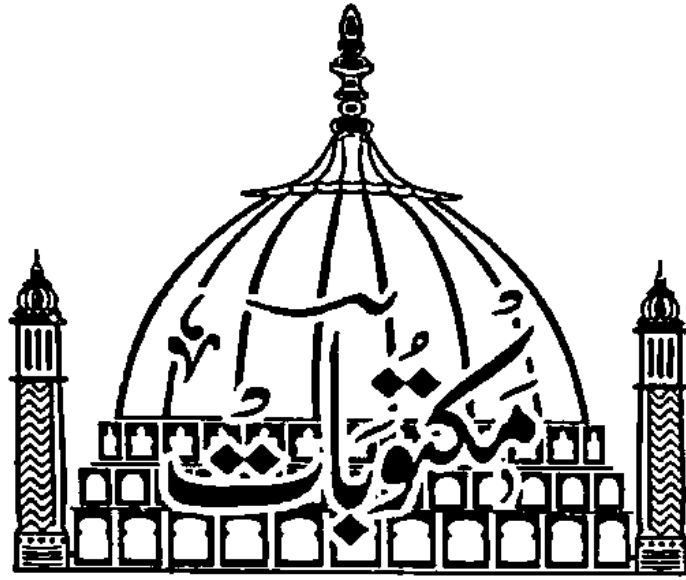
بنام

مرید و خلیفہ

حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت شیرِ بیشۂ اہلسنّت کے

حضرت مولٰینا ملک نیاز احمد صاحب قبلہ قادری رضوی حشمتی

علیہ الرحمۃ والرضوان

(جن کے نکاح میں حضرت کی بڑی صاحبزادی علیہا الرحمہ آئیں)

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزندِ ارجمندو سعادت مند مولٰینا ملک نیاز احمد قادری رضوی بارک المولٰی تبارک وتعالیٰ فی دینکم ودنیاکم وفی دیننا ودنیانا آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولٰی تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

ارادہ تھا کہ پانچ ہزار روپے قرضِ حسن مل جائیں تو بحری جہازوں کی سیٹیں سب پُر ہو چکی ہیں مگر ایک تیماردار مددگار کو ہمراہ لے کر ہوائی جہاز سے حاضرِ سرکار ہو جاؤں۔ مکۂ معظّمہ میں بیر زمزم شریف کا اور سرکارِ اعظم مدینۂ طیبہ نبیٔ اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں بیر حاء شریف کا مبارک پانی خوب پی پی کر وہاں کی مبارک ہواؤں وہاں کی مقدس خاک سے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت ہی جلد شفائے تامِ کامل حاصل کروں، پھر یہاں واپس ہو کر جس قدر بھی جلد سے جلد ہو سکے بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم قرضِ حَسَن ادا کروں۔ مگر ع: ''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''

افسوس کہ سید صاحب سلمہٗ ربہٗ کو میری شامت معاصی کے سبب پانچ ہزار روپے وصول کرنے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اور میں اِس شرف سے محروم رہ گیا۔ انا للمولیٰ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ وانا الیہ راجعون انا المولٰینا تبارک وتعالیٰ وانا الیہ راجعون انا لربنا تکبر وتقدس وانا الیہ راجعون ۔آہ۔

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں   حسرت آتی ہے یہ پہنچا، میں رہا جاتا ہوں

افسوس ؎

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی مشکل آساں الٰہی میر تنہائی کی

صد آہ ؎

پر نہیں جو اُڑ کر آؤں یا نبی زر نہیں جس کو اُڑاؤں یا نبی

صلی المولیٰ تبارک وتعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وابنک الغوث الاعظم واحزابک اجمعین وبارک وسلم۔

پیر شریف ۱۴ رشوال المکرّم سے آیورویدک ہندو معالج کا علاج چالو ہے۔ اگرچہ کھانسی میں کچھ بھی کمی نہیں لیکن بہت ہی خفیف افاقہ بہت ہی آہستہ آہستہ ضرور محسوس ہو رہا ہے۔ فللوجہ ربنا الاکریم الحمدو علیٰ حبیبه و آله الصلاۃ والسلام ۔ دعا کیجئے خدا ورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مجھ گنا ہگار سگ بارگاہِ قادری رضوی کو شفائے تامِ کامل جلد بخشیں۔ اور ہم سب اہل سنت کو آپ سب اہل سنت کو دینی و دنیوی جملہ ہموم وغموم وشرور وکروب سے ہمیشہ بچائیں آمین۔ میری کمزوری اور میرے مرض کی کیفیت اجازتِ سفر نہیں دے رہی ہے ورنہ میں خود آکر بچوں کو دیکھ لیتا۔ بہت دِن ہو گئے کان پور سے آئے ہوئے۔ خیر اُن کو تسلی دیجئے اُن کو تشفی کیجئے کہ ہرگز گھبرائیں نہیں، ہرگز پریشان نہ ہوں۔ بس خلوصِ قلب سے دعائیں جاری رہیں۔

مولینا بھیّا اور احمد میاں سلمہمار بہما دونوں اِس وقت آپ کے ہی پاس ہوں گے۔ احمد میاں گروہنڈے کا پروگرام غلط ہرگز نہ ہونے دیں۔ اور آپ ایک مضبوط عمدہ مشین قیمہ کوٹنے والی جو بہت ہلکی چلے اور تھوڑی دیر میں زیادہ قیمہ بنائے خود اپنے آپ بازار جا کر خرید کر مولینا بھیا کے سپرد کر دیجئے کہ وہ یہاں ہمراہ لیتے آئیں۔ قیمت جو کچھ بھی ہو سید صاحب کو میرا اسلام کہکر اُن سے وصول کر لیجئے۔ بچوں کو دعا اور پیاران کی والدہ سلمہار بہا کو سلام و دعا۔

محمد حشمت علی خاں رضوی

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزندار جمند وسعادت مند ملک نیاز احمد قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔نورِ بصر مولٰینا محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ عنقریب بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمہارے پاس پہنچیں گے۔تمہاری اور اُن کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ مولٰینا بھیا سلمہٗ ربہٗ کے پیلی بھیت سے روانہ ہوتے وقت میری جو کیفیت تھی بس وہی اَب بھی ہے۔افاقے کی رفتار اس سے آگے قطعاً نہیں بڑھی ہے۔دوائیں برابر چالو ہیں۔

آج اُن کے بھیجا ہوا کارڈ موصول ہوا۔مگر بہرائچ شریف سے روانہ کردہ اُن کا ایکسپریس ڈلیوری خط نہیں ملا۔بہر حال دعاؤں کی ضرورت ہے۔خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مجھ گناہگار سگِ بارگاہِ رضوی کو شفائے تامِ کامل جلد بخشیں اور قرضداری و پریشاں حالی سے ہمیشہ بچائیں اور ہم سب کو اور تم سب کو اسلام وسُنّیت وقادریت ورضویت ہی پر ہمیشہ رکھیں۔اور ہم سب کو اور تم سب کو اسلام وسُنّیت ہی پر ہمیشہ بالخیر والعافیہ ثابت ومستقیم رکھیں اور پھر اُسی پر حُسنِ خاتمہ بالخیر عطا فرمیں۔آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم وببرکة سندالامام الاعظم وبجاہ ملیکنا المعین الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاھم عنا ورضی عنابھم فی الدارین آمین ثم آمین۔نورِ نظر محمد رضوان وقرۃ العین مہر جمال خاتون سلمہما ربہما کے شفایاب ہونے سے بڑی خوشی ہوئی۔یہاں بھی حافظ محمد عسکری رضا خاں اور اُن کی والدہ سلمہما ربہما شفایاب ہیں۔فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاة والسلام۔دونوں بچوں سلمہما ربہما کو دعا اور پیار،اُن کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام ودعا۔فرزندم مولٰینا بھیا سلمہٗ ربہٗ جلد پیلی بھیت پہنچنے کی کوشش کریں،کیونکہ اُن کو الہ آباد پہنچنے میں بہت تاخیر ہوتی چلی جارہی ہے۔اُن کو سلام ودعا۔کھانا کھانے میں بھی تین تین چار چار بار شدت سے کھانسی آنے لگی ہے وحسبنا ربنا ونعم الوکیل لہ الحمد وعلیٰ حبیبہ الجمیل وآلہ الصلاة

والسلام بالتبجیل۔

فرزندم قمرالدین پان فروش سلمہٗ ربہٗ کو کباب کے چوٗلہے اور سیخوں کی قیمت ادا کر چکا ہوں تو وہ چولہا اور سیخیں آپ اُن سے لے کر اپنے گھر میں رکھالیں پھر کسی آنے والے کے ساتھ جب موقع ہو پیلی بھیت بھیج دیں۔ عید الاضحیٰ سے قبل آجائے تو مناسب ہوگا۔ سُنّی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع طلب دعائے خلوص مشحون۔ محمد حشمت علی خاں رضوی......

۲۳ ذی القعدہ ۱۳۷۹ھ جمعہ مبارکہ

۲۹

۷۸۶
۹۲

فرزند اسعد وارشد ملک نیاز احمد قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تم کو اور مجھ گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو تمام روحانی وجسمانی بیماریوں سے شفائے تام کامل جلد بخشیں۔ اور قرضداری و پریشاں حالی سے ہمیشہ کے لئے بچالیں۔ اور تم سب اہل سنت کو ہم سب اہل سنت کو دارین میں اپنی احمد رِضا عطا کریں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سندالامام الاعظم وبطفیل ملیکنا المعین الاعظم وبتصدق مرشدنا المجد دالاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم فی الدارین۔ ....

اپنے ہرگز ہرگز نہ پالو۔ بعدِ رمضان مبارک اپنا مستقل علاج کرا کے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جلد شِفائے کامل حاصل کرو مولینا حکیم محمد ایوب صاحب زیدت مکارمہم آج ۶ رمضان مبارک ۱۳۷۹ھ شنبہ ۵ مارچ ۱۹۶۰ء کو اپنے ایک مقدمے کی ضرورت سے آٹھ روز کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ۱۳ رمضان مبارک روز شنبہ کو واپس تشریف لے آنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ دو قسم کے غرغرے ہیں۔ ایک چٹنی ہے ایک جوشاندہ ہے۔ ایک برشعشا ہے، ایک قیروطی ہے، ایک ضماد ہے، ایک چٹکی ہے، غرض علاج تو بہت ہی مکمل ہو رہا ہے مگر مجھے اَبھی کوئی نمایاں مستقل افاقہ محسوس نہیں ہو رہا ہے۔ بَس مولیٰ شافی کافی تبارک وتعالیٰ پھر اُس کا محبوب دافع البلاء والوباء والقحط و

الارض والالم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی فضل وکرم فرما کر مجھ سیاہ کار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو شفاء تام کامل دائم بخشے۔ آمین۔ محمد رضون ومہر جمال سلمہار بہما کو دعا اور پیار کرو۔ اُن کی والدہ سلمہار بہا کو سلام ودعا کہو۔

سید نیاز احمد سلمہٗ ربہٗ سے بعدِ سلام ودعا کہو کہ ایک خط محمد اسحٰق میاں سلمہٗ ربہٗ کی سفارت بمبئی کے متعلق، پھر ایک خط دوکان کے متعلق کہ وکیل کی رائے کے موافق کارروائی ہو۔ پھر ایک خط مقدمہ مدرسہ کے متعلق چند وجوہ پر مشتمل پھر ایک بیمہ چار سو روپے کا فرزندم محمد ابراہیم سلمہٗ ربہٗ کا قرض ادا کرنے کے متعلق اُنھیں کے نام بھیج چکا ہوں، ۷ار فروری کی پیشی میں کیا کارروائی ہوئی۔ مقدمہٗ مدرسہ میں وکیل کس کو کیا ہے۔ اُس نے میرے لکھے ہوئے وجوہ سے کچھ پسند کئے؟ اور کون کون سی وجہ پسند کی، وکیل نے جوابِ دعویٰ کیا داخل کیا؟ اُس کا اردو ترجمہ کیا ہے؟ اِن باتوں کو معلوم کرنے کا منتظر ہوں۔ سید صاحب کو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جزائے خیر بخشیں، آمین۔ وہ بھی بیچارے آخر کیا کریں وقت بہت کم کام بہت زیادہ۔

عبید الرضا

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزندِ سعید مولٰینا ملک نیاز قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالٰی وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ آٹھ روپے آج ۱۰؍ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۹ھ روز شنبہ کو وصول ہوئے۔ نورچشمی مہر جمال خاتون سلمہار بہا کو خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولٰی تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم جلد شفائے تامِ کامل بخشیں اور مجھ گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو بھی آمین۔ اُس کی اور اپنی اور گھر بھر کی شفایابی کی اطلاع جلد لکھو۔ ۲۷؍ دن ہوئے ایک آیورویدک ہندو معالج کا علاج جاری ہے بہت ہی خفیف سا افاقہ بہت ہی آہستہ آہستہ محسوس ہو رہا ہے۔ وحسبنا ربنا ونعم الوکیل لہ الحمد وعلٰی حبیبہ الجمیل وآلہ الصلاۃ والسلام بالتبجیل۔ سید صاحب، محمد ابراہیم، حاجی احسان علی، حاجی امام بخش، فتح محمد، محمد بشیر، محمد اسمٰعیل، محمد سجاد اور سنی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم کو سلام مسنون۔

عبید الرضا عفا عنہٗ وعافاہ ربّہٗ

۱۰؍ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۹ھ روز شنبہ۔ والسلام مع الدعا۔

۷۸۶
۹۲

سعید وحمید عزیز ورشید فرزندِ دینی ویقینی مولٰینا ملک نیاز احمد قادری رضوی حفظکم المولٰی العزیز القوی وایانا جمیعاً دائماً من جمیع الکروب والشرور والآلام و من مکائد کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولٰی تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

سعادت نامہ ملا۔ قرۃً باصرہ مہر جمال خاتون قادریہ رضویہ سلمہار بہا اور نور چشم محمد انوار الرضا

قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جلد شفائے تام وصحت کاملہ بخشیں۔ آمین۔ واقعی ایسی مجبوری کے حالات میں تمہاری دُلہن حفظہاذو المنن من الکروب والمحن کا پیلی بھیت آنا دشوار ہے۔ اور آنے سے بھی لکھا ہوا تو ٹل سکتا ہی نہیں۔ امّاں جان دام ظلہا کی حالت آج ۲۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ جمعۂ مبارکہ ۲۰؍ دسمبر ۱۹۵۷ء کو بہت نازک ہوگئی ہے۔ ابھی ساڑھے گیارہ بجے یٰسین شریف سُنا کر آرہا ہوں۔ بس خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی اُن پر ہم سب پر آپ سب پر دارین میں ہمیشہ اپنا رحم وفضل وکرم رکھیں۔ آمین۔

فرزندم محمد اسمٰعیل قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کی چھوٹی بچی مرحومہ کے انتقال سے بہت صدمہ ہوا۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُس کے والدین سلمہما ربہما کو صبرِ جمیل واجرِ جزیل اور اُس مرحومہ بچی کا نعم البدل عطا فرمائیں۔ اور اُس بچی مغفور لہا کو ہم سب کے لئے اُن سب کے لئے اَجر وذُخرو فَرَط وشافعہ ومُشَفَّعہ بنائیں۔ آمین۔ مُنّی اور اتوار الرضا سلمہما ربہما اور اپنی دُلہن سلمہار بہا کو اور سنی بھائیوں کی خیریت اس پتے پر جلد لکھو۔ بمعرفت حاجی عبدالعزیز خاں صاحب ڈاکخانہ ہردولی ضلع باندہ۔ اور ایک خیریت نامہ پیلی بھیت بھی فرزندم محمد ادریس رضا خاں حفظہٗ ربہٗ مکان نمبر ۴۶؍۲ محلّہ بھورے خاں۔ پیلی بھیت کے پتے پر لکھ دو۔ دیر نکرو۔ سُنّی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔ والسلام مع الدعاء۔

عبیدالرضا غفرلہٗ وحفظہٗ رب العلا۔

سید نیاز احمد، سلطان احمد، سعید احمد، محمد ابراہیم، محمد اسمٰعیل، محمد سجاد، سیٹھ امام بخش، حاجی احسان علی، محمد بشیر، فتح محمد، محمد جلیل، عبدالصمد، سمیع اللہ، عبدالاسلام، سلمہم السلام کو بھی خصوصاً سلام مسنون اور دعائے خلوص مشحون۔

۷۸۶
۹۲

دینی و یقینی فرزندار جمند و سعادتمند و دلبند و جگر پیوند مولٰینا ملک نیاز احمد صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم القوی۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ شب ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۷ھ شب چہار شنبہ کو پَونے دس بجے نورچشمی حماد فاطمہ شفاہا ربہا کے بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نام دلشاد فاطمہ رکھا گیا۔ بچی بہت کمزور اور ماں سخت بیمار ہے۔ خدا اور رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دونوں کو شفائے تام وصحت کاملہ جلد عطا فرمائیں۔ آمین اور اُس بچی سلمہا ربہا کو سعیدہ صالحہ رشیدہ حمیدہ مُفلِحَہ بنائیں۔ آمین۔ ضروری بات یہ ہے کہ فرزندم محمد ادریس رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کو ہمراہ لے کر کان پور ہوتا ہوا سرکار اجمیر مقدس کی حاضری کا عزمِ مصمم ہے۔ چاندرات کو یا پہلی کو بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پیلی بھیت سے روانہ ہو جاؤں گا۔ کان پور سے اجمیر شریف کو حاضری دینے والے کسی اپنے سُنّی قادری رضوی بھائی کو روک لیجئے کہ وہ فقیر ہی کے ہمراہ کان پور واپسی تک رہیں۔ اگر کوئی اور نہ مِلے تو پھر عزیزی محمد شیر زماں سلمہٗ ربہٗ کو مطلع کر دیجئے کہ وہ اِس سفر میں بھی فقیر کی رفاقت کے لئے طیار ہو جائیں۔ اُن کا پتہ یہ ہے۔ ”مکان نمبری ایم ۲ چھیدی کا اکھاڑہ۔ بابو پوروہ کان پور۔ اگر اِس اثنا میں آپ سے اُن کی ملاقات نہ ہو تو دو پیسے کا کارڈ اِس مضمون کا ضرور ضرور ضرور اُن کو لکھدیں۔ نورچشم محمد رضوان قرۃ العین مہر جمال خاتون سلمہما ربہما کو دعا اور پیار، اُن کی والدہ سلمہا ربہا کو دعا اور پیار دِلشاد فاطمہ کی ولادت مبارکپور بھی لکھد یجئے۔ عزیزی محمد شیر زماں سلمہٗ ربہٗ نے .... بزرگ میں تذکرہ سُن کر اپنی عقیدت کے جوش میں شائع بھی کرا دیا۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ تین سو روپے کا مقروض ہو چکا ہوں۔ اور آئندہ بھی معلوم نہیں کب تک ضروری اخراجات چلتے ہیں۔ قرض ہی لینے کے سوا بظاہر کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ حسبنا ربنا ونعم الوکیل رضینا مَااماتانا ربنا ورسولہٗ حسبنا ربنا سیئوتینا ربنامن فضلہ ورسولہ انا الیٰ ربنا راغبون وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

اِس مبارک سفر جانِ فلاح وظفر کے لئے کم از کم دو ہزار روپے اور پھر یہاں فقیر کدے کے

لئے برادرم محمد عمر خاں رحمۃ المولیٰ علیہ کے گھر کے لئے نفقے کے اور مبارک پور کے اخراجات کیلئے چار ماہ کے کم از کم پان سو روپے کی مستقل ضرورت ہے۔ میں نے تو ارادہ کر ہی لیا ہے۔ اب دعا کیجئے قدیر مقتدر رب مُعطی جل جلالہٗ کے مختار محبوب صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی اپنے فضل وکرم سے اپنی بارگاہِ عالم پناہ میں اِس گناہگار گناہوں اور قرض سے گرانبار بے زر و بے پر سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ کی حاضری کا اذن فرمادیں آمیں۔ حاجی احسان علی، امام بخش، محمد ابراہیم، محمد سلطان، عبدالصّبُور محمد سعید، محمد سمیع، سید معشوق علی، سید ظفر احمد، سید رشید احمد، محمد سجاد، ...... قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم کو سلام و دعا۔ عبیدالرضا غفرلہٗ۔

۳۳

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزندِ سعادت مند دلبند وجگر پیوند ملک نیاز احمد قادری رضوی حفظکم ربکم القوی والایانا جمیعاً دائماً من جمیع الکروب والشرور والآلام ومن مکائد کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

فقیر کی خوشدامن صاحبہ دام ظلہا پر آج سولھواں دِن ہے کہ فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ نہ سُنتی ہیں، نہ پہچانتی ہیں، نہ بولتی ہیں۔ حکیم مقصود حسن خاں صاحب زید مجدہم نے تو کہہ دیا کہ زندگی کے جتنے دن مقرر ہیں بَس وہی پورے کر رہی ہیں۔ خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جلد شفائے تام وصحتِ کاملہ عطا فرمائیں آمین۔ کہنا یہ ہے کہ تمہاری دُلہن سلمہا ذوالمنن کی تمام پرورش اُنھیں کی آغوش میں رہی۔ وہی کھِلاتی، پلاتی، نہلاتی، دھُلاتی، پنھاتی، سُلاتی رہیں۔

اگر بغیر دقت و پریشانی کے بآسانی بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہو سکے تو کچھ دِنوں کے لئے اپنے اہل وعیال سلمہم ذوالجلال کو لے کر چلے آؤ، تا کہ تمہاری دُلہن حفظہا رَبُّ المنن اُن کی زندگی میں اُن کو دیکھ لے۔ اگر جلد بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

آلہ وسلم تمہارا آنا ہوتو کان پور سے جو چیزیں فقیر نے طلب کی ہیں اُن کو اپنے ہمراہ لیتے آؤ۔ اور اگر خدا نکرے کہ کسی وجہ سے اُبھی نہ آسکو تو پھر عزیزی محمد شیر زماں سلمہٗ ربہٗ کے ہمراہ وہ چیزیں روانہ کر دو۔ نور بصر محمد رضوان قادری رضوی وقرۃ العین مہر جمال خاتون قادریہ رضویہ سلمہمار بہما کو دعا اور پیار۔ اُن کی والدہ سلمہار بہا کو سلام ودعا۔ عزیزم محمد شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ یہیں ہیں۔ لیکن احتیاطاً یہ طے کرلیا ہے کہ مولوی محمد طیب سلمہٗ ربہٗ کا ایک مکان جو خالی ہے اُسی میں تمہاری دُلہن اور تمہاری خوشدامن سلمہمار بہما اور ہم سب رہیں۔ اور شمس مع اپنی دلہن سلمہار بہا کے اِسی مکانِ فقیر میں رہیں۔ تمہاری دُلہن جاڑے کے دو ماہ یہیں گزار لے پھر اپنے بھیا سلمہ ربہٗ کی شادی خانہ آبادی سے فارغ ہو کر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رمضان شریف سے پہلے ہی کانپور پہنچ جائے۔ تمہاری خوشدامن حفظہار بہا بعدِ سلام ودعا کہہ رہی ہیں کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ جاڑے گزارنے کیلئے ہر سال یہاں بھیج دیا کریں۔ کم از کم دھوپ تو دیکھ لیا کرے۔ آگے آپ کی مرضی۔

عبید الرضا۔

۷۸۶
۹۲
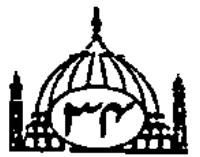
دینی ویقینی فرزندِ ارجمند سعادتمند ملک نیاز احمد قادری رضوی حفظکم المولیٰ العزیز القوی وایانا جمیعاً دائماً من جمیع الکروب والشرور والآلام ومن مکائد کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

نورچشمی قرۂ باصرہ پیاری بیٹی سلمہار بہا سے بعدِ سلام ودعا اِس گناہگار فقیر سگِ بارگاہِ قادری رضوی عبید الرضا غفرلہٗ وحفظہٗ ربہٗ کی طرف سے کہدو کہ بیشک مولیٰ عزوجل ہی کا ہے جو کچھ اُس نے لیا۔ اور بیشک اُسی کا ہے جو کچھ اُس نے دیا۔ اور بیشک اُس کے یہاں ہر ایک چیز کی ایک عمر لکھی ہوئی

ہے۔ بس سے کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ اور بیشک محروم تو صرف وہی ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ اور بیشک اُس کے ایماندار صابر بندوں اور اُس کی ایماندار صابرہ کنیزوں کیلئے تو اُس کے حضور اُن کے صبر کا بھرپور ثواب بے حساب ہے اور مولیٰ تبارک وتعالیٰ کے حکم میں اُس کے بندے اُس کی کنیز کو شکر ورضا یا کم از کم صبر وتسلیم کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔ اور بیشک جزع وفزع وبے صبری کرنے سے جانے والا واپس تو ہرگز نہیں آسکتا۔ لیکن صبر کا جو عظیم اور بھرپور بے حساب ثواب مقرر ہے وہ معاذ المولیٰ تعالیٰ جاتا رہتا ہے۔ پیاری بیٹی! صبر وشکر کرو تمہاری چاہنے والی تم کو کھلانے پلانے پہنانے، ٹہلانے، نہلانے، دُھلانے، اپنی گود میں سُلانے والی تمہاری پیاری نانی صاحبہ جن کا نام تم نے جی اماں رکھا تھا کل ۲۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ یکشنبہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو صبح چھ بجے جب میں اور برادرم سعید حسن خاں سلمہٗ ربہٗ مسجد کو نمازِ فجر کے لئے گئے اُسی وقت اِس دارِ فانی سے دارِ باقی کو سفر کر گئیں۔ رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہا۔ اور دو بج کر دس منٹ پر بوقت ظہر پاکر والی مسجد کے قبرستان میں دفن کی گئیں۔ بیشک ہم سب بھی رب جل جلالہٗ کے ہیں اور بیشک ہم بھی اُسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم میں سے کوئی یہاں ہمیشہ رہنے والا نہیں۔ جو یہاں آیا ہے اُس کو ہوگا جانا ایک دِن۔

تیئیس دن تو بالکل ہی خاموش بسترِ مرض پر پڑے رہ کر کل چوبیسوں دن دنیا سے سدھار گئیں۔ لیکن اِن چوبیس دنوں سے پہلے بڑی حسرت کے ساتھ کہا کرتی تھیں اور بار بار کہا کرتی تھیں کہ نہیں معلوم کب مروں ایک بار اپنی زندگی میں اپنی امداد کو میں اور دیکھ لیتی تو کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا۔ خیر رَضِینا رَبَّنَا تبارک وتعالیٰ۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُن کو جنۃ الفردوس کے اندر حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا کی کنیزانِ سرکار کے زُمرے میں جگہ عطا فرمائیں۔ اور تم سب کو ہم سب کو قیامت کے دِن لواءُ الحمد کے سائے میں حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور سندنا الامام الاعظم وحضور مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم کے مبارک دامنوں کے نیچے اُن سے مِلائیں۔ اور صبر جمیل واجر جزیل سے مالا مال بنائیں آمین۔ نور البصر محمد رضوان قادری رضوی وقرۃ العین مہر جمال خاتون سلمہما ربہما کو دعا اور پیار۔ اپنے گھر بھر کی اور اپنی بعونہٖ تعالیٰ

وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مفصل خیریت فرزندم محمد ادریس رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کے نام پہلی بھیت اور فرزندم محمد عسکری رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کے نام مبارک پور جلد لکھو۔ مجھے اِس وقت قطعاً فرصت نہیں۔ لہٰذا بمبئی و مبارک پور بھی اِس انتقال کی خبر تمہیں لکھ دو۔ مگر جلد لکھو۔ دیر ہرگز نکرو۔ جو چیزیں تم سے اور سید نیاز احمد سلمہٗ ربہٗ سے طلب کی تھیں نہ محبوب احمد سلمہٗ ربہٗ کے ہاتھ بھیجیں نہ شیر زماں خاں سلمہٗ ربہٗ کے ساتھ بھیجیں۔ نہ تم خود ہی لیکر آئے۔ حالانکہ آسکتے تھے خیر اب نہ آؤ جاڑوں کے بعد آنا۔

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزندِ اسعد وارشد مولٰینا ملک نیاز احمد قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ وایانامن شر کل حاسد اذاحسدومن شر کل معانداذاعاندآمین بحرمة حبیبه الْاَحَید علیه وعلیٰ آلهٖ وصحبه وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلاة الدائمة والسلام السرمدیه۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

آپ کا سعادت نامہ وصول ہوا۔ سفر کے انتظام میں دیر ہوگئی۔ اِس لیے جواب میں تاخیر ہوئی۔ میں اور فرزندم مولٰینا محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ دونوں پرسوں ۱۷ ر جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ جمعۂ مبارکہ ۱۸ ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو کسی وقت بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کان پور پہنچیں گے۔ دو ایک روز ٹھہر کر علاج کے لئے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بکسر ضلع آرہ چلا جاؤں گا۔ [۱] آپ مولٰینا محمد محبوب صاحب زیدت مکارمہم کی خدمت میں جا کر میرا سلام مسنون کہئے۔ اور دعائے خلوص مشحون طلب کیجئے۔ اور سب ضروری باتیں دریافت کر لیجئے۔ اسٹیشن سے کس جانب اور کتنی دور ہے۔ وہاں ٹھہرنے کا کیا انتظام ہے۔ ہسپتال کا نام کیا ہے،

[۱] حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے بے حد اصرار پر حضرت نے یہ سفر فرمانے کا ارادہ فرمایا تھا۔ جیسا کہ ماقبل میں حضور محبوب ملت کے خطوط میں گزرا۔

ڈاکٹر کا نام کیا ہے، اُس کے ملنے کا کیا وقت ہے، کتنے دِن وہ اپنے یہاں ٹھہراتا ہے، اُس کے یہاں ٹھہرنا ہوتا ہے یا کسی ہوٹل یا سرائے وغیرہ میں۔ خرچ کا زیادہ سے زیادہ تخمینہ کس قدر ہوگا۔ ہر بات کا مفصل جواب پوچھکر قلمبند کر لیجئے۔ خود مولٰینا صاحب کو وہاں اپنے ہمراہ تشریف لے چلنے کی زحمت دینا مجھے گوارا نہیں۔

برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون۔ محمد رضوان قادری سلمہٗ ربہٗ، مہر جمال خاتون سلمہار بہا کو دعا اور پیار۔ اُن کی والدہ سلمہار بہا کو سلام ودعا۔ سید نیاز احمد صاحب، سید ظفر احمد، سید رشید احمد، سید معشوق علی، محمد سلطان خاں، محمد سعید، محمد سمیع، عبدالشّکور، مولوی محمد سجاد، حاجی احسان علی حاجی اِمام بخش، محمد ابراہیم فتح محمد، محمد بشیر، محمد اسمٰعیل جلیل احمد، اور سُنّی قادری بھائیوں کو سلام مسنون۔

سید صاحب سے کہہ دیجئے کہ بمبئی سے ساڑھے نو پونڈز کے ایک سو اٹھائیس روپے پرسوں وصول ہوگئے۔ مولٰینا مشاہد رضا سلمہٗ ربہٗ کا سلام۔

۷۸۶
۹۲
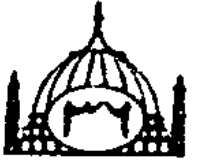
دینی ویقینی فرزندِ اسعدارشد مولٰینا ملک نیاز احمد اعاذکم الاحد الصمد و ایانا دائماً من شر ماخلق ومن شر غاسقٍ اذاوقب ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر کل حاسد اذا حسد آمین بحرمۃ حبیبہ الوحید الاحید علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلاۃ والسلام الی الابد۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

آج یکم رمضان مبارک ۱۳۷۹ھ پیر شریف ۲۹ فروری ۱۹۶۰ء کو سعادت نامہ وصول ہوا۔ سب کچھ لکھا یہ بھی تو لکھو کہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خود تم کو پیشاب کا جو مرض لکھا تھا اُس سے شفائے تام کامل عطا فرمادی۔ جلد لکھو تاکہ یہاں سب لوگوں کو طمانیت و خوشی حاصل ہو۔ بمبئی سے دوا کی وصولیابی کی خبر مل جائے تو یہاں بھی خبر دینا۔ پیشاب کی تکالیف میں بہت زیادہ کمی بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہوگئی ہے۔ کچھ خفیف سے اثرات باقی رہ گئے ہیں۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُن کو بھی جلد دفع فرما کر کامل صحت بخشیں۔ آمین۔ مگر جن امراض واعراض میں پہلے مبتلا تھا اُنھیں کا پھر بڑی شدت کے ساتھ پھر حملہ ہوگیا۔ ارادہ تھا کہ کان پور پہنچ کر حکیم صاحب قبلہ کو گرو ہنڈے سے وہیں بُلا کر علاج کراؤں۔ لیکن کمزوری بہت ہی زیادہ بڑھ گئی۔ سفر کی طاقت نہیں رہی۔ اِسلئے فرزندم احمد مشہود رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کو گرو ہنڈے بھیجا اور صبح نینی تال ایکسپریس سے حکیم صاحب قبلہ دام مجدہم العالی مع اپنے فرزند حکیم سید محمد مسلم اور عزیزی ابوبکر بن میرزا اولاد بیگ کے غربتکدے پر تشریف فرما ہوگئے۔ مجھے تو اپنے آقا پیارے مصطفےٰ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فرمان پر بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایمان ہے۔ سرکار علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں صُومُوا تَصِحُّوا روزہ رکھو تندرست ہوجاؤ گے۔ میں نے باوجود ضعف ونقاہت کے اور باوصف لوگوں کے منع کرنے

کے روزہ رکھ ہی لیا۔ اَب اُن کی دوا سے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم روزہ افطار کروں گا۔ تراویح میں قرآن پاک سُنانے سے تو بوجہ اپنی شامتِ معاصی کے اور بسبب کمزوری کے اِمسال محروم ہوں لیکن فرزندم حافظ قاری محمد عسکری رضا خان سلمہٗ ربہٗ مسجد میں میری جگہ تراویح میں قرآنِ عظیم بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سُنا رہے ہیں۔ شب گزشتہ ڈیڑھ پارہ سُنایا تھا۔ سید نیاز احمد، محمد ابراہیم، فتح محمد، محمد اسمٰعیل، محمد بشیر، حاجی احسان علی، حاجی امام بخش اور سُنّی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم کو سلام۔ رضوان مہر جمال سلمہما ربہما کو دعا اور پیار۔ اُن کی والدہ کو سلام و دعا۔

فقط عبید الرضا۔

۷۸۶
۹۲

فرزندِ دینی ویقینی ملک نیاز احمد قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

میری کیفیت میرے خطوط سے معلوم ہوئی ہوگی۔ جو فرزندم سید نیاز احمد صاحب سلمہٗ ربہٗ کے نام برابر بھیج رہا ہوں۔ وحسبنا ربنا ونعم الوکیل لہٗ الحمد وعلیٰ حبیبہ الجمیل وآلہ الصلاۃ والسلام بالتبجیل۔

نور البصر محمد رضوان قادری وقرۃ العین مہر جمال خاتون سلمہما ربہما کو دعا اور پیار۔ اُن کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام و دعا۔ تم کو لکھا تھا کہ ڈاکٹروں نے جو کہا ہے کہ جس دوا سے فائدہ ہوا ہے وہی جاری رہے تو کَون سی دوا؟ وہ انگریزی دوا جس کی بیس گولیاں پچیس روپے میں آتی ہیں۔ یا یہ یونانی دوائیں جن کے استعمال کے دَوران میں حلق سے وہ ٹکڑا خارج ہوا تھا؟ اُس کا جواب اَب تک تمہاری طرف سے نہیں مِلا۔ جلد مفصل جواب اور اپنی اور گھر بھر کی خیریت لکھو۔ نہایت ضروری بات یہ ہے کہ اِس خط کے ملنے کے بعد فوراً ہی سید صاحب سے بعدِ سلام مسنون کہدو کہ لاؤڈ سپیکر والا فتویٰ مِل گیا۔ کل اُن کو لکھا تھا کہ فرزندم مولوی محمد سجاد سلمہٗ ربہٗ سے سو روپے اُدھار لیکر فوراً میرے نام بھیج

دیں۔ اب مولوی محمد سجاد صاحب سے کچھ روپے ہرگز نہ لیں البتہ میرے جو چشمے ندیم خان کے پاس ہیں اُن میں سے صرف بیس روپے فوراً بھیج دیں۔ یہ کام جلد کیجئے۔ وہ سعود بھیجنے نہ پائیں گے تم یہ پیغام اُن سے کہدو۔

آج ۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ چہار شنبہ ۱۶؍ نومبر ۱۹۵۹ء کو سنی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم نے پچاس روپے بھیج دیے ہیں۔ جزاھم المولیٰ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدارین۔ آمین۔ والسلام مع الدعاء۔ فقیر عبید الرضا غفرلہ ربہٗ وحفظہ الٰہی سلمہٗ ربہٗ صبح ۶ بجے سے شب کے ۱۱ بجے تک دوائیں کوٹتے، پیستے، گھونٹتے، چھانتے، پکاتے، پلاتے رہتے ہیں۔ آپ سب کو سلام کہتے ہیں حفظہٗ ربہٗ۔

۷۸۶
۹۲

دینی و یقینی فرزند سعید نیاز احمد قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک و تعالیٰ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نور چشم محمد رضوان سلمہٗ و عزیزی عبدالمجید خاں سلمہٗ ربہٗ و مکرمی حاجی احسان علی صاحب زیدت مکارمہم کو اور مجھ سیاہکار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو اور آپ کو بھی شفائے تام کامل جلد بخشیں۔ اور قرضداری وپریشان حالی سے ہمیشہ بچائیں اور آپ سب اہل سنت کو ہم سب اہل سنت کو دارین میں اپنی احمد رضا بخشیں۔ آمین۔ کل ۱۸؍ رمضان مبارک ۱۳۷۹ھ پنجشنبہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۶۰ء کو حاجی حبیب خاں صاحب بارک المولیٰ تعالیٰ فی دینھم ودنیاھم کے ۲۵ روپے وصول ہوئے۔ آج آپ کا سعادت نامہ اور فرزندم محمد ابراہیم سلمہٗ ربہٗ کا رشادت نامہ ملا۔ میرے خط لکھنے سے تم پریشان نہ ہو۔ میں چار تکیوں کی ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا اور جتنے ہو سکتے ہیں دعا تاے لکھ لیتا ہوں۔ محمد ابراہیم کی طرف سے زکوٰۃ ادا کردی جائے گی۔ اپنی یعنی چاروں آدمیوں سلمکم ربکم کی خیریت وشفایابی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جلد لکھو۔ محمد حشمت علی خاں رضوی

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزند سعادت مند مُحِبِّ سُنِّیَّت عدُوِّ لامذہبیت فدائے رضویت مولٰنا ملک نیاز احمد قادری رضوی حفظکم ربکم القوی وایانا جمیعاً دائما من جمیع الکروب والشرور والآلام ومن مکائد کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃٗ وبرکاتہٗ۔

برادرم سید نیاز احمد سلمہ ربہٗ کے محبت نامے سے یہ معلوم ہوکر بڑی فرحت عظیم مسرت ہوئی کہ عزیزی غلام حیدر سلمہٗ ربہٗ کے معاملے میں آپ نے بڑی کوشش کی اور سُنّی بھائیوں سے جو نہ ہوسکی وہ سعی آپ نے کی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سیاست کا نہیں بلکہ اسلام وسنیت کا معاملہ تھا۔ یہ آپ نے صرف اُنھیں پر نہیں بلکہ ہم سب سُنّی قادری رضوی مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِس کے صلے میں آپ پر آپ کے جملہ اہل وعیال سلمہم ربہم پر دارین میں ہمیشہ اِحسان وفضل وکرم فرماتے رہیں۔ اور آپ کی سعی کو مشکور فرمائیں۔ آمین۔ مولٰنا وجیہہ الدین صاحب زید مجدہم کے اہل وعیال سلمہم ربہم اُن کے والد ماجد زیدت مکارمہم کے ہمراہ غازی پور گئے ہوئے ہیں۔ اِس لئے مولٰنا ممدوح مجبوراً اخیر شعبان تک پیلی بھیت سے کہیں نہیں جاسکتے اور فقیر کو ناگ پور و مالے گاؤں وناسک وبمبئی وغیرہا مقامات کا سفر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم درپیش ہے۔ اور فقیر کے لئے ایک رفیق سفر کا ہونا ضروری ہے۔ لٰہذا مولٰنا موصوف ہی کے مشورے سے عزیزم محمد محبوب احمد سلمہٗ ربہٗ کو خط لکھ دیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ کو پیلی بھیت پہنچ جائیں۔ وہ اپنے ہمراہ فقیر کا پُرانا چپل جو گھر میں ہے اور شجرۂ طیبہ کے ایک ہزار نسخے اور تینوں ریشمی لحاف کان پور سے لیتے آئیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ

سَر وتا بھی اُن کو دے دیجئے اور عزیزی غلام حیدر سے جس تحریر پر دستخط لئے گئے ہیں اُس کی نقل بھی اور اگر وہ نہیں یا انگریزی میں ہو تو اُس کا ترجمہ بھی محبوب کے ہاتھ بھیج دیجئے۔

نورِ نظر محمد رضوان قادری رضوی وقرۃ باصرہ مہر جمال خاتون قادریہ رضویہ سلمہما ربہما کو دعا اور پیار۔اُن کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام ودعا۔بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کان پور ہوتا ہوا ناگپور جاؤں گا۔

کچھوچھہ مقدسہ میں فقیر کے بیانوں کے جو مفید نتائج خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ظاہر فرمائے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت محدث صاحب قبلہ دام ظلہم العالی نے بڑی مسرت کے ساتھ فرمایا کہ میرا داماد کالج کی نگاہ سے دیوبندیوں کو دیکھتا تھا۔لیکن میرا بیان سُننے کے بعد سُنّی مسلمانوں کی نگاہ سے اُن مرتدوں کو دیکھنے لگا۔

سَبَور ضلع بھاگلپور وشہر بھاگلپور میں تو مردودیت ودیوبندیت بحکم ربنا تعالیٰ وباذن حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پس کررہ گئی۔اور سلسلہ عالیہ اشرفیہ کے متوسلین میں جو مردودیت گھُس رہی تھی اُس کا بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام سَدِّ باب ہو گیا۔سید صاحب کو سب سُنّی بھائیوں کو سلام۔

عبید الرضا۔

صبر و رضا کے جذبات سے معمور ایک دردمندانہ مکتوب گرامی

بمبئی میں سبھا منڈپ کے معاملے میں حضرت شیر بیشہ سُنت سے فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت نے جواب لکھ کر بھیج دیا۔ پھر حضرت کو بمبئی بلایا گیا۔ تشریف لائے اور جب وہاں کے حکام رس مالداروں نے عرض کی کہ بمبئی کے مسلمان آپ کے قبضہ میں ہیں، آپ کی بات مانتے ہیں لہٰذا آپ صرف ایک تقریر برٹش کے موقف کی حمایت میں کردیں۔ اور پچاس ہزار روپیہ سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا کہ یہ پچاس ہزار روپے آپ کی نذر ہے۔ حضرت نے نوٹوں کا وہ بنڈل ان کی طرف پھینکتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ آپ لوگ چلے جائیں کیا آپ میرے دین و ایمان کو خریدنے آئے ہیں؟ اور فوراً اپنا سامان لے کر جناب حاجی اسمٰعیل صدیق صاحب کے گھر پر آ گئے۔ اور بمبئی سے گونڈل روانہ ہو گئے۔ مگر دین و ایمان کے خلاف صرف ایک تقریر کر کے پچاس ہزار روپیہ لینا پسند نہ کیا۔

یہ ہیں حضور پُرنور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مظہر اتم، روحانی فرزند اور ولد مرافق غیظ المنافق حضرت شیر بیشہ سُنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ اسی واقعہ سے متعلق ایک خط اس جگہ نقل کیا جا رہا ہے جس میں مذکورہ واقعہ کا تذکرہ تحریر ہے، آپ کا یہ مبارک خط جہاں حمیتِ دین و مذہب، خیر خواہیٔ قوم و ملت کے جذبات سے معمور نظر آتا ہے وہیں آپ کی ذاتی زندگی کی عکاسی بھی کرتا ہے، جو اگر ایک طرف عفو و درگذر، حلم و مروت کی تعبیر ہے تو دوسری طرف الحب للہ و البغض للہ کی ایک ایمان افروز تفسیر بھی ہے۔

دشمنوں پہ بن کے چمکا ذوالفقار حیدر
اور جب اپنوں میں پہنچا پیار کی شبنم ہوا

۷۸۶
۹۲

جان برادر مشکور حسن خاں قادری برکاتی قاسمی سلمۂ ربہٗ تعالیٰ وایانامن شر کل غبی وغوی آمین. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بحمدہٖ تعالیٰ بخیریت اور تم سب لوگوں کیلئے طالب خیریت ہوں۔ آپکا عتاب نامہ پہنچا آنکھوں سے لگایا کلیجے پر رکھا۔ بیشک میں اپنے گناہوں کے سبب اسی قابل ہوں کہ کوئی شخص مجھ سے راضی نہ رہے، میری سیاہکاریاں حد سے بڑھ گئیں، میرے معاصی نے مجھ کو زمین کے اوپر رہنے اور آسمان کے سایہ میں بسنے کے لائق بھی نہ رکھا۔ وحسبنا ربنا ونعم الوکیل۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے حضور میں اپنے تمام معاصی سے توبہ کرتا ہوں خدا اور سول جل جلالہٗ وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میری توبہ قبول فرما کر اس پر مجھ کو استقامت بخشیں اور آپ کے دل کو نرم کر کے اس میں مجھ گنا ہگار کی محبت پیدا فرما کر آپکو مجھ سیاہکار سے راضی کر دیں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وبحرمۃ سندنا الامام الاعظم وبحرمۃ معیننا المعین الاعظم وبحرمۃ مرشلنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وعنابھم یاارحم الراحمین۔

آپنے لکھا ہے کہ تم دونوں نے قلیوں کا کام کیا تھا جو دس روپے نصیب ہوئے۔

جی ہاں قلیوں کا کام بھی کرتے تو کچھ نہ کچھ آمدنی ہوجاتی۔

بمبئی کا حال تو میں اپنے خط میں لکھ چکا ہوں کہ لوگوں نے اس لیے بلایا تھا کہ حکومتِ کافرہ برطانیہ اور مشرکین کے منشاء کے مطابق یہ فتوے دیدیا جائے کہ مسلمان مشرکین سے اس بات پر صلح کرلیں کہ علاوہ اوقات نماز دوسرے وقتوں میں مسجد سے بالکل متصل بھجن کیرتن اور بُت پرستی کا مظاہرہ کیا کریں۔ فرنگی محل کے مولوی قطب الدین نے اسی طرح کا فتویٰ دیدیا اور پانچ ہزار روپے لے کر چلتے بنے۔ میں نے بحمدہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام پانچ ہزار روپے پر پیشاب کر دیا اور شریعت مطہرہ کے مطابق فتویٰ دیا کہ جو شخص ایک سیکنڈ

کیلئے بھی کفر وبُت پرستی پر راضی ہوگا بحکم شریعت وہ خود کافر ہوجائیگا۔ لہٰذا مسلمان مشرکین سے صلح ہرگز نکریں برطانیہ گورنمنٹ اگراپنی جابرانہ قوت کی بناپر مشرکین کو بھجن کی اجازت دے گی تو یہ اس کاظلم وجور ہوگا۔ پھر اگر وہ مزاحمت کرنے والے مسلمانوں پر گولیاں برسائے تو مسلمانوں کو کبھی جائز نہیں کہ گولیوں کا سامنا کرکے مفت میں اپنی جانیں ضائع کریں۔ اگرچہ جولوگ حُرمت مسجد کی حفاظت کرتے ہوئے حکومتِ کافرہ برطانیہ کی گولیوں سے مارے گئے وہ سب مسلمان انشاء المولیٰ تعالیٰ شہید ہوئے۔ یہ فتویٰ دینے کے سبب میرے بلانے والے مجھ سے ناراض ہوگئے اور دس روپے تو بڑی چیز ہیں دس پیسے بھی نہیں دیئے حتیٰ کہ بمبئی سے گونڈل جانے تک کا کرایہ بھی نہ دیا مجبوراً گونڈل سے پچاس روپے منگائے اور کام چلایا۔

آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ دل کی گانٹھ نکلی یا نہیں؟ تو بحمدہٖ تعالیٰ دل میں گانٹھ پیدا ہونے ہی نہ پائی پھر نکلتی کیسے۔ کیونکہ اُسی روز بھوجی پورہ جنکشن پر مجھن بھائی کے ساتھ بریلی شریف سے واپس ہوتے ہوئے آپ کو دیکھ لیا بس میرا دل صاف ہوگیا۔ لیکن اگراس روز بریلی شریف سے آپکی واپسی نہوتی تو البتہ دل کو میرے اس قدر تکلیف ہوتی کہ شاید عمر بھر یاد رہتی۔ کیونکہ میں بمبئی جانے سے معذور ہوجاتا اور دین کی خدمت وہاں جاکر نکر سکتا۔

میں اگرچہ گناہگار ہوں سیہ کار ہوں لیکن حضور مرشد برحق امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کی جوتیوں کے صدقے میں بحمدہٖ تعالیٰ دل میں یہ جذبہ ہے کہ ماں باپ بیوی بچے سب کی عزت وآبرو مذہب اہل سنت کی عزت وعظمت پر قربان ہوجائے۔ دین کی خدمت سے جو کوئی مجھ کو روکتا ہے اس کی طرف سے میرے دل میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اور میری دعا ہے کہ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میری بیوی میرے بچوں کا اور خود میرا ایمان اس قدر مضبوط فرمادیں کہ ہم سب اپنی جان مال عزت وآبرو بیوی بچے شوہر ماں باپ سب کو خدا ورسول جل جلالہٗ وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی عزت وعظمت پر قربان کرتے رہیں آمین۔

آج بھائی سعید حسن خاں صاحب کا بھیجا ہوا ایک لفافہ وصول ہوا جس سے بچوں کی خیریت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ دس روپے کے دونوں منی آرڈر وصول ہوئے۔

ابتک آمدنی نہیں ہوئی ہے، ہوتے ہی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بھیجونگا اطمینان رکھیں۔

آج یہاں رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ ہے ڈیڑھ ڈیڑھ پارہ سُنا رہا ہوں۔ بمبئی کے مسلمانوں کو اب بھی امن میسر نہیں۔ مشرکین کے محلوں میں روزانہ اِکّا دُکّا مسلمانوں پر حملے ہوتے رہتے ہیں۔ بارہ سو مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں یہ رمضان کا مہینہ اور جیل کی مصیبت۔ پھر اُن کی بیویوں اور اُن کے ننھے ننھے بچوں پر کیا گزرتی ہوگی اور ان کی بسر گذر کیونکر ہوتی ہوگی۔ فانا لہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ اماں جان، خالہ جان چچا جان سعید بھائی کی خدمات میں سلام مسنون عرض کرو۔ بہن ارشاد فاطمہ ہمشیرہ محمدی عزیزہ محمودی برادرم رشید حسن نور چشمی امداد فاطمہ قرۃ باصرہ حماد فاطمہ لخت جگر محمد مختار علیخاں سلمھم جمیعا کو درجہ بدرجہ سلام و دعا اور پیار کرو فرزندم مولینا محمد طیب صاحب سلمہم ربہم الملک الوہاب[۱] بڑوں کی خدمات میں سلام نیاز عرض کرتے اور چھوٹوں کو دعا کہتے ہیں۔ والسلام مع الدعاء۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

روز شنبہ ۶؍ رمضان مبارک ۱۳۵۵ھ

بمعرفت حاجی ہاشم حاجی جمال قادری قالین مرچنٹ گونڈل کاٹھیاواڑ۔

۷۸۶
۹۲

حضرت مولانا المحترم دام بالفضل والکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی دام ظلہم العالی کا فتوائے مبارکہ بھیجتا ہوں۔ اس پر تصدیق تحریر فرما کر اور جو علمائے اہل سنت آگرے میں ہوں اُن سے تصدیقات لکھا کر براہِ حمایتِ سُنّیت ونکایتِ دیوبندیت بہت ہی جلد روانہ فرمائیں۔ اشتہاروں کا پیکٹ حاضر ہے۔ اِس کے ملاحظے سے یہاں کے تازہ فتنۂ دیوبندیت کا اندازہ ہو جائے۔ برادرم مولانا محبوب علی خاں سلّمہم ربہم بھی سلام مسنون عرض کرتے اور دعائے فتح ونصرت کے طالب ہیں۔ والسلام مع الاکرام۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔
۲۱ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ جمعہ مبارکہ
بمعرفت محمد ظہور صاحب۔ کمرہ نمبر ۱۲ مکان نمبر ۱۷ فاطمہ بلڈنگ
دھوبی تالاب۔ چوتھی گلی۔ مرین لائن بمبئی نمبر ۲

[۱] میرے نانا جان ضیغم سُنّیت، عدوِ لامذہبیت خلیفۂ حضور شیر بیشۂ سنت قاطع کفر وضلالت حامی سنت مفتی جاورہ حضرت علامہ ومولانا مفتی ابوالطاہر محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

۷۸۶
۹۲

برادرِ دینی و یقینی مُحبِّ سُنّیت عدوِّ لامذہبیت فدائے سرکارِ رضویت صوفی حبیب اللہ صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم القوی۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

آپ کی طرف سے فقیر گناہگار سگِ بارگاہِ رضوی غفرلہٗ کے...... دعاناموں کا اَب تک کچھ جواب نہ ملنے سے بہت تشویش ہے حتیٰ کہ اُن میں ایک جوابی کارڈ بھی تھا۔ فرزندم محمد شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ سے فقیر نے پوچھا تھا کہ کیا غم ہے تو خدا اور سول جل وعلا وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو شاہد کر کے کہا کہ صرف آپ حضرات کی خیریت معلوم نہ ہونے کا ہی غم ہے۔ لہٰذا خواہر عزیزہ یعنی آپ کی والدہ سلمہا ربہا کو بعدِ سلام ودعا معلوم ہو کہ کچھ رنج وغم ہرگز نکریں۔ فرزندم مع اپنی دولہن سلمہما ربہما کے بخوشی وخیریت بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ سلامِ نیاز عرض کرتے ہیں۔ جلسۂ بھاوپور کے موقع پر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دونوں پہنچ کر ملاقات کریں گے۔ فقیر کے گھر..

....

....

....باقی مکتوب بوسیدہ ہو کر ضائع ہو گیا ہے۔

۴۳

۷۸۶
۹۲
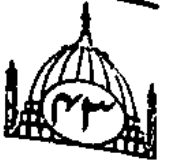
فرزند دینی و یقینی محمد ضیاء الرحمٰن صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ وحفظکم ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ لِوَجْہِ رَبِّنَا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام کہ آپ کو آپ کی اہلیہ صاحبہ سلمہار بہا کا شجرۂ طیبہ وصول ہوگیا۔ منی آرڈر بھی آپ کا وصول ہوگیا جزاکم المولیٰ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدارین آمین۔ نظم بھی وصول ہوئی یہ سب آپ کا حُسنِ ظن ہے فقیر تو ایک گناہگار ترین سیاہکار ترین سگِ بارگاہِ قادری رضوی ہے غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ فی الدارین۔ آمین۔ دو دو تین تین ماہ کے بعد فقیر خانے پر ایک ایک دو دو تین تین دِن کیلئے آنا ہوا کرتا ہے فرصت نہیں مِلتی ہے اِس لیے بہت سے برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کے محبت ناموں کے جواب نہیں دے سکتا ہوں آپ سے ہرگز کوئی ناراضگی نہیں۔ شجرۂ مبارکہ میں جو اعمال اور وظائف لکھے ہیں اُن کو بخلوصِ قلب وصدقِ دل وحُسنِ نیت برابر بلا ناغہ جاری رکھیے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیشہ اپنی حفاظت میں آپ سب کو ہم سب کو رکھیں آمین۔ آئندہ مکان.......... پتے پر کیا کیجئے تو فوراً آپ کو جواب مِل جایا کرے گا۔

"بابو سید نیاز احمد صاحب کلرک قادری رضوی زید مجدہم۔ دفتر لال اِملی اُونی میل۔ کان پور"۔

والسلام مع الدعاء۔

محمد حشمت علیخاں رضوی حفظہٗ ربہٗ۔

مکان نمبر ۴۶ محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ جمعہ مبارکہ ۱۹ جون ۱۹۵۹ء

ضیاء الرحمٰن کیراف ڈاکٹر فضل احمد صاحب محلّہ چند گھٹا کٹک (راجستھان)

۸۶ے
۹۲

محب سنیت عدو لامذہبیت فرزند دینی ویقینی جناب ماسٹر ضیاء الرحمٰن صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

آپ کی اہلیہ صاحبہ سلمہار بہا کے لئے شجرہ طیبہ بھیج دیا تھا۔ اگر نہ ملا ہو تو اُن کا اُن کے والد صاحب کا نام لکھ کر بھیج دیئے اور پندرہ نئے پیسوں کا ایک لفافہ روانہ کیجئے جس پر آپ کا پتا لکھا ہو تو اُسی لفافے میں دوبارہ شجرہ مبارکہ بھیج دیا جائے۔ دو ماہ سے بیماری کے سبب وعظ و بیان اور کہیں جانے آنے کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔ کان پور میں قیام ہے۔ گروہنڈہ ضلع بارہ بنکی کے حکیم محمد ایوب صاحب زیدت مکارمہم کے زیرِ علاج ہوں۔ پندرہ سو روپے کا قرضدار ہو گیا ہوں پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔ دعا کیجئے خدا اور رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مجھ گناہگار سیاہکار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو تمام بیماریوں سے شفائے تام اور تنگدستی سے نجات بہت جلد عطا فرمائیں۔ اور آپ سب کو ہم سب کو اسلام وسنیت وقادریت ورضویت ہی پر حیات وثبات واستقامت اور اُسی پر حُسنِ خاتمہ بالخیر والعافیہ والفرحۃ والمسرۃ بخشیں، آمین۔

بحرمة سيدنا الغوث الاعظم وببركة سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضى المولىٰ تعالىٰ عنهم وارضاهم عنا ورضى عنا بهم فى الدارين آمين ثم آمين۔

محمد حشمت علی خاں رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ۔

۱۳؍ ماہِ مبارک ربیع الاول شریف ۱۳۷۹ھ

سُنیت کا کام کریں گے　　　　فتوے رضویہ عام کریں گے

رضوی پیغام سنی مسلمانوں کے نام

فرمانِ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہابیہ کرنا فرضِ اعظم ہے

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی، وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوبِ مسلمین سے شبہاتِ شیاطین کا رفع فرضِ اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے یصدّون عن سبیل اللہ و یبغونہا عوجا میں داخل ہے۔ کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اُس میں کجی چاہتے ہیں اور خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی مسلمان کا کام ہوسکتا ہے ....

مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں۔ اُن پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اُٹھتا دیکھیں سدِ باب کریں، وعظِ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعتِ رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں۔ حسبِ استطاعت اس فرضِ عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جب ظاہر ہوں فتنے، یا فساد، یا بدمذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اللہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والوں پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب، ولعنتِ اکبر ہوگی۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔　　　　(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۲۱، ص ۲۵۶)